

کتابخانه

تصانیف فارسی

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

تفسیر

صیغہ فارسی

بہارِ شادمانی

بہارِ شادمانی

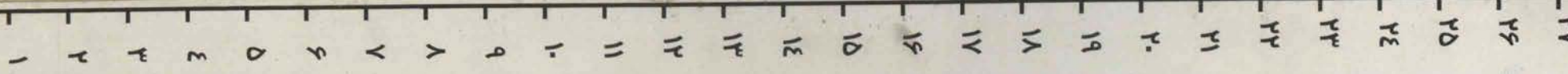
بہارِ شادمانی

بہارِ شادمانی

بہارِ شادمانی

بہارِ شادمانی

بہارِ شادمانی



اصف جہاںی

یعنی

نصاب فارسی

برائے امتحان میٹرک بیویشن

در ممالک محروسہ ریاست حیدرآباد - دکن

مرتبہ

پروفیسر آئنڈ تائٹھ ورمایم اے دہلی

سیلنیر پروفیسر فارسی و اردو - ہندو کالج - دہلی

متن امیدواران ایم اے و بی اے ڈگری (سابق)

سرآمد شعبہ فارسی و اردو دہلی یونیورسٹی

پیسرز عطر چند کپور اینڈ سنز پبلسٹرز انارکلی لاہور

اپنے مطبع کپور آٹ پرنٹنگ و کسٹرز ہوں باہتمام لاہور انڈیا کپور پرنٹرز

چھاپی

قیمت ۵۰

PIR
۵
۱۵
۱

انتساب

خاکسار ذرہ بے مقدار را تم الحروف اپنے اس ناچیز انتخاب کو
 بہ نام نامی و اسم گرامی شاہنشاہ اقلیم فصاحت و بلاغت محی علوم
 فارسی و اردو حکمران سکندر شوکت دارا نشان خسرو و کن اعفی
 اعلیٰ حضرت نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر سلطان العلوم
 نظام ذمی احتشام حیدر آباد و برابر خلد اللہ ملکہ و شمتہ (جس تاجدار
 سخن کے کلام معجز نظام کا نمونہ اس کتاب کیلئے باعث افتخار ہے)
 بصد احترام و تعظیم و تکریم منسوب کرتا ہے اور بخدمت غلامان بارگاہ
 فلک اشتباہ بہ توسط عالی جناب تقدس مآب حضرت خواجہ
 حسن نظامی دہلوی نیاز مندانه از راہ دولت خواہی و خیر اندیشی
 پیش کش کرتا ہے۔
 گر قبول آفتد ہے عز و شرف

فقیر فقیر فقیر فقیر فقیر فقیر
 معروضہ ۲۱ اگست ۱۹۲۱ء

۵۷۲

رائی صاحب لالہ رام جوایا کپور مالک فرم
 بیسز عطر چند کپور اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عجائب و غرائب (اقتباس از اقبال نامہ جہانگیری) در شہر اگرہ خانہ زیر آب

در آن آیام حکیم علی حوضے ساخت . کہ در زیر آں حوض خسانہ
بود . و حوضے را آذاب لبالب ساخته بود . کہ یک قطرہ از آں بہ درون
خانہ در نیامدے و ہنوا مانع دخول آب شدے . و ہر کس خواستے
کہ بال خانہ در آید . سر بہ آب فرود بردے . و از آں در بہ درون خانہ
در آمدے . و خانہ دیدے . فرشہا انداختے . و کتاب ہا نہادے . بالجملہ
بعد از اتمام حضرت خاقانی بہ تماشائے او تشریف بردند . و نخست
چندے از مقرر بان بساط عزت را حکم شد کہ بال حوض در آیند . انگاہ
خود بہ سعادت توجہ فرمودند . و زمانے محمد بہ تماشائے آں خوش وقت

۱- جمع عجیب ۲- جمع غریب یعنی غیر معمولی و اضنی یا بر دی . ۳- انتخاب م لیر یا منہ
تک بہر ہوا . ۴- رکاوٹ . دخول . داخل ہونا . تہ پورا ہونا . تہ نزدیکان . تہ فرش
تہ لباب . دراز . تہ لطف اٹھایا .

عجائب و غرائب

فہرست
۱۔ عجائب و غرائب
۲۔ عجائب و غرائب
۳۔ عجائب و غرائب
۴۔ عجائب و غرائب
۵۔ عجائب و غرائب
۶۔ عجائب و غرائب
۷۔ عجائب و غرائب
۸۔ عجائب و غرائب
۹۔ عجائب و غرائب
۱۰۔ عجائب و غرائب
۱۱۔ عجائب و غرائب
۱۲۔ عجائب و غرائب
۱۳۔ عجائب و غرائب
۱۴۔ عجائب و غرائب
۱۵۔ عجائب و غرائب
۱۶۔ عجائب و غرائب
۱۷۔ عجائب و غرائب
۱۸۔ عجائب و غرائب
۱۹۔ عجائب و غرائب
۲۰۔ عجائب و غرائب
۲۱۔ عجائب و غرائب
۲۲۔ عجائب و غرائب
۲۳۔ عجائب و غرائب
۲۴۔ عجائب و غرائب
۲۵۔ عجائب و غرائب
۲۶۔ عجائب و غرائب
۲۷۔ عجائب و غرائب
۲۸۔ عجائب و غرائب
۲۹۔ عجائب و غرائب
۳۰۔ عجائب و غرائب
۳۱۔ عجائب و غرائب
۳۲۔ عجائب و غرائب
۳۳۔ عجائب و غرائب
۳۴۔ عجائب و غرائب
۳۵۔ عجائب و غرائب
۳۶۔ عجائب و غرائب
۳۷۔ عجائب و غرائب
۳۸۔ عجائب و غرائب
۳۹۔ عجائب و غرائب
۴۰۔ عجائب و غرائب
۴۱۔ عجائب و غرائب
۴۲۔ عجائب و غرائب
۴۳۔ عجائب و غرائب
۴۴۔ عجائب و غرائب
۴۵۔ عجائب و غرائب
۴۶۔ عجائب و غرائب
۴۷۔ عجائب و غرائب
۴۸۔ عجائب و غرائب
۴۹۔ عجائب و غرائب
۵۰۔ عجائب و غرائب
۵۱۔ عجائب و غرائب
۵۲۔ عجائب و غرائب
۵۳۔ عجائب و غرائب
۵۴۔ عجائب و غرائب
۵۵۔ عجائب و غرائب
۵۶۔ عجائب و غرائب
۵۷۔ عجائب و غرائب
۵۸۔ عجائب و غرائب
۵۹۔ عجائب و غرائب
۶۰۔ عجائب و غرائب
۶۱۔ عجائب و غرائب
۶۲۔ عجائب و غرائب
۶۳۔ عجائب و غرائب
۶۴۔ عجائب و غرائب
۶۵۔ عجائب و غرائب
۶۶۔ عجائب و غرائب
۶۷۔ عجائب و غرائب
۶۸۔ عجائب و غرائب
۶۹۔ عجائب و غرائب
۷۰۔ عجائب و غرائب
۷۱۔ عجائب و غرائب
۷۲۔ عجائب و غرائب
۷۳۔ عجائب و غرائب
۷۴۔ عجائب و غرائب
۷۵۔ عجائب و غرائب
۷۶۔ عجائب و غرائب
۷۷۔ عجائب و غرائب
۷۸۔ عجائب و غرائب
۷۹۔ عجائب و غرائب
۸۰۔ عجائب و غرائب
۸۱۔ عجائب و غرائب
۸۲۔ عجائب و غرائب
۸۳۔ عجائب و غرائب
۸۴۔ عجائب و غرائب
۸۵۔ عجائب و غرائب
۸۶۔ عجائب و غرائب
۸۷۔ عجائب و غرائب
۸۸۔ عجائب و غرائب
۸۹۔ عجائب و غرائب
۹۰۔ عجائب و غرائب
۹۱۔ عجائب و غرائب
۹۲۔ عجائب و غرائب
۹۳۔ عجائب و غرائب
۹۴۔ عجائب و غرائب
۹۵۔ عجائب و غرائب
۹۶۔ عجائب و غرائب
۹۷۔ عجائب و غرائب
۹۸۔ عجائب و غرائب
۹۹۔ عجائب و غرائب
۱۰۰۔ عجائب و غرائب

شدند بی اغراق از بدائع رفدگار بود۔

گنگ محل در عهد شاه اکبر

دریں ولا بناظر قدی منظر خیال پر تو انگند کہ اطفال را بعد
 از تولد در جائے نگہدارند۔ کہ اصلاً اواز مردم بگوش آہانہ رسد
 و ملاحظہ فرمائند۔ کہ آیا وقت گویائی بیج حرفے از خود بہ زبان آنہا
 خواہد گذشت۔ یا کبک مطلق خواہند بود۔ بنا بریں در صحرائے کہ از
 معورہ دور بود۔ منزل ساختہ۔ طفق چند را در آں جائے باز داشتند۔
 و جمعے از مستعدان را موکل فرمودند۔ کہ دایہ ہا را بوقت شیر دادن در
 آں جا بردہ از گفٹ و شنود کا فقط نمایند۔ تا حقیقت حال ظاہر شود
 و در آنہ عوام آں منزل گنگ محل انتہا ریافت۔ چوں بچار ساگی
 رسیدند و ہنگام گویائی شد۔ حضرت خاقانی بہ تماشائے آں پرورش
 یافتہ ہائے وادی بے زبانی تشریف بردند۔ اصلاً سخن و حرفے زانہا
 ظاہر نشد۔ و مثل کبکان بہ اواز نا شخص بے ارتباط حرف بزبان
 راندند۔

بچے ہائے شیران

دریں ولا قلندرے شیرے پیشکش کرو بغایت تناور و قوی و عظیم
 لہ مبالغہ۔ لہ عجائبات۔ لہ پاک دل گو بہ خیال پیدا ہوا۔ لہ پیدائش۔ لہ یا محل۔
 لہ چکور۔ لہ آبادی۔ لہ مقرر۔ لہ صبح مسان یعنی زبان۔ لہ مہل۔ لہ معنی۔ لہ تعلق
 لہ تند۔ لہ ذیل ڈول والا۔

بچہ در خوردی بدست آورده۔ تربیت کردہ بود۔ و لعل خال نام نہادہ
 و خیال رام شدہ بود۔ کہ آدم را آزار نمی رسانید۔ حکم فرمودند۔ کہ از
 قید زنجیر بر آورده بگذارند۔ کہ در قضائے جھر و کہ کہ بر طرف دریا است
 یہ طعمہ خودی گشتہ باشد۔ و سہ چہار شیر بان گنگہ چوب ہائے در دست
 ہمراہ باشند۔ چوں خاطر اشرف بہ تماشائے شیر و نگاہ داشتند آں
 توجہ فرمود۔ شیر بچہ بسیار بہ رسم پیشکش آوردند۔ و در قضائے جھر و کہ
 طرف دریا بے زنجیر و قلاوہ می گشتند۔ و بہ ہر شیرے دو شیر بان موکل
 بودہ۔ طعمہ می داوند۔ رفتہ رفتہ شیر بچہ ہائے کلاں و تنا ور شدند۔
 یکے مردانہ نام داشت و یکے فیل جنگ و یکے شیر دل۔ کز این ہا را
 با ہم بہ جنگ انداختند و جنگ شیر در خورد شیر نیت۔ درستی و زور و جوانی
 چند کس را ضائع ہم ساختند۔ مادہ شیرے با یکے ازین ہا جفت شدہ
 بچہ چند آورد۔ و شیر می داد تا بہ طعمہ خوردن رسیدند۔ و کلاں شدند۔
 و این از غرائب امور کہ در عهد دولت جہانگیری بظہور آمدہ۔ بیج
 عصرے و عمدے نبودہ۔ کہ شیر بے بند و زنجیر در میان مردم بگردد۔
 و چارہ پاتزدہ شیر فقیر دیدہ۔ کہ در قضائے جھر و کہ طرف دریا
 می گشتند۔ و شیر باناں ہمراہ بودہ محافظت می نمودند۔

لہ تدو قاست لہ چھوٹی عمر لہ مطیع۔ پالتو۔ لہ میدان۔ لہ ڈنڈا۔ لہ نہایت
 معزز۔ لہ پستہ۔ لہ ایک زمانہ۔ لہ بندہ۔ یعنی خود میمنے۔

مردن راوت بیکا و باز ولادت و بخانه رادس

وازدانع و قانع که دریں ولادت ظهور یافت - آنکه در موضع
 بکسر مقدمه بود - راوت بیکا نام یکی از دشمنان او زخمی بر پشت
 و زخم دیگر بر بنا گوش آورد - و بهماں دو زخم جان داد - و بعد از چندے
 را مداس خویش او را پسرے شد - که بر پشت و بنا گوش نشان زخم داشت
 و شهرت پخال کرد که راوت بیکا باز به ترکیب عنصری قدم بعالم وجود
 نهاده و آن پسر خود می گوید - که من فلانم - و نشانهای دهد - چوں این واقع
 بمساع علیہ رسید بحکم اشرف در پایہ سریر حاضر آویدند - و بعد از
 تحقیق ظاهر شد - که محض افتراء و دروغ است - اما خالی از استعجاب نبود
 در آن وقت حضرت خاتانی فرمودند - که در زمانه که در بطن مادر بودم -
 روزے مریم مکاتی خالے چند بسوزن در پائے خود نقش می فرمودند -
 و حضرت جنت آسیانی پسر سیده باشند - که باعث جدیت ایشان بعرض
 رسانیده اند که آرزوئے خاطر آن است - که چوں فرزندے قدم به
 عالم وجود نهد - نشان خال در پائے او ظاهر می شود - و بعد از تولد که ملاحظه
 فرمودند - بحسب تقدیر آن خواهش بفرمودند و بوجد جلوه گر بود - و جمیع از
 مقربان بساط عورت را که به سعادت خطاب سرافرازی داشتند -

له پیدائش - له جمع واقعه یعنی ماجرا - له صورت نشان - له گاویں - له شیل ته دانا
 چنوائی - له کان کلو - له جم کی تبدیلی - له جمع بمعنی کان یعنی بزرگ کان - له جھوٹ
 بہتان له تعجب - له پیٹ - له بہشت میں رہنے واسے یعنی ہاویں بادشاہ

پائے مبارک خود را وانمودند - کہ ہنوز نشان آن خال ہائے
 بر جا است -

صیدا فگنی جہانگیر

اتفاقاً روزے در آنتائے شکار الوپ رائے کہ از خدمتگار
 نزدیک بود - بہ درختے رسید - کہ زغن چند بر آن نشسته بود - کمان و
 تکیہ بدست گرفتہ - قصد زدن آنها کرد - قضا را در حوائی درختے گاویں
 نیم خور وہ شیر بہ نظرش درآمد - مقارن این حال شیرے در غایت
 کلانی و تناوری غضب آلودہ از میان تنہ درخت چندے کہ در آن
 حوالی بود سیر خاستہ روانہ می شود - با آنکہ دو گھری روز پیش نہ مانده
 بود - چوں ذوق آنحضرت بہ شکاری دانست - کہ در چہ مرتبہ است -
 خود با چندے - کہ ہمراہ داشت - شیر را فیل کردہ - کس بہ بہت خیر
 کردن فرستاد - و چوں این خبر بہ عرض بادشاہ فیل بند شیر شکار رسید -
 جلوزیر متوجہ آن صوبہ گردیدند - در آن وقت شہزادہ والا قدر و
 را مداس و اعتماد رائے و حیات خاں و دوسہ کس دیگر - در موکت
 اقبال سعادت پذیر بودند - بالکلہ شیر در سایہ درختے نشسته بہ نظر
 درآمد ابرادہ کردند - کہ بر پشت اسب بندوق اندازند - چوں سپ

له جس دہم پہا - له قائم - له شکار - له چیل - له نزدیک - له نزدیکی
 له ہاتھی سے روک کر - له تیزی سے - له طرف - له بادشاہ کے ساتھ پہنچنے
 والی تھوڑی سی فوج

شونجی میکرور - دیک جا قرار نمی گرفت - ناگزیر پیاده شده تفنگ را
 سر راست نموده انداختند - لیکن معلوم نه شد که به شیر رسید یا نه
 نیز دو کم انداختند - شیر از جائے برخاسته - حمله کرد و میر شکاری را
 که شاہین بدست - در برابر ایستاده بود - زخم زده بجائے خود رفت
 و نشست - باز بندوق را پُر کرده بر سینه پایہ نهادند و انوپ رائے
 سه پایہ را محکم گرفته نشسته بود - شمشیر در کمر - و گنگه چوبی در دست -
 داشت - شاہزادہ عالمیاں سلطان خرم بجانب چپ آنحضرت که
 جائے دل است - به اندک فاصله ایستاده بودند - و رانداس و دیگر بندوق
 در عقب آل حضرت - شیر غضب آلوده برخاست و حضرت
 شاہنشاہ فی الفور ماشہ را زیر کردند - شیر را گلولہ تفنگ از مخاومی دہن
 و دندان او در گذشت - و صدائے تفنگ آتش افروز صورت و غضب
 او شد - و جمعے که نزدیک ایستاده بودند - تاب حمله دنیا ورده - بر ہم
 خوردند - و آل حضرت از صدرہ پشت و پہلوئے مردم یک دو قدم
 عقب رفتہ افتادند - می فرمودند کہ دوسہ کس از آنها پائے برسینہ من
 نماندہ گزشتند - وہ بہ مدد اعتماد رائے و کمال قراول - باز خود را راست
 کردہ استمادند - دریں وقت شیر یہ مردمانے کہ بہ طرف چپ بودند
 قصد نمود - انوپ رائے سه پایہ را گذشتہ بہ شیر متوجہ گشت - و شیر نیز متوجہ

له بندوق - له باز - له - بندوق کا گھڑا - له گولی - له مقابل له رعب
 یا ہیبت له تر بتر ہو گئے -
 له سپاہی -

اُوشند - انوپ رائے چوبے کہ در دست داشت - دو بار دودستہ
 بر سر شیر فرود کوفت - و شیر او را بر زمین انداختہ ہر دودستش بہ دہن گرفتہ
 شروع در خائیدن کرد - لیکن آل چوپ و انگھترئی چند - کہ در دست
 داشت نہ گذاشت کہ دستہائے او را از کار برود - انوپ رائے در میان
 ہر دودست شیر پشت افتادہ بود - یک دست بالائے پائش محائل کردہ
 دریں وقت شاہزادہ شہل شیر شکار شمشیر از غلاف بر آوردہ خواست -
 کہ بر کمر شیر فرود آزدند - قضا را دست انوپ رائے بہ نظر مبارک ایشان
 درآمد - و احتیاط بہ کار بر روند - شمشیر را دور تر از دست او انداختند - رانداس
 ہم زخمے رسانید - و حیات خال نیز چند چوبے بر سر او زد - انوپ رائے
 پہلو غلطیدہ بہ زور زانوئے راست ایستاد - و سینہ انوپ رائے بہ
 آسیب ناخن شیر مجروح شدہ بود - بعد از آن کہ از زیر شیر برآمد - و شیر
 او را گذشتہ روانہ شد - از عقب شیر شمشیر علم کردہ بر سر او فرود آورد -
 او چوں زوئے گردانید - تیغے دیگر بر شقیقہ او انداخت - چنانچہ ہر دو چشم
 شیر بریدہ شد - و پوست ابروئے او کہ بہ زخم شمشیر جدا شدہ بود - بر بالائے
 چشم ہائے او افتاد - دریں وقت صالح نام چراغی مضطربانہ آمد -
 و چوں تار یک شدہ بود - کہ دو کسے بشیر بر خورد - بشیر بہ یک طمانچہ او را انداخت
 افتادند و جان دادن ہماں بود - و مردم از اطراف رسیدہ کار بشیر تمام

له چپانا - له لٹکار - له لٹھ کہ له مردہ - له زخمی -
 له لٹکار - له کپٹی - له گبر تا ہوا - له گرتے ہی مر گیا -

ساختند۔ والنوب رائے بہ خطاب و اضافہ منصب سرفرازی یافت۔

لقاشی بر پوست فندق

یکے از غلامان پادشاہی کہ در فن خاتم ہندی و بخاری بے ہمتا است۔
کارنامہ از صنعت خویش بہ نظر ہمالیوں در آورد۔ کہ چشم جہاں بین اہل
دانش و نبش مثل آل در بیچ از منہ شاہدہ نہ کردہ و بیچ گوشے مانند آل
از دور و نزدیک نہ شنیدہ۔ بالکلہ بر پوست فندق چہار مجلس از علاج
تراشیدہ و ترتیب دادہ۔ مجلس اول از کشتی گیراں است۔ کہ دو کس با ہم
کشتی می کردند۔ و یکے نیزہ بدست گرفتہ ایتادہ و دیگر سنگ درسنے در
دست دارد۔ و دیگرے دست ہا بز زمین نہادہ نشستہ است و در پیش
او چوبے و کمانے و ظرفے تعبئہ کردہ است۔ مجلس دوم تخنے ساختہ
وہر بالائے آل شامیانہ ترتیب دادہ۔ و صاحب دولت بر تخت
نشستہ۔ یک پائے خود را بالائے پائے دیگر نہادہ۔ و یکہ در پس
پشت او نمایاں۔ و پنج نفر از خدمتکاران در گرد و پیش او ایتادہ۔
و شاخ درختے ہر آل تخت سایہ انداختہ۔ مجلس سوم بہنگامہ
ریسمان بازائے است۔ چوبے ایتادہ کردہ۔ و سہ طناب بر آل چوبے
بتہ و ریسمان بازے بر بالائے آل ترا بگشت پائے راست خود را

لہ ایک قم کا کابی سرخ رنگ میدہ۔ لہ پچہ کاری۔ لہ کام بڑھی۔ لہ لانا فی۔ لہ اعلیٰ
کام۔ لہ مبارک۔ لہ جمع زمانہ۔ لہ ہاتھی دانت لہ ایک رسی۔ لہ چھپانا۔
لہ نٹ۔ لہ رتا۔

از پس سر بدست چپ گرفتہ۔ و بر بازی ایتادہ و بڑائے را بر سر
چوب کردہ۔ و ششے ڈہل در گردن انداختہ می نواز د۔ و دیگرے ایتادہ
چشم بر ریسمان باز دارد۔ و پنج کس دیگر ایتادہ محو تماشا اند۔ و از اں
پنج کس یکے چوبے در دست دارد۔ مجلس چہارم درختے است۔ و در
تتہ آل درخت صورت عیسیٰ ساختہ۔ و ششے سر بہ پائے
ایشال نہادہ و پیر مردے بہ ایشال درختن است۔ و چہار کس دیگر ایتادہ
اند۔

جلوس یازدہم سنہ ۱۰۲۵ ہجری و پائے طاعون خصوصاً در

لاہور و کشمیر

دریں سال در بعضے از پرگنات ہند و بتان اثر و پائے ظاہر
شد۔ و رفتہ رفتہ شدت عظیم کردہ۔ آغاز ایں بلیہ از پرگنات پنجاب
شدہ۔ بہ شہر لاہور سرایت نمود۔ و خلق انبوه از مسلمانان و ہندواں
یہ ایں علت تلف شد۔ و اں گاہ بہ سہرند و میانہ دو آب تا دہلی۔
و اطراف آل رسیدہ۔ بیارے از قریات و پرگنات را معدوم

لہ بکری لہ ڈہل۔ لہ ٹھینا۔ لہ پلیگ۔ لہ آنت۔ لہ انڑی۔ لہ بہتے آدی
لہ بیاری لہ مناج۔
لہ جمع قریہ بی گاوں۔ لہ بر باد۔ لہ نیت۔

ساحت - در ابتدائے موتے ظاہر می شد - کہ از سوراخ برآمده
 مدہوشانہ خود را بر در و دیوار زدہ می خورد - اگر مردم فی الفور از آن
 خانہ برآمده - بہ صحرا و جنگل رفتہ - جائے می گرفتند - جان می بردند - و الا
 در اندک فرصتے تمام مردم آل وہ درخت بہ صحرا و عمدے کشیدند و بالضرر
 اگر کے دست بہ آن نیت یا بہ اموال اور سائیدے - جان بر نہ بودے -
 سرایت ایں بلیتہ در بنود بیشتر بود - در خانہ ہائے لاہور بسیار بود
 کہ وہ کس و بست کس می خورد - ہمایہ ہا از بعض آنہا بستوہ آمدہ - محلہ را می
 گذاشتند - و خانہ ہا پر میت متفضل افناہہ بود - و از ہم جان بیچ کس
 پیرامون آنہا نئی گشت - و در شیر شدت عظیم ظاہر ساخت و بجائے رسید -
 کہ عزیز بقوت کرد - درویشے اور ابروئے کاہ غلے داد - و فرد و نم
 آل درویش نیز در گذشت - و بر غلے کہ اورا شستہ بود - گاؤے خورد
 و مرد و سگان از گوشت آل گاؤ خوردند - بر جائے ماندند - و در ہندوستان
 بیچ ملک ازیں بلیتہ خالی نہ ماند -

جانور سارس و کنجشک

روزہ شنبہ غرہ ذیقعدہ سنہ ہزار و بست و پنج ہجری مطابق بست
 لہ دیوانگی طرح - لہ موت کے کھل کو کوچ کیا کرتے تھے پین مر جاتے تھے - لہ لعل -
 لہ جمع مال یعنی دولت - لہ بدو سزا ند - لہ عاجز ہو کر - لہ لعل - لہ نزدیک لہ مویشوں کا
 چار - لہ پہلی تاریخ - لہ اسلام کے ایک مہینے کا نام جس میں لاطانی گناہوں کا نام ہے -

و حکم آبان سال یا ز دہم از چہا نگیری نہضت موکب منصور بصوب لہ
 اتفاق افتاد - روزے در ایں راہ غریب ساخنہ مشاہدہ شدیکے از خواجہ
 سرایان بادشاہی و بیچہ سارس را از راہ گرفتہ آورد - و سارس جانورے
 است از عالم کلنگ - اتا کلنگ کلاں تر و سرش سرخ می شود - چون
 حضرت شاہنشاہ از شکار گاہ معاودت نمودہ - بہ منزل تشریف
 آوردند - و سارس کلاں فریاد کنناں در پیش خلوت خانہ پادشاہی بے
 وحشت و درہشت آمدہ نشستند - و منظرمانہ فریاد و فغان آغا نہا دند -
 بعد از جستجو ہائے بسیار آل خواجہ سارسے ہر دو بیچہ را بحضور اشرف در
 آورد - سارس از دیدن بیچہ ہائے تابانہ نزدیک رفتہ - بہ گمان آنکہ شاید
 طعمہ نیافتہ باشند - چیزے از دہان خود بر آوردہ بہ دہان بیچہ ہا نہا دند -
 و بیچہ ہا را در میان گرفتہ بہ بال و پر شوق پرواز کنناں متوجہ آشیانہ شدند -
 از موانت و محبت سارس با حفت خود نقلہا غریب بزرگان ہا جاری
 است - از جملہ قیام - پسر شاہ محمد قندہاری - کہ قراول بیگی حضرت شاہنشاہی
 است - در خدمت آل حضرت نقل کرد - کہ روزے بہ شکار رفتہ - سارسے
 را دیدم - در سایہ درخت نشستہ - خواستم کہ بندوق بہ زخم - اصلاً از و حرکتے

لہ ایک شمسی مہینے کا نام لہ کوچ لہ فتح مند -
 لہ ماجرا - لہ کلنگ کی تم کا - لہ واپسی -
 لہ تعلق دیوانگی طرح - لہ بے مہرے -

پدید نیاید۔ ہر چند پیشتر می رنم میج و سحے در او ظاهر نمی شد۔ با خود گفتیم کہ
 گریہ است۔ بعد از آنکہ بر سرش رسیدم پائش را گرفتہ ایتادہ ساختم۔
 یہ نوزے سبک بود کہ گویا یک منتقال گوشت در تمام اعضائے او نیست۔
 دوسہ قدم لنگ لنگ برداشتہ اُفتاد و جہاں داد بچوں نیکن ملاحظہ نمودم۔
 در سینہ اش کرم او قتادہ۔ و گوشت و پوست او پختیل رننہ بود۔ در جہاں
 کہ نشستہ بود۔ استخوانے چند از سارس مُردہ یا نتم۔ کہ در زیر بال و پر داشت
 ظاہر شد۔ کہ استخوان ہائے جفت خود را در سینہ گرفتہ نشستہ بود۔ انہیں
 عالم نقل بسیار زباں زد خاص و عام است۔ راتم اقبال نامہ را غریب
 امرے محسوس گشت۔ در سفرے کہ حضرت شاہنشاہے از اجمیر بہ کشمیر می
 رفتند۔ روزے در حوالی تھانیر کیے از خواجہ سرا یان فقیر بچہ کچھک صحرائی
 گرفتہ آورد۔ و مادرش فریاد کُنال ہمراہ آمد آن خواجہ سرائے بچہ
 کچھک را در پنجرہ نہاد۔ و پنجرہ را از خود دور تر گذاشت مادرش ہر دم
 بہ صحرائی رفت۔ و دائۂ چند بہ دہان خود گرفتہ می آورد۔ و بہ این بچہ
 می خورائید۔ و باز بہ صحرائی رفت۔ آن روز چہنیں گذشت۔ روز دیگر
 کہ کوچ شد۔ مادرش پرواز کُنال ہمراہ آمد۔ و بدستور روز پنجتمین بچہ

لے ایک ناس ذن جو ساڑھے چار دانے کے قریب ہوتا ہے۔ لے جمع غنوبینی جسم کا حصہ۔
 لے لگواتے لگواتے۔ لے کیڑے۔ لے گل گیا تھا۔
 لے ذکر کیا گیا۔ لے کہنے والا لے معلوم لے چہ دیا۔

خود را دانہ می رسانید۔ پچوں این خبر بمی رسید۔ بجنور خود طلب نمودہ
 فرمودم کہ بچہ را بہ دست بگیرد۔ آیا بر سر دست او آمدہ نشنید۔ یا نہ او
 بار اول فریاد کُنال آمدہ۔ بر گرد پیش او پروازے چند کرد۔ آخر
 بے تابیاتہ بر سر دست آل خواجہ سرائے پہلو بے بچہ رفتہ نشست۔
 و یہ ہمیں دستور تا چہار منزل ہمراہ لشکری آمد۔ تلبچہ قوت گرفت۔
 و پرواز کُنال اور ہمراہ بُرد۔

کثرت موش نرمان بوائے طاعون

دریں ولعرضہ اخص بہادر خاں حاکم قندہار بہ مساحت جلال
 رسید کہ در نواح شہر و پرگنات آن۔ کثرت موش بچدے رسیدہ کہ از مخصول
 زرعی و سرورنجی اثری باقی نماندہ۔ بعد از سخت و تعب بسیار۔ شاید رنج
 محسول بدست رعایا در آید پھمین از قالیز و باغات انجور اثرے نہ
 گذشتند۔ و بعد از آنکہ میوہ و غلات در باغ و صحرائم شد بہ مرور
 زمان آوارہ صحرائے عدم شدند۔ و در شہر اگرہ علت طاعون بہ
 افراط کشید۔

لے وقت موقع۔ لے پیداوار۔ لے سختی رخت
 لے جو تہائی لے تربند خبزہ کا کیت۔
 لے گذرنا لے مرگے۔

پیش گوئی منجم

وغریب تر آنکه سہ چار ماہ پیش ازین واقعہ جو تک رائے منجم کہ
 در صارت فن نجوم از پیشقدمان این طائفہ است۔ بہ عرض شرف سائتہ
 بود کہ زناچہ طالع شاہزادہ چینی استنباط شدہ۔ کہ این سہ چار ماہ برو
 گران است۔ و مکن کلاز جائے مرتفع بزیر اُفتد۔ وغبار آسبے بردامن
 حیات اوز نشنید۔ چوں کمر احکام او بہ صحت پیوستہ بود ہموارہ این قوم
 پیرائون خاطر اشرف میگشت در این راہ ہائے خطر ناک و کربواہ ہائے
 دشوار گذار۔ یک چشم زدن آنرا نونہمال چین اقبال فاعل نمودہ۔ حواس
 ظاہری و باطنی را وقف محافظت او داشتند۔ تا بہ کشمیر نزول اتفاق
 افتاد۔ چوں این سانحہ ناگزیر بود۔ آنکہ ہائے ودایہ ہائے دریں وقت
 فاعل شدند۔ الحمد للہ بخیر گذشت۔

جان دھراہن آسمانی و شمشیر شاہی

دریں و لاغریب سانحہ اتفاق افتاد۔ دریکے از مواضع جان دھرا

۱۔ عجری ۲۔ رہبر۔ ماہر۔ ۳۔ ہنم پتھر۔ ۴۔ نتیجہ کائنات۔ ۵۔ اونچا۔ ۶۔ کئے و فسر و صحیح
 حکم یعنی پیش گوئی۔ ۷۔ ہمیشہ۔ ۸۔ نزدیک۔ ۹۔ تھیلے۔ ۱۰۔ تیا پودہ ۱۱۔ اترنا۔
 ۱۲۔ ماجرا۔ واقعہ۔ ۱۳۔ لازمی۔ ۱۴۔ مائیں۔ ۱۵۔ خدا کا شکر۔

پنجاب) ہنگام صبح از جانب مشرق غوغائے عظیم و مہیب برخاست۔
 چنانچہ از تبول آل صدائے وحشت افزائے نزدیک بود کہ ساکنان
 آل مرز و بوم قالب ہی کنند۔ در اثناکے این شور و شغب روشنی برق
 آساروئے بانخطاط نمادہ بر زمین اُفتاد و ناپدید گشت۔ بعد از زلزلے
 کہ شورش و آشوب نوحے تسکین یافت۔ و دہائے متوش از آسیمہ سری
 و آشفتگی ہم آمد۔ قاصدے تیز تک نزد محمد سعید عامل برگزیدہ مذکور فرستادہ
 ازین سانحہ آگاہ ساختند او در لحظہ سوار شدہ۔ خود را بمقصد رسانید۔

و بر سر آل قطعہ زمین رفتہ بنظر در آورد۔ موازی دہ دوازده درع در طول
 و عرض نوے سوختہ بود۔ کہ نشانے از سبزہ و درستی نمادہ۔ و ہنوز اثر حرارت
 و تفسیدی داشت۔ محمد سعید فرمود۔ آل قدر جائے را بکنند۔ ہر چند کنند
 اثر حدت و حرارت بیشتر ظاہر گشت۔ تا بجائے رسید۔ کہ پارچہ آب سے تفتہ
 نمودار شد۔ و بحدے گرم بود۔ کہ گویا ہمیں دم از کورہ آتش برآوردہ اند۔
 چوں ہمارا رسید۔ سرد گشت۔ و آنرا برگزیدہ بمنزل خود آورد۔ و در زلیطہ کردہ
 و ہنر بر آل نمادہ رواۃ در گاہ ساخت حضرت شاہنشاہ اوستا و داؤد
 را کہ در فن شمشیر گری ید طولی دارد بجنور طلیدیہ فرمودند۔ کہ انرا آل آہن شمشیر سے

۱۔ شد۔ ۲۔ ماہیت ناک ۳۔ ڈر۔ ۴۔ سر زمین ۵۔ جسم خالی کردیں یعنی مرعایں۔ ۶۔
 ماتد۔ ۷۔ نیچے اترا۔ ۸۔ تھوڑا سا ۹۔ کم ہوا۔ ۱۰۔ گہرائے ہوئے۔ ۱۱۔ گہرا ہٹ
 ۱۲۔ سختیں آئے ۱۳۔ زقار۔ ۱۴۔ کلکڑ۔ ۱۵۔ برابر ۱۶۔ گز ۱۷۔ گہس پات۔ ۱۸۔ گرمی ۱۹۔ پیش ۲۰۔ گرم
 ۲۱۔ ہنسی ۲۲۔ تھیلی۔ ۲۳۔ لمبا ہاتھ یعنی پوری مہارت۔

و خجری و کاروے مرتب سازد و عرض کرد که در زیر پشمک نمی ایستد.
 و از هم میبرد. مگر آنکه به آهن دیگر که پاک و بی جرت باشد نم سخته به عمل
 آرد. محکم شد که چنین کند. سه حته آهن برق. و یک حته دیگر با هم آمیخته. دو
 قبضه شمشیر نو یک قبضه خجری و یک کار دسانته. بنظر کیما اثر دآورد و از آتش
 آهن جوهر دیگر پدید آرد. بدستور شمشیر الماسی خم می شد. و در برش با شمشیرهای
 اصل برابر آمد.

جانورهای تحقیق شاهی

بتاریخ نورد هم شهر محترم سنه هزار و سی و پنج هجری ۱۰۳۵ از کشمیر متوجه
 دارالسلطنت لاهور شدند. پیش ازین مکر بعضی رسیده بود. که در کوچه پیر
 پنجال جانورهای می باشد. مشهور به هائے. و مردم این سرزمین میگفتند که
 طعمه اش استخوانست. و پیوسته بر روی هوا پرواز کتال مشاهده می افتد. نشسته
 کم بنظر در آمد. چو خاطر اشرف علی شاهنشاهی تحقیق این مقدمات
 توجیه مقرر داشت. محکم شد که از قراولان هر کس به تفنگ زده بجنوب بیارند.
 پانصد روپیہ انعام میفرمایم. قضا را جمال خال قراول بر بندوق زده بجنوب

له ایک پاتو. له ہتوا.

له رنگ. له لانا.

له عدد. له فولادی. له میند. له زیادہ

اشرف آورد. چو زخم بر پائش رسیده بود. زنده و مندرست بنظر در آورد
 فرمودند. که چنیہ دان اورا ملاحظہ نمایند. تا خورش او معلوم شود. چو چنیہ
 دانش اراشگا فتند. از حوصلہ اش استخوان ریزہا برآمد. مردم این کوہستان
 معروض داشتند. کہ مدار خوردنش بر استخوان ریزہا است. ہمیشہ بر روئے هوا
 پرواز کنان چشم رزمین دارد. و ہر جائے استخوانے بنظرش آید. بہ نوزل خود
 گرفتہ بلند می شود. و از آنجا بر روئے زمین می اندازد. تا بشکند. و ریزہ
 ریزہ شود. و انگاہ از بندگی فرود آید. وی چنیہ. وی خورد. در این صورت
 غالب لٹن آنکہ ہمائے مشہور ہیں باشد چنانچہ گفته اند.

ہمائے بر سر مرقاں ازاں شرف دارد کہ استخوان خورد و طائرے نیازارد
 در ترکیب جنتہ بہ عقاب شبائمت ڈا در. و سر و نویش بہ گل مسخ می ماند. لیکن گل
 مرغ پر ندارد. و این پرہائے سیاہ و براق دارد. در حضور وزن فرمودند
 چہار صد و پانزدہ تولہ بہ وزن در آمد.

محببت شیر با بز

از غرائب آنکہ شاہزادہ دا ویش شیرے را پیشش آورد کہ با بزلت گرفتہ

له پوٹ. له پوٹ. له عرض کیا گیا. کہ چونچ. له گان.

له ایک پرند. له لتا جتا ہے.

له چمکار.

در یک پیچره می باشد. و به آن نیز نهایت محبت و لایه گری ظاهری سازد حکم فرمود
 که آن بزرگوار از پیش او دو بزرگه مخفی داشتند. فریاد می آورد و اضطراب بسیار
 ظاهر ساخت. انگاه فرمودند که بزرگه دیگر به همان رنگ و ترکیب در آن قفس
 در آوردند. اول آنرا بوی کوه بعد از آن کمرش را به درها گرفته شکست.
 فرمودند. پیشه را به درون پیچره او در آوردند. فی الفور از هم درید. و خود
 باز همان بزرگه را به نزدیک او بردند. الفت و مهربانی بدسوس سابق ظاهر ساخت
 خود بر پشت افتاد و بزرگه بر روی سینه خود گرفته در آنش را میسید.

...
 ...
 ...
 ...
 ...

باید است

...
 ...
 ...

شاه خورشید. شاه بگری. شاه بقراری. شاه ب...
 شاه ب... شاه ب...
 شاه پائنتاها.

انتخاب

همایون نامه

تصنیف گلبدن بیگم بنت بابر پادشاه

حکم شده بود که آنچه واقعه فردوس مکانی و حضرت جنت آیشانی
 میدانست باشد بنویسد. وقتی که حضرت فردوس مکانی از دارالفتاوی
 البقا فرامیدند این حقیر هشت سال بود و بیان واقع شاید کمتر
 بخاطر مانده بود. بنابراین حکم پادشاهی آنچه شنیده و بخاطر بود نوشته میشود.
 در اول این جزو از واقعه حضرت پادشاه با بام نوشته میشود.
 اگر چه در واقعه نامه حضرت پادشاه با بام این سخنان مذکور است. بنابراین
 و بر کما نوشته میشود.
 از زمان حضرت صاحب قرآنی تا زمان حضرت فردوس مکانی از

شاه بی بی شاه بهشت میں رہنے والے مراد بابر پادشاه. شاه بهشت میں رہنے والے
 مراد همایون پادشاه. شاه موت کا گھر یعنی دنیا. شاه باقی رہنوی والا گھر یعنی آخرت. شاه میرے
 باپ. شاه بطور برکت. شاه بطور تبرک. شاه نهایت مبارک است میں پیدا ہونے والا تیمور پادشاه و مراد

سلاطین ماضیه بحکس برابر ایشان تردوات نکرد. در دوازده سالگی با دوشاه شدند. و بتاریخ پنجم شهر رمضان المبارک سنه نهصد و نه در خطه اندجان که پائے تخت ولایت فرغانه است خطیه خوانده. مدت یازده سال کمال در آنکه ماورالنهر با سلاطین پختیه و تیموریه و اوزبکیه جنگها و تردوات نموده اند که زبان قلم از شرح تعداد آن عاجز و قاصر است. و آنقدر محنت و فتنه آنکه که در باب جمعا بحیری بحضرت ماروئے نموده. کم کس را روئے نموده باشد. و آن قدر دیر می و مردانگی و تحمل که با حضرت در مبارک ممالک روئے نموده. از کم بادشاهی منقول است. دو نوبت بضر بشمشیر فتح سمرقند کرده. مرتبه اول حضرت بادشاه بابام دوازده ساله بوده اند و مرتبه دویم دوازده ساله بوده اند و مرتبه سویم بیست و دو ساله بوده اند و شش ماه قبل شده اند. و مثل سلطان حسین مرزا با بقرا عموی ایشان در نراسال بوده اند. با ایشان کو کم نفر ستانند و سلطان محمود خاں در کاشغر بودند که طغائے ایشان باشند. ایشان نیز کو کم نفر ستانند. چوں مدد و معاوضه از بیج جان رسیده. مایوس شدند. درین طور وقت شاهی بیگ خاں گفته امورش تا که اگر خانزاده بیگم خواهر خود را بمن نسبت کنید میاں ما و شما

له جمع سلطان یعنی بادشاه. له گذشته. له کشیش یا شقیس. له هینه. له براهنر
 له بادشاه فرار دیا گیا. له سویر. له ناقابل. له مصیبت. له جمع هیکل یعنی غره.
 له جمع معار که معنی اوائی له محصور یا قلع بند. کو کم یعنی دو سه مومن که مددش کھلا کر میجا.

صلح شود. و رابطه اتحاد بجا باشد. آخر ضرورت شد خانزاده بیگم را بحسان مذکور نسبت کرده خود بر آمدند. باین طور حال بیبراق توکل بحضرت فتح سبحان کرده متوجه بدخشانان و کابل شده. در قندز و بدخشانان لشکر و مرؤم خسر و شاه بودند. آمده حضرت بادشاه بابام را ملازمت کرده. با وجود گناہان که بد کرده. مانند با اینصفر مرزا را شهید کرده و سلطان مسعود مرزا را میل کشیده بودند و این هر دو میرزا عموزاده بادشاه بابام بودند. و قبل از آنکه عبور بحضرت در ایام قزاقیها بولایت او افتاده بود. از ضرورت رفته بودند. با درستیها آنحضرت را از ولایت خود بدر کرده بود. و حضرت بادشاه که مفهوم مردی و مردی و مردی بوده اند. اصلاً و قطعاً در مقام انتقام آل نشدند. و فرموده اند که از جوهر و طلا آلات هر چند که دلش خواهد بردارد. و بخشش قطار شتر و بخشش اسب بار همراه برده بصحت و سلامت رخصت یافته بخراسال رفته و حضرت بادشاه متوجه کابل شدند. در آن وقت حکم کابل محمد مقیم. پسر ذوالنون ارغون که پدر کلان نا امید بیگم بود. داشت. کابل را بعد از وفات الف بیگ میرزا از عبدالرزاق

له تمنق. له بجاگت. له مجاز یا شادی له سامان جنگ له خدائے پاک
 له اندھا کردیا. له حله. چهاپے. له سختیاں. له معنی. له بدر.
 له سامان له نجر. له حکومت.

میرزا گرفتہ و میرزا عبد الرزاق مذکور عموزادہ بادشاہ بودند +
 بادشاہ بدلت بکابل آمدند - دوسرے روز قلعہ علی شد و بعد از چند روز
 بعهد و قول کابل را بہ بندگان حضرت بادشاہ سپردہ با مال و اسباب
 خود بقندھار پیش پدر خود رفت -
 و فتح کابل در او آخر ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۱۰ تصدودہ بودہ - بعد از
 میر شدن کابل بہ بنگش رفتند و یکبارہ الحجہ کردہ بکابل آمدند -
 و حضرت خانم کہ والدہ حضرت بادشاہ باشند - در شش روز تپ
 کردہ - از عالم فانی بدار البقار حلت نمودند - و در باغ نوروزی حضرت
 خانم را ماتہ کند -
 درین اثنا فرمائمانے سلطان حسین میرزا بتاکید آمدند کہ ما خیال
 جنگ با وزیر بگ - داریم - اگر شاہم بیایید بسیار خوب است - حضرت
 انصافی را از خدا ایستلینزند - عاقبت الامر بیوے ایشان روانہ گشتند - و
 اثناے طے طریق خیر آمد کہ سلطان حسین میرزا شتقا شدند - امرائے
 حضرت بادشاہ بعض رسانیدند کہ چوں سلطان حسین میرزا شتقا شدند -
 مناسب آنست کہ برگشتہ بکابل باید رفت - حضرت فرمودند کہ چوں این

لہ قلعہ بند - لہ فتح - لہ کوچ - لہ دولت - لہ دولت - لہ دولت
 لہ چھڑو یا بیسہ ذوق کردیا - لہ دولت - لہ دولت - لہ دولت
 لہ راستہ - لہ مرگے -

مقدار راہ آمدہ ایم بہ میرزا عزیزا پرکی نمودہ برویم - عاقبت الامر متوجہ خراسان
 شدند - چوں از تشریف آوردن بادشاہ کہ میرزا یان شنیدند ہر ہمہ باستقبال
 روان شدند - غیر بدیع الزماں میرزا کہ بر متوق - بیگ و ذوالنون بیگ
 کہ امرائے سلطان حسین میرزا بودند - چنین گفتند کہ چوں بادشاہ از بدیع الزماں
 میرزا خود ندید پانزادہ سالہ - مناسب چنان است کہ بادشاہ زانورزدہ و
 یابند - درین اثنا قاسم بیگ گفتہ کہ بسال خوردند انا بتورہ کلانند - انبر
 آنکہ چند مرتبہ بقصر شمشیر فتح مکر قند کردہ اند - آخر چنین قرار دادند کہ یک مرتبہ
 بادشاہ زانورزدہ در یابند - بدیع الزماں میرزا از حجۃ تعظیم بادشاہ پیش
 آمدہ در یابند - و درین اثنا بادشاہ از دور آمدند - میرزا غافل بودند کہ
 قاسم بیگ فوطہ بادشاہ حضرت را گرفتہ کشیدہ با بر متوق بیگ و ذوالنون بیگ
 گفت کہ فرار چنین دادہ بودند کہ میرزا پیش و آمدہ در یابند - درین اثنا
 میرزا با اضطراب تمام پیش و آمدہ حضرت بادشاہ را دریاقتند -
 و چند روزے کہ در سال بودند میرزا یان ہر کہ ام کلثیف میرزانی می نمودند
 و جن ہائے میکردند و تمامی باغات و محلات را سیر می نمودند - میرزا یان
 کلثیف زستان نمودند کہ توقف نمایند کہ بعد از زستان با وزیر جنگ کلثیف

لہ ماتم - لہ گھنے کے بل شیکر - یعنی نہایت ادب کے - لہ ناچر ما
 لہ میں - لہ رسم وقاعدہ -
 لہ مکر بند - واسن - لہ ملاقات کی -

اتا اصلاً و قطعاً نتوانستند جنگ قرار داد۔

مدت ہشتاد سال تراساں راسلطان حسین میرزا بادلان و معورساترہ
 بود۔ اتامیرزایان تاشش ماہ نتوانستند کہ جائے پدید آنگاہ دارند۔ و
 چوں بادشاہ ایشاں ریلے پروا دیدند بجهت خراج و جزاجات ایشاں جاہا
 تعین نموده بودند۔ و بجهت دیدن آنجا ہایجان کابل روان شدند۔ و در
 آن سال برف بسیار باریدہ بود۔ راہ ہا غلط کردند حضرت وقاسم بیگ از
 برائے نزدیکی راہ۔ این راہ را اختیار نموده بودند والا امر
 دیگر گفتگوش داده بودند چوں کہ گفتہ امر مانہ کردند۔ این ہا ہر یک
 تعاقب کردہ میر تقی۔ حضرت وقاسم بیگ مع پسران خود تا سہ چہار روز
 برف دور کردہ۔ راہ را طیار میکردند و مردم لشکر از عقب میگذاشتند۔ بایں
 روشن تا بخور بتدریسندند۔ و در آنجا از ہزار ہائے باغی بہ حضرت و خوردہ
 جنگ کردہ۔ از گاہ و گوسفند بیار و ایشائے پیش از ہر دم ہزار ہا بدست
 مردم بادشاہی اُتاد و با و بچہ بچہ متوہ کابل شدند۔

در پائے تار کہ رسیدند۔ شنیدند کہ میرزا خان و میرزا محمد حسین کورکان باغی
 شدہ اند و کابل را قبیل دارند بکردم کابل حضرت بادشاہ فرمانمائے

۱۔ بہول گئے۔ ۲۔ شورہ۔

۳۔ مقابلہ ہوکر۔

۴۔ کوٹ سے محاصرہ۔

دلداری و دلا سائے نوشتہ فرستادند کہ مردانہ باشید۔ ما ہم آمدیم۔
 در کوہ بی ماہ روئے آتش خواہیم انداخت۔ و شما ہم در بالائے خزانہ
 خانہ آتش اندازید تا نادانیم کہ از آمدن ما خبر دار شدہ اید۔ وقت صبح
 از آنجا تب شما و از ایں جانب ما مقابلہ کنیم خواہیم شدہ اتا تا آمدن مردم
 قلعہ حضرت جنگ کردہ فتح کردہ بودند۔

میرزا خان در خانہ والدہ خود کہ حالہ بادشاہ بودند۔ پنہاں شدند
 آخر خانم پسر خود را آوردہ۔ گناہ طلبیدند۔ و میرزا محمد حسین در خانہ کوچ
 خود کہ حالہ خود بادشاہ بود۔ از وہم جان خود را در مفرش انداختہ خدمتگزار
 را گفت کہ بر بندر عاقبت الامر مردم بادشاہی خبر دار شدہ۔ میرزا
 محمد حسین را از مفرش بر آوردہ پیش بادشاہ آوردند۔ عاقبت الامر حضرت
 بخاطر حالہ ہائے خود گناہ میرزا محمد حسین را بخشیدند۔ و خانہ خالہ ہائے خود
 بدستور سابق آمد و رفت ہر روزہ رعایت خاطر بیشتر از پیشتر میکردند تا غیار
 خاطر کلفت بخاطر خالہ ہائے نشینند و در ساحت جا و جاگیر تعین نمودند۔

و کابل را از قبیل میرزا خان خلاص ساختہ خدا ایتعالی بایشاں از زانی
 داشت۔ و در آل وقت بیت و سہ سالہ بودند و بیچ فرزندی نداشتند۔

۱۔ بیوی۔ ۲۔ نوکر۔ ۳۔ فرس۔

۴۔ رنج و غم سے میدان

۵۔ محاصرہ۔ ۶۔ بخش دیا۔

و در آرزو کے فرزند بسیار بودند۔ و در تفتده سالگی از عایشه سلطان بیگم
دختر سلطان احمد میرزا۔ دختری تولد شدہ بود و در سرباگی فوت شد۔ و گزین
کابل خدا تعالی مبارک کردہ کہ ہشتاد فرزند شد۔ اول از آنم کہ ماہم بیگم
باشند۔ حضرت ہمایوں بادشاہ و باربول میرزا و مر جال بیگم و ایشال
دولت بیگم و فاروق میرزا۔

دیگر معصومہ سلطان بیگم دختر سلطان احمد میرزا۔ در عین زائیدن فوت
شد۔ نام مادر را بدختر نامند۔
واز گلرخ بیگم کامران میرزا و عسکری میرزا و شاہرخ میرزا و سلطان
احمد میرزا و گلخدا بیگم۔

واز ولداری بیگم گلرنگ بیگم و گلچہرہ بیگم و ہندال میرزا و گلبدن بیگم
و اولو میرزا۔

غرض کہ گزین کابل را اشگون گرفتہ بودند کہ ہمہ فرزندان در کابل
شدہ اند۔ غیر دو بیگم کہ در خوشت شدہ اند۔ مر جان بیگم از ماہم بیگم و گلرنگ
بیگم از ولداری بیگم۔

تولد حضرت ہمایوں بادشاہ کہ پسر کلاں حضرت فردوس مکانی اند۔
ولادت مبارک ایشال در شب شنبہ چہارم ذیقعدہ ۱۱۳۰ ہجری تصد و سیزدہ

۱۱۳۰ ہجری میں کے آخیں۔ ۱۱۳۰ ہجری میں۔ ۱۱۳۰ ہجری میں۔ ۱۱۳۰ ہجری میں۔
شہر کا نام۔ ۱۱۳۰ ہجری میں۔ ۱۱۳۰ ہجری میں۔

در ارگ کابل در وقت کہ آفتاب در برج حوت بود۔ تولد شدند۔ و در ہماں
سال حضرت فردوس مکانی خود را فرمودند بہ امرا و سائر الناس کہ مرا با بر
بادشاہ گوئید و الا تعجب از تولد حضرت ہمایوں بادشاہ میرزا با بر و سوم و مر سیم
بودند۔ ہمہ بادشاہ زاد ہائے رامیرزائی گفتند و در سال تولد ایشال خود را با بر
بادشاہ گو یا نیندند۔ تا ریح تولد حضرت جنت آستیانی سلطان ہمایوں خان
یاقتہ اند۔ و دیگر شاہ فیروز قدر یافتہ اند۔

و بعد از تولد فرزندان خیر آمد کہ شہای بیگ خان را شاہ اسماعیل
گشت۔

حضرت بادشاہ کابل را بنا صر میرزا دادہ خود اہل و عیال و فرزندان
کہ ہمایوں بادشاہ و مہر جہاں بیگم و باربول میرزا و معصومہ سلطان بیگم و میرزا
کامران باشند۔ ہمراہ گرفتہ متوجہ ہمتو رفتند۔ و با مدد شاہ اسماعیل
فتح سمرقند کردند۔ و تا ہشت ماہ تہامی ماورا النہر در تحت تصرف ایشال بود۔
واز ناموافقی برادران و مخالفت اہل مغل در کول ملک از عبید اللہ خاں شکست
یاقتند و متوانتند۔ و آل ولایت بود۔ پس جانب بدخشاں و کابل متوجہ
شدند۔ و دیگر خیال ماورا النہر از سر برد کردند۔ و در ۱۱۳۰ ہجری تصد و ذہ ولایت

۱۱۳۰ قلعہ۔ ۱۱۳۰ سب لوگ۔ ۱۱۳۰ نام رکھا گیا۔ ۱۱۳۰ شہر۔
۱۱۳۰ بال بچے۔ ۱۱۳۰ نیچے۔ ۱۱۳۰ قبضہ۔
۱۱۳۰ ایک جگہ کا نام۔

کابل میسر شده بود۔

دایم درین ہوش بودند کہ در ہندوستان در آیند و از دست رائے
امرا و ناموافقی برادران میسر و شکر نمی شد۔ آخر الوقت کہ برادران رفتند۔
و از امر ایان بچو کسی نہماند کہ خلاف مقصود ایشان توانند حکایتی کرد۔ در ۹۲۵
نہصد و بیست و پنج بچو را بجنگ در دوسہ گری گرفتند۔ و مردم بچو را قتل
عام کردند۔

و در روز مذکور ملک منصور لوسفری کہ پدر افغانی آغاچہ باشد۔ آمدہ حضرت
را ملازمت کرد۔ حضرت بادشاہ و حضرتش آغاچہ را اگر فتنہ و عقد خود در
آوردند۔ ملک منصور را رخصت دادند۔ واسپ و سر و پاسے بادشاہانہ عنایت فرمودند۔
کہ رفتہ مردم و رعایا و غیرہ را آوردہ بوطن ہائے خود ابادان سازد۔

وقا م بیگ کہ در کابل بود عرقلہ داشت فرستاد کہ شاہ زاوہ لوتو لوتو
شد۔ بشگون فتح ہند و تخت ایش لسانی کردہ نوشتہ ام۔ دیگر بادشاہ صاحب
اند۔ ہر چہ رضائے ایشان۔ بادشاہ در ساعت میسر از ہندال نام نہا دندہ

لہ قبضہ میں۔ لہ ہمیشہ۔ لہ آرزو۔ لہ فسخ۔ لہ بکاح لہ خط۔ لہ اُس کی
امید و کماخت۔ لہ مالک لہ اسی وقت۔

انتخاب

مہابھارت فارسی

(در دوں پرہ)

مترجمہ علامہ ابوالفضل

راویان اخبار آوردہ آند کہ چوں وہ روز از جنگ کوروان
و پانڈوان گذشت سبکہ خبر ہر روزہ بہ دہر تراشت میرسانید پیش دہر
تراشت آمدہ گفت کہ چوں مہیکم تپامہ در میدان زخمہائے کاری خورد
اقتاد کوروان و پانڈوان ہر دو جماعت بر پسر ایشان رسیدند کہ ہنوز
از ورستی باقی ماندہ بود سہرا و رابرز انونہادہ اشک حسرت می باریدند۔
دوڑ پٹے تیمار و غمخوارگی او شدہ میخواستند کہ برائے اولتر و بالیں راست
سازند و لغش اورا بردارند او بچشم و ابرو اشارہ نمودہ ایشان را منع ساخت
و تن بر زمین در داو و بزبان حال و مقال بہ ایشان گفت کہ در زمان حیات
قدرین نہ شناقتید و از ہر دو جانب مرا نشانہ تیر بلا ساقید و نصیحت مرا

لہ نہایت عالم۔ لہ بیان کریموالے لہ جمع خبر۔ لہ بیان کرتے میں لہ آخری سانس
لہ آسو۔ لہ کوشش میں۔ لہ سنبھال۔ لہ تکمیل۔ لہ جو کچھ کسی چیز کی حالت دیکھکر
مظاہر ہو۔ لہ گویائی۔

نه شنیدید و برین مضمون عمل نہ کر دید بریت چاره من کن امروز کہ سودی
 نہدہ۔ نوشدارو کہ پس از مرگ بہ شہراب دہندہ بعد از آنکہ اختیار از
 دست رفت ازین گریہ و زاری چہ شود حال دیدار با و شام بروز واپس
 افتاد القصہ ازین دو جماعت ہر کدام میخواستند کہ اورا بمنزل خود ببرند
 و بر سر انیمغی نزار کردند آتش جہالت در میان ایشان افتاد ہیکم
 پتلمہ گفت کہ در میان شہسپری مہبوت بودم و فرقت معلوم نیست کہ
 ہمیں ساعت مراجعہ دریا بد یا زمانے مہلت دہد دریں یکدوم
 کہ جہان شہسپرم الم بسیار درم بر سر من برائے چہ نزار میکنید بگذارید
 تا ہر طور خاطر من خواہد جان بد ہم چہ لازم است کہ از روی تعظیم و
 احترام مرا بر سر سوزی باید مرد چوں عاقبت خاک میاید شد این ہر کھلف
 رسمی چہ در کارست من بنا مرادے و خاکساری خود کہ خوشم بگذارید و چہ
 خوش گفتہ اند بریت منم و دوروزہ عمرے کہ بزیتن نیز زدہ پس از آنکہ
 من بمیرم بگریستن نیز زدہ آنہا چوں دیدند کہ ہیکم دریں وادی راسخ است
 و ثواب خود را از دست نمیدہد اورا بجائے خود گذاشتند کہ روان و پانڈوان
 بے وجود ہیکم پتلمہ چنان بنیمودند کہ بیشہ بی شیر و زرد گو سپند بی شبان نماید

لہ فاکرہ لہ آب حیات۔ امرت۔ لہ موت کادن۔ لہ جگر۔ لہ حیران پریشان
 لہ بڈ با پہوس۔ لہ عزت۔ لہ تخت شہی۔ لہ معاملہ۔ لہ ثابت قدم لہ خدا کی طرف سے
 نیک کام کا بدلہ۔ اس کے مقابلہ کا لفظ عداوت ہے۔ لہ بہتر بکر و بھگوان۔ لہ گذریا

و تزلزل در ہمت ایشان چنان افتاد کہ کشتی بہ تباہی در دریای عمیق برود
 چہرہ کہ ہمہ بر بزرگی و سرداری او قائل بودند و اورا در میان خود غنیمت
 میدانستند و در امور کئی و جزوی مشورت با وی میکردند و با یکدیگر میگفتند۔
 کہ دور زمان و گردش آسمان را سالما کے بسیار و قرٹھما کے بیشتر باید کہ
 تا باز چو ہیکم پتلمہ کے بعالم بیاید و بزبان شیریں نصیحت فرماید نظم فرمایاید
 کہ تا گردن گردان یک شبے + عاشقی را وصل بخشید یا غریبی را وطن + ہفتہ
 ہا باید کہ تا یک شت پشم از پشت پیش + زا ہدی را خر تہ گرد و یا ستوری را
 رسن + ماہ ہا باید کہ تا یک پنہ دلہ آب و گل + شاہدی را حلدہ
 گرد و یا شہیدی را کفن + سالما باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب +
 لعل گرد و در بندختاں یا عقیق اندرین + قرٹھما باید کہ تا یک کودکی از فیض
 بلع + عالمی گرد و نکو یا شاعری شیریں سخن + بعد از آن کہ روان میاں
 یک دیگر مشورت کردند کہ تا این زمان سردار لشکر و بہادر نامور در میان
 ما ہیکم پتلمہ بود حال مناسب چنان می نماید کہ کرن را بطبعیم و منت و معزز
 بسیار کردہ اورا بریں بیاریم کہ پیشوائی سپاہ خود را با و دادہ با پانڈوان
 جنگ نمایم دریں گفتگو بودند کہ خبر افتادن ہیکم پتلمہ بکرن رسید و تاسف

لہ ہل پل۔ لہ گہرا۔ لہ مانتے والا۔ لہ چوٹے بڑے معاملے شہ زمانے۔ لہ گھوسنے والا
 آسمان۔ لہ پردیسی۔ لہ گڑھی۔ لہ موٹی۔ لہ روٹی۔ لہ معشوق لہ پونٹاک
 لہ ایک تم کا لعل۔ لہ معافی۔

بسیار که دور دل خود اندیشید که بجایان کوروان بهیکم بود بعد از کشتن او
 پانڈواں غالب می آیند و کوروان را میکشد را به خود را طلبید و بسرعت تمام
 در میدان جنگ گاه که بهیکم پیامه افتاده بود آرد و بیای بهیکم پیامه افتاد
 و گفت که من کرم برای عذر تقصیرات گذشته و طلب عفو گناهان و بی ادبی
 که نسبت به بندگان شما کرده ام پیش شما آید ام که مثل تو بهادرنا مدار که هم
 در زندگی نام نیک داشتی و هم نیکنام از عالم میروی کجا پیدا شود که تو
 مثل پر سر ام کسے رافچ نموده بودی حال که ارجن در معرکه ترافروا آورد
 ازین معلوم میشود که پیمانہ کوروان پر شد و مدت پلاک ایشان نزدیک
 رسیده و گرنه مرا کجا گمان بود که ارجن ترا از ارا به فرود آورد چرا که ارجن پیش
 تو مثل پخته است پیش فیل این همه نیرنگی تقدیر است که ارجن هر تو غالب
 آید و ترا بکشد تا چون همه کارها و البسته بقضای خداوند است ارجن و دیگر
 بهانه پیش نیست حالا التماس دارم که مرا نصیحتی فرمائی تا بران عمل نمایم بهیکم
 گفت که نصیحت من است که یا کوروان کی باشی و ایشان را در روز بدید
 نمائی اگر چه میدانم جائے که ارجن و کشن جوئی کی شده اند و کشن آتش یا ارجن
 میدهد و ارجن ازان آتش عالمی را نخواهد سوخت و کس شمش فائده ندارد

له گاڑی یا رتھ۔ له جدی سو۔ له کور و کاپالہ بہرگی یعنی کور و کون دن پورے ہو گئے۔
 له چتھر۔ له طسم یا جادو۔ له منحصر۔ له خدا کا مکم۔ له جس حالت میں له مل گئے
 ہیں۔ له ارجن کو بہتر کاتے ہیں +

اما ترا بہر حال کوشش باید کرد انچہ او گفت گرن قبول نموده پائے ادر
 بوسیدہ و داع شد و بهیکم را ضعف غالب شد و چشم پوشید پس کرن پیش
 در جودہن آمد و از آمدن او کوروان را از یک دل ہزاران دل شد و تقویت
 تمام یافتند در جودہن خواست کہ کرن را سردار لشکر سازد و تابع او شود
 کرن گفت کہ در ونا چارج و اسوتھا ما بزرگ ما ہمہ اند چه در وادئی خواندن
 و زوشتن و چه در فن تیر اندازی و جنگ کردن جائیکہ آنها باشند مرا میرسد کہ
 سردار و پیشرو لشکر باشم پس ہمہ با اتفاق پیش در ونا چارج رفتند و خواستند
 کہ بسرداری بردارند و قائم مقام بهیکم بسازند بنا بران در جودہن پیش در و
 نا چارج رفت و بالحلح تمام التماس نمود کہ سرداری و پیشوائی لشکر را قبول
 نمایند و گفت کہ من ہمہ وادیا را نیکو و زبیدہ ام دہر کس کہ باشد با و جنگ
 میکنم اما بجانب دہرشت و من دست بالانہی تو انہم کرد و از پیش او چنان
 میگریزم کہ برف در وقت طلوع آفتاب و بہیقین میدانم کہ اجل من بہت
 او نخواهد بود کوروان گفتند انچہ مقدر است متبدل نمی شود و حالا خود شما
 پیشرو و لشکر باشید و با عدا جنگ کنید کہ بی سردار مردم ما چنان می نمایند کہ
 کہ تن بی سردار بنا بر ضرورت بعد از مبالغہ بسیار در ونا چارج را بحال سخن نمائند

له نصرت له ہمت له معاملہ له سپہ سالار شہ عاجزی یا بحساری۔ له ہاتھ نہیں
 اٹھا سکتا ہوں۔ کہ قسمت میں کما ہوا شہ بد لا گیا۔ له جمع عدد یعنی دشمن
 له طاقت۔ موصف۔

تا آنکه سرداری لشکر با و قرار گرفت پس کوروان افواج را تقسیم کردند و صفها را ترتیب کرده آن ترتیب هر دو لشکر تا زمانی بود که با هم دوچار نشدند بودند بعد از آن که با یک دیگر رسیدند آن ترتیب برهم شد و غبار فتنه بر آسمان نیت و کراگان بالا سئیرتی آشیانه ساختند و فراغ و زغن بهمانی کشندگان آمدند و روزی برایشان فراموش شد و عقابان به بونے گوشت راه یک ساله را طے کرده بی جنگ آه آمدند و چنگال و منقار با پر ساختند و منظر روزی نویزدند و سواران در میدان جولان نمودند هر کدام حریف خود را طلبگار شدند ازین طرف و کراگان از آن طرف بدعوے برآمدند و در و ناچار ج که غول بود مقابل راجه جده شتر بیسکیم نکل و سدید شد و جماعه را که بهرا اول ایشان بودند به تیر در گرفت بدینک این حال و دهرشت و من از جائے خود روان شد و زخته در صف کوروان انداخت چوں در و ناچار ج محافظت ایشان می نمود و دهرشت و من را مجال آن نماند که کاری تواند کرد و پانڈوان از دیدن کوبه و رایات در و ناچار ج و جلدی او انگشت حیرت بدندان گرفتند راجه جده شتر دید که در و ناچار ج بر افواج پانڈوان غالب خواهد شد بارجن و دهرشت و من گفت که چرا جنگ نمی کنید و قدم بر مردانگی نمی زنید پس جده شتر و دهرشت و من و

شہ آپس میں مقابلہ نہیں ہوا تھا۔ شہ گڑھ۔ شہ جھنڈا شہ چوچ شہ فوج کا وہ حصہ جس میں سپہ سالار بذات خود موجود ہوتا ہے۔ شہ فوج کا وہ تہوڑا سا حصہ جو فوج سے آگے آگے چلتا ہے شہ سوراخ۔ شہ جھنڈے۔

وہیم وارجن و ابمن و کھروک و سپران در و پدی و دیگر سرداران و بہادران صاحب داعیہ ہمہ بہ یک بار جلدی برآوردہ بر و ناچار ج مثل باران تیر بار ریختند و لشکر اورا زیر نیزہ و تیر گرفتند او ہم شہادت قدم را کار فرمودہ و بر حملہ ہائے ایشان تاب آورده و سرور پیش انداختہ دست بسلاح برد چنداں کس را از مردم و اسب و فیل مجروح ساخت کہ از شمارا فزول بود بہیم دریافت کہ پلہ میخا ہد کہ دگرگوں شود از روی غضب بکلمہ مستعد شد و با در و ناچار ج جنگ بنیاد نهاد و آنچنان حملہ ہائے مردانہ برآورد کہ بدینک آن شیر مردان گل گل شکفتند و شغال شربان از ترس و بیدلی راہ گریز پیش گرفتند و در و ناچار ج بہرہا دوری کہ میر سید نام خود را ببا ننگ بلند میگفت و او را اعلام بخشیدہ زخم نمے زد و قالبانہ کا زرار میکرد گاہی یک تیر را بر جریدہ و پوارہ میکرد گاہی دو تیر را بہ نیزہ کی میکرد و کار بجائے رسانید کہ ترس او و دل پانڈوان بسیار افتاد و چوں برگ بیدیلز زیدند و تیر ہائے او روئی ہوا چنان گرفت کہ آفتاب پوشیدہ شد و نعرہ چنان مینزد کہ آواز شصت و صدای ارا بہ بیابا نمی رفت پس جماعہ لشکر یاں کپنڈ پیش آمدہ مقابل او شدند و چنداں کس را از ایشان بکشت کہ زمین از خون نم گرفتہ بود و ایشان را از پیش گریزانیدہ بود

شہ خواہش و ارادہ۔ شہ ہتھیار شہ صورت عالی بدتے والی ہے۔ شہ باغ باغ ہو گئے یعنی نہایت خوش ہوئے۔ شہ گیارے نہ ہیب واسے یعنی ڈر پوک آدمی شہ بڑولی شہ اطلاع۔ تیر شہ لڑائی۔ شہ آواز۔ چوچ۔

و نه اوشل باد بيسعت تمام هر چهار طرف ميرفت و بيش چو برق می
 درخشد و هر جا که ميرفت در خيال آن مردم چنان نقش بسته بود که گویا همین مان
 مثل صاعقه خواهد افتاد و از هیبت این واقعه دست و پاگم کردند پس بهم و
 وارجن و پسران در و پدی در وجه کاشی مقابل در و ناچار چ شدند و تیر با برو می
 انداختند و پیش از آنکه ایشان شصت بکشایند در و ناچار از تیر دتی چندان
 تیر بیانی انداخت که یگان یگان تیر برسیند های ایشان رسید و تیران گذشت
 و بزین افتادند و بدنگونه آتروز در و ناچار هر ان کس را بکشت و مجروح
 ساخت که پیش از آن کسی نکرده بود و القصد در وجودین در آن روز با در و ناچار چ
 گفت که چو صف پانژوان مغلوب می نماید و افواج ما غالب آمد ه می باید
 کرد که چند شتر و شتر گریه شود و کار امروز را بر فر دانیاید انداخت چو چند شتر
 را این معنی معلوم شد با رجن گفت که تیغ شنیدی که در وجودین با در و ناچار چ گفت
 تو که بارها دعوی میکردی که من تنها بر اے لشکر کوروان کافی ام امروز چرا بجان
 و دل نمی کوشی میباید که چنان بدرونا چارج و کویا چارج جنگ کنی که ایشان
 را از حال خود خبر نماند و بخود در مانند چه جای آنکه بگفتن من توانم پروا نت ارجن گفت
 که در و ناچار چ استاد دست او را بجان نمی توانم کشت و تا من زنده ام کسی

له تیری - له ایسا خیال کرتے تھے - له بی
 له گھبرا گئے اوسان خطا ہو گئے -
 له تیدی له عاجز آجائیں -

تر اینست و اند گرفت این فکرافت که در وجودین طر خود را بان خوش میکنند اگر ستاره ها از
 آسمان بزین ریزند و آفتاب زین طرف آن طرف طلوع نماید و از نزد خود جنگ نماید صورت
 ندارد و کینه ننگی من بجانب نگاه تواند کردین این سخن را دروغ نمیگویم و حرف من دروغ نیست
 بایں مدعا سوگندیم بخرم چون ارجن این سخن بگفت پانژوان بعد از پریشانی بجای
 جمع شده و گره بسته رو بروی در و ناچار آمدند و از هر طرف لشکر هائے
 تازه زور برد و ایشان آمدند ارجن کمان خود را بدست گرفت و تیری انداخت
 و در و ناچار چ نیز تیری انداخت و تیر های ارجن را می بُرید پس دهرشت وین
 بعد ارجن رسید در و ناچار چ تیری برد دهرشت وین زد که از آن تیر دهرشت
 وین بیخوش گشت و چندان تیر آتش با در و ناچار چ دیگر هم انداخت که روی زمین
 را سوختن گرفت و هر تیر او کوه سنگ گراں بود که از آسمان می افتاد و مردم را
 ضلح میساخت و همه تیر ها خون آلوده هر چهار طرف افتاده بودند چنانچه
 جوزهندی باشنگرف نقش کرده باشند و بزین غلطانند راجه چند شتر
 با برادران خود گفت که می یاید که هر کدام از ما با یک یک از ایشان مقابل
 شو پس سدیو باشکن جنگ میکرد و سدیو تیر با بیانی توفه کمان شکن را برید
 و بقی امد انداخت و هم بهلبان و اسپان ارا به او بکشت و مجروح تخت

له شیخی له متفق ہو کر -
 له تاریل - له ایک سرخ رنگ کا دوا -
 له زخمی -

و شکر نیز آنچه سهدیو کرده بود بجا آورد و در وید با در و ناچار ج رو برو شد و
 در و ناچار ج باده تیر و روید و پد راز و در و پد نیز بده تیر در و ناچار ج را بخرج
 ساخت بهیم با بنشت بجنگ پیوست و او را تیر میزد و او بهیم را نیز تیر گرفت
 و بیت دهنشت تیر بر جامب یک دیگر انداختند و بنشت رتبه بهیم را نیز شکست
 و او را پیاده ساخت بهیم نیز بگز رتبه بنشت را شکسته مکافات او نمود و او
 شمشیر و سپر بدست گرفته بجنگ بهیم آمد هر دو با هم در میدان آمدند چنانچه
 فیلست با فیلست دیگر بر اقتدر بر مقام رویدل بودند و هر شش کیت
 با کر پا چارج حریف بود و مقتاد تیر دهنشت کیت بر کر پا چارج رسید که بعضی
 از جوشن او گذشت و بعضی بکر پا چارج رسید که کر پا چارج نیز دست
 بدست بجای یک جزای عمل او را با و باز نمود و از عمد مکافات برآند او
 راز تیر نهال ساخت تا آخر روز جنگ در میان آن هر دو طائفه قایم بود
 و ساتک و کرت بر ما حریف بودند پس طور دهنشت و سن با سمر ما جنگ
 میکرد و کرن با احتیاط تمام بر گرد لشکر خود بر می آمد و از هر طرف خبر داری میود
 و بی گذاشت که تیرهای پانزده ان بشکرا و بر سندهرگاه که میدید تیر باران
 بر مردم اومی آید آنرا در هوای برید ازین چالاکي کرن دوست و دشمن حیران

له توڑ کر چورا چورا کر دیا - له بدله - دست بدست - یعنی ہاتھ کے ہاتھ -

۳۸ ایک ایک -

۳۸ ذمہ داری -

بودند راجہ راجہ بہر ای فوج خود جنگ با کرن رو برو بخانیم تم تعجب شد و کرن برو صبر دانش
 تیر باران کرد و بہگت باور و پد مقابل شد و سکتندی باہر رتھ و بجنگ پیوست سهدیو
 یا سمدت حریف بود و بہر کدام با حریف خود سرگرم جنگ بود و کہر و کہر با المیس جنگ میکرد
 و ہر دو کس چند ان جنگ کردند کہ در تقصیر بر نیاید را جسم پور و با
 ابھن مقابل شدند و پور و در تیر ہای خود ابھن را پوئید و ابھن اگر چه از دست
 او زخم تیر خوردہ بود اما ماناں چتر دپو و چتر اورا خرد بشکت و بہ پنج تیر دیگر ہر
 چہا را سپ و لایہ و بہلبان اورا تھی ساخت و تیری دیگر برزہ کمان نمادہ
 بخو است کہ آن راجہ را بکشند دین میان پور و بد و تیر آن تیر و کمان ابھن
 برید ابھن شمشیر گرفته گرد سر خود میگرددانید و بازی کناں فی رفت و حملہ
 بر رتھ او آورد چوں شمشیر برو کار گزشت در غلاف کرد و موسی سرا و اگر رفتہ
 بر زمین میکشید ناگاہ جید ہرت بہم دپور و آمد ابھن پور در انیم مردہ گذاشتہ
 شمشیر بر رتھ جید ہرت تہ زود و جید ہرتہ بر خاستہ با ابھن دست و گریبان شد و
 ماتم کشتی گیران با ہم در افتادند و چوں ہر دو کشتی متصافن بودند با یک دیگر
 کشتی کردن گرفتند تا در حملہ می کردند ہیچ کدام غالب نہی توانست شد تا آنکہ
 ابھن برود دست یافت و نزدیک بود کہ جید ہرت را بر زمین زند ناگاہ او

۳۹ دشمن - مخالف -

۳۹ لڑنے کا -

۳۹ غالب آیا -

خود را خلاص ساخت و باز پس گشت در آن صحن که جید همت را روگردان
 شد ابمن خنجره کرد و این حالت را مثل میدید از خشم رتخه خود را رانده بر سر
 ابمن آمده نیزه را حواله ابمن کرد ابمن آن تیره را به تیر برید و فی الحال نیزه
 بدست گرفته بر مثل زد که بر بهلبان مثل افتاد و بهلبانش مُرد پس ابمن
 دست در کمر مثل انداخت و او را از رتخه بر زمین آورد چون او را بی سلاح
 ساخت تعظیم و حرمت او را نگاه داشته چیزی با او نگفت مبارز دیگری طلبید
 درین وقت پانڈوان و سرداران بزرگ که جانب ایشان بودند بر ابمن
 آفرین گفتند و فریاد هائے بلند برداشته اظهار خوشحالی و شادمانی نمودند و
 مانند شیر غران تعره میزدند و پانڈوان از دیدن این کار شگفته شدند و کوروان
 را بدیدن این حالت شرم و نجالت دست داد و بد حال شدند همه یکبارگی گشت
 بر ابمن کشتادند این بود حال جنگ روز اول از جمله پنج روز جنگ در ونا چارج
 و روزیازدهم از ابتدائے معرکه بعد از آن شروع در جنگ روز دوم خواهد
 شد چون سخن باین جا رسید سخی بد همت تراشت گفت که روز اول که در ونا چارج
 را بسرداری برداشتند و آن طور جلالت و بهادری نمود که دوست و دشمن
 سوای حرف آفرین بر زبان نیاوردند و کوروان میگفتند که امر فر پشیری لشکر

له فرأ - له عزت - له جگجو - لهنے والا - له دهاڑتا ہوا
 له شرمندگی ته ماسل ہوئی -
 له دیری ته واہ واہ -

بر کسی قرار یافتہ کہ بہتر از بہیکم تمامہ است و خوشحال بودند پس دہر تراشت
 پُرسید کہ قصہ فرود آوردن ابمن مثل را از رتخہ و تحسین نمودن پانڈوان ابمن
 را شنیدم حالاً بگو بعد از آن کار مثل بجا کشید و جنگ ایشان بر چہ وجہ واقع شد
 سخی گفت و تفتیکہ ابمن مثل را فرود آورد و ساعتی مثل نفس خود را راست کرد و
 گرز کلاں در دست گرفتہ از روی خشم متوجہ جنگ ابمن شد بہیم این معنی را در پانڈوان
 کہ با وجود خور و سائے ابمن باش جنگ نمودہ اورا از ارا پُہ فرود آورده ماندہ
 شد ہما شد بنا بر آن اورا پس پشت انداختہ قدم برای جنگ مثل پیش نہاد ہر دو
 بگرز جنگ میگردند و فنون و ہنر ہا را کار فرمودہ در مقام رد و بدل بودند و
 چندان جنگ کردند کہ بیچ پہلوانی کشتی گیر نہ کنند تا آنکہ سرور و شکستہ و اعضا
 مجروح شدہ در خون غرق شدند و کرت بر ماچول مثل را کمزور یافت و بہیم را
 برو غالب دیدار اہر خود پیش کشیدہ و او را برابر انداختہ بُردا و در آنوقت آن
 چقال از ضرب بہیم بی شعور بود کہ در رنگ سرستان زمین را از آسمان نمی شنخت
 و کوروان بدیدن این حال مجال ایستادن نہماند و چنان زد بگریز نہادند کہ رمہ کو سفند
 از پیش گرز بہیم سین تعاقب او نکرد و بر جائے خود قرار گرفتہ گرز را بر سر می گردانید
 و فریاد میزد کہ کجا میروی باز نمیگروی درین ہنگام ہر پنج برادران پانڈوان یکجا
 شدہ طبل شادی نواختند و مبارز دیگر طلبیدند *

له تعریف کرنی - له مثل کے معاملہ کا کیا نتیجہ ہوا -
 له شکل - صورت - بنا بر آں معنی اسوجہ سے -
 له داؤتیج - جلتے لاشے بے ہوش - له پھاکرتہ ... - له جگجو لاسنے والا

انتخاب

نامہ خسروان
ہوشنگ

پورسیا مک پسرزادہ کیو مرس پادشاہے بود بادانش و خرد بے نامہ
وردانشوری نگاشته کہ یکے از انما را جاویدان خرد گویند بر خے از ان راجن
سهل دریافت کردہ بزبان تازی در آورده دیدار آن نگارش نشانہ است
از پیرو دانش و پیار سیان برانند کہ ہمیری دانشہ و از بسیارے داد گتری اورا
دادے نامیدند و این گروه نخستین بنام پادشاہ دومین است کہ پیشدادیان مے
نامند بر خے اورا ایران نامند و این کشور را بنام و نے خوانند پارس و زردشت
نخستین نیز گفته اند پارسیان گویند اوریس ہمیر او سالما در جہان بود چہل سال
جہان داری کرد و ہمیر بر سر نمود آہن از سنگ بیرون آورد و از ان ساز جنگ ساخت
از پشم و پوست روباه و سمور زیر انداز کرد کار نیز ہا در آورد و بر آ بادی استخر کہ پائے

لے بیٹا - لے ہمیشہ کا - لے عربی - لے طاقت - لے دوسرا - لے کچھ لوگ - لے بادشاہت
لے تاج - لے ایک سرنی مائل رنگ کا جالوز - لے پانڈاز یعنی پاؤں پو پھنے کے واسطے
چڑھے کا کھڑا - لے نہیں۔

تحت بودہ میفزود و دو شهر ساخت شوش و بابل اگرچہ بر خے بر آنند کہ بنیاد
بابل از ضحاک است روزے جلے نشین خود ہمورس را خواست و گفت
لے فرزند دلیند مرا براتے راسے دور تنے پیمان فریر کئے ہوش و بسیار
دانش تو امیدے بزرگ است پیدا است کہ در نماؤت نگارش و انائی است
و مادہ شہریاری پس از من توئی اینک کشور یہ تو گذارتم و تو را یہ بھمدارے
مردمان برگما تم این بگفت بہ ذمہ بنیاگان خود ستافت و در آن جایگاہ ہانگامیک
کہ جہان ناپایدار را پدید رو و گفت ہمیر شش یزدان پر دانت از اندر زہائے
اوست کہ در جاویدان خرد مے فرماید و آن نامہ ایست کہ ہوشنگ نگاشته ہ

اندر زما

آغاز و انجام سوے یزدان پاک است و یاری از دست ستایش اورا
سزاست ہر آنکہ آغاز شناخت ستایش پیشہ کرد و آنکہ از انجام آگاہی یافت
بندہ شد - ہر کہ یاری از ودانت فرودن گشت کیسکہ از داد و دہش دے
آگاہ شد یہ ہندی گردن تہاد و از سر کشتی چشم پوشید فرمود بہترین چیزے کہ
از خدا بہ بندہ رسد دانش ایں جہان و آفرین آن جہان است خوشترین آرزوے

لے پیارا - لے مقلندی - لے ظاہر - لے تیری سرشت یا غیر شے اثر - لے لائق - قابل -
لے قہر - لے باپ دادا - لے خدا - لے مدد - لے تعریف - لے لائق مناسب - لے عاجزی
کزیرا لے بخشش و کرم - لے بخشش۔

که بنده از خدا فاروق مندرستی است نیکوترین سخنان سائش یزدان پاک. نیکوکار
 چهارگونه است. دانش. ودوست داشتن آن. پرمهیزگاری.
 پاک نشی. دانش دانستن آیین است ودوست داشتن دانش بکار
 بردن. آن و پرمهیزگاری نیکتابای اوست پاک نشی نابود کنی خواهشها. فرمود
 هر کیش مانند خانه الیت که در پایمهائے چند بزرگ پامانده باشد هرگاه بر پایه
 زیان تر سوبه آبا دئے آن نکوشند بزودی پایمهائے دیگر ویران شود و آبا دئے
 آن خانه دشوار گردد پس اگر یکے از اینهائے کیش را زیانے رسد چشم از آن
 بپوشند رفته رفته آینههائے دیگر بویرانی کشد و کیش بجائے مانند فرمود که خوسے
 بندگان یزدان بچار پایه پندیده بر جاست. دانش و بر و باری پاکد استی
 و داد. دانش به نیکویی برائے دست یافتن به نیکویی است و دانش به بدکاری
 برائے پرمهیز از آن است دانش و کردار چون جان و تن اند دانش بیخ است
 و کردار بر دانش پدراست و کردار پسر دانش به کردار پندیده نباشد کردار به دانش
 بانجام نرسد نیز فرموده که تو نگری در بے نیازی است و آسائش و گوشه نشینی آردی
 در گذشتن از خواهشها لے زبان کار و راستی و دوست کاری و بزرگواری در پرتو آهشی
 هم گفته است بیرون آواز مندی را از دل خود تا باز شود بند پائے تو و آسائش

له فیت یا سرشت کی معنائی. له قانون. له مبر. له تذهب. ه قائم له نقصان
 له دست یا مرمت. له آهگی یا واقیت له غلبه. له عمل له ہیں.
 له لاپروائی له لاج.

یا بدترین تو میفرماید تمام گار پشیمان است اگر چه ستمدشش کند و تکمیش آسوده است
 اگر چه ستمز نشش نمایند فرمود تو نگری در خرسندی است و در روشی در جستن لوا نگری
 سپاسد اسبے نیاز است اگر چه برهنه و گرسنه باشد بسیار بجا اگر عمده گیتی از دست
 درویش است آرزمند اگر همه دارا سے جهان باشد تنگ دست است و لیری چو دلی
 است و پانماندن در کارهائے بزرگ و نیکبایا بودن از رنجهای درونانک پندیده
 سرشت بخشش بجا جو امر دی است خود داری در نیر و مندی بخشش است و پیش
 بینی به هنگام استوارتی کار میفرماید لگام آسائش در دست اندوخته آسائش
 زیر بار رنج است فرمود مردنت نزدیک است حد دست تو نیست روز خوب
 باتندی در گذرند دئے نگذرد که روزگار بگذرد میفرماید گرامی دار مرگ خود را
 و پیوسته نگران باش او را فرمود هنگام میکه آسائش تن با تو تو کرد از مرگ بیندیش دے
 که از آسائش خوشنود گردی اند و همین باش از رنج که بازگشت آسائش بسوسے
 اوست و دیگر گفته نری بهتر از سختی و آهنگی خوشتر از شتاب کردن است گوید هنگام میکه
 پادشاه بر دست شود اندیشه اش کج گردد و راستی از او پوشیده ماند شنونده
 را سزا نیست که سخن گوینده را نینو خندد مگر در چار جا نخستین گوید نادانے در بیرون
 رنج نیکبایا است. ووم خرد مندی با کسے که باو نیکی کرده باشد دشمنی کرد.

له نظیم له علامت. له خوشدلی. له پادشاه.
 له همت له مناسب. له موقع پر. له مفسر بی. له جلدی له بڑا. له بجه له همیشه
 له منتظر له خیالات.

سیوم زن زشتکار پرده دارست - چهارم آزمند باندکے شکلیا است
 میفرماید سہ زبان است کہ چاره پذیر نیست و شمنی خوبشان - رشک ہمسراں
 خواست خسروان باند و ختمہ دیگران سہ نیکو کاری است کہ زبان پذیر نیست
 پرستش و نمایان نمودن رائیکبائی و انشواران - داد و پیش بزرگان و دیگر
 سہ چیز است کہ سیری ناپذیر است تن آسانی - زندگانی اندوختنی - فرمودہ بچہ
 را کہیزدان فرستد چاره نداد و بہترین دامن و ہائے آن مرگ ست بدترین
 اندوہ ہا خواہش زینتن این جہان و گفتہ سہ چیز در گیتی خوشی است و سہ چیز اندو
 ٹیکبائی بہرچہ پیش آید - اندوہ روزے فر داند خوردن - سپاس نیکو کاری -
 رنج آزمندی - خواست از مردمان - آرزوے چیزے کہ پیشائی آرد - فرمود
 چہار چیز بختنایش است - بنیاد و ندادن - زن خواستن - زرد آدن - وارستہ
 بون و چہار چیز رنج است - زن و فرزند بسیار - تنگدستی - ہمسایہ بد - زن
 نافرمان و سختی ہائے چہار است - پیری و ناتوانی - بیماریے کہ در زاد بوم
 خویش نباشد - دام فراوان - دورے راہ پیداگی - و گفتہ زن نیک سالی
 مرد و آبادئے خانہ ویاری دہندہ بر نیکو کاری است فرمود کہے کہ نتواند
 چنین کار ہا کند اورا مرد متوان گفت بازن کارزار کند و پیر وزی نیاید

لہ بدکار لہ لایچی - لہ برابر و لہ آزدو - لہ بڑے آدمی - لہ بیاری بکلیف -
 لہ آتاد - لہ پیدا ہونے کی جگہ لہ فرض -
 لہ خوشحالی - لہ بڑائی - لہ کامیابی - فتح -

بنیاد ہند جائے را و بانجام نہ رساند گشت کند و ندرود - و سہ چیز است کہ خود
 مندان باید از یاد و بربند - ویر آئے بچمان - دیگرگون شدن آن - پنجمائے
 اول کہ چاره پذیر نیست - دو چیز است کہ فراموش نباید کرد - خدا و مرگ و دو
 چیز است کہ از یاد باید برد - نیکی کہ یکسے کنی - بدی کہ کسے تو کند - نیز گوید نہ
 باز رو بے نیاز تو ان شد و نہ خود آرائی جوان و نہ بدار و نہ درست - اگر تو را
 چہار چیز باشد در گیتی بر خود دار خواہی بود - نانے کہ از کار خود بدست آری - پایدار
 در دوستی - راست گوئی - پاکد آئینی - فرمودشش چیز در جہان کامرانی است -
 خوراک گوارا - فرزند نیک - زن ہمراہ - ہمیشہ مہربان سخن راست -
 دانش فراوان - فرمود فر و پایہ از آموزگاری بہ نگر دو - چنانچہ از آہن
 پست شمشیر گراں بہا متوان ساخت - نیز از دست کہ سہ چیز در سہ جاسود مند
 ہست - گذشت در ہنگام گرسنگی - خود داری در شتم بخشش در تنگدستی -
 گوید خود مندان را بچیز نیامدنی امید نیست و چیزے را کہ در خود ندادند
 نخواہند و کارے را کہ نتوانند بگردن نگیرند فرمود ہشت چیز از بے آزمائشی
 است - ختم بے مایہ بخشش - بچا - رنج در تہ کاری - نشا سخن دوست
 از دشمن - راز گفتن با بیگانہ - گمان نیک در بارہ مردم نیاز مودہ - باور

لہ نہ بولیں - لہ بناؤ سنگار - وضع داری - لہ پہل پانوالا یعنی فائدہ اٹھانوالا
 لہ لذت - مزیدار - لہ ساتھ دینے والی -
 لہ کمیتہ - لہ گھٹیا - لہ برداشت یا اعتدال لہ اپنے آپکو تابوں رکھنا لہ مناسب لہ بدکاری لہ

کردن سخن بے هردان . بسیار گفتن در هنگامی که سود و نخبند . فرمایش است
 که هر کس به کنگاش کار کند همواره آسوده است . بد دستے پادشاه متنازه که
 نزدیکان او با تو دشمنی ورزند . فرمود پادشاه راستی نشاید چو ادبگهبان
 کشور است . و شائسته نیست که گهبان را دیگرے گمرداری کند . می فرمایند
 در بیج جا ازین گفتار دور مباحث و خود را اندر گهین ساز چه روزگار دشمن
 فرزند آدم است پس به پدیز از دشمن خود چون اندیشه در کار دشمن خود
 نکنی اندر دیگران برائے تو نشاید *

تممورس

آنانکه پاری از تازی شناسند دانند که تممورس با طاووش از زبان تازیان
 است چنانچه کیومرذ و کیومرث . طهورت نیز تممورس است . تمم در پاری
 دلیر را گویند مانند تهمین پس تممورس پهلوان زمین است پس با بنییره هوشنگ
 بود بر خه بر آند که ویرا برادرزاده است او را دیوبند می نامند پس از
 هوشنگ با وزنگ شهر یاری نشست و به گمرداری مردمان که نسبت با این
 کے کار داشت و سیگفت مردمان هر کسے خواهند نگاه دارند به پیمان

له مشوره . له مناسب . مخزون له انسان . له زمین ملک .
 له پوتا . له تخت شاهی .

اینکه پا از راه درست کاری بیرون نه نهند پا نقد سال پادشاهی کرد و ویرا
 دستورے بود خردمند که به نیروے دانش و بزرگوارے منش امر آرد روزگار
 خویش بود پادشاه به همدستے دستور با بامے کشور و گمدرائے لشکر
 مے پرداخت چند تن از بزرگان بدستور رشک برده . تخم دشمنی شاه نیز در دل
 کاشته و این سخنان را بهمانه کرده آغاز سر کشی نمودند می گفتند اگر چه شاه و دستور
 در بگم هدارے مردمان بے مانند شاید هوشنگ که پیری را بهمانه ساخته گوشه
 گیری گزید و دوباره بر گرد و این روش تازه را نیکو نشمارد پادشاه و دستور با بگم
 گردن کشان بالمشکرے آراسته آماده کارزار شدند اگر چه سر کشان پشیمان
 شده پوزش خواستند تممورس سخن ایشان نپذیرفت و آنها را بسزاسانید
 فرگیان بر آند که هوشنگ برادرزاده خود تممورس را در روزگار زندگائے
 خویش بجهائے دیگر فرستاده بود پس از گوشه گیری وے مردے پیدا
 غده چنیں و انمود کرد که تممورس و جائے نشین هوشنگ تمم . این بود تنه چند
 از بزرگان سخن او را با ورنه داشته بکین خواهی برخاستند در روزگار وے هوشنگ
 سائلے بزرگ پدید آمد بزرگان را فرمود بخوراک شبانگاه ساخته خویش با ملاو
 بدر ویشان دهنند بنیاد روز ه از ان روز شد گویند مرگ هر گوی بزرگ پیدا شد

له وزیر . له سرشت . طینت . له سردار . له مدد . له خوشحالی
 اقبالندی . له معافی . له مراد و یا تھا .
 له ظاهر کیا . له خطرناک و یا :

ہر کراد بلندے سے مرومانند ویر از چوب و سنگ فزر ویم سے ساخت
 و پوسہ در آن سے نگرست ببت پرستی ازان روز پدید گشت و سپاہان او بنیاد
 نهاد از سخنان آن شہر یار است باندک نیکبانشدن نیکوتر است از بسیار
 خواستن نیز فرمودہ پادشاہ نیک اندیش باید کہ در گاہ ختم و برتری آن کند کہ
 در ہنگام آستی و پستی بانجام تواند رساند۔ در فریدوں نامہ آورده کہ روزے
 گنہگار سے راتمورس فرمان بچشتن داد و سے زبان بد شنام کشا و پادشاہ
 اورا رہا کر دفرمود کہ چوں مراد شنام داداگر اورا بنسرا رسانم برائے آسائش
 دل من خواہد بود تیرا سے پاس آیین *

جمشید

ناش تجم و چوں رویش مانند جمشید سے در خید جمشید گفتند۔ تمورس را
 فرزند بود جمشید و سے را برادر زادہ است پس از تمورس خرد مندگان و بزرگان
 پارس برا و گرد آمدہ یاد رنگ شہر یاریش نشانیدند پیروز سے روزگار و سے
 روز افزوں بود ہر چہ بر نیکو کاری سے فرزند دکان مرا و در دل مردمان
 بیشتر جائے میداد و در جوانی مانند پیران کار دیدہ بود بر بنیاد اتخر بفرزند و د

لے شہر امنماں لے صلح لے گالی۔

لے لھا۔ لے آتھاب۔

لے جمع ہو کر لے کامیابی۔

چنانچہ از حق کہ تارا کر در ایک سرہ آبادان ساخت بنیاد و سرائے بلند پایہ نهاد
 کہ تخت جمشیدش نامند و ہنوز رنے ازان بنیاد پر پاست و چہرہ ہائے نگاشتیہ
 اش بر جا ست۔ جہان گردانے کہ از پارس گذر کردہ انداز دیدار آن نمایا
 در شگفتند و ہنوزہ رو شہائے نیکو کہ اکنون در میان مردم است آنجا

پدیدار است و چنان سے نماید کہ در آغاز جہان پیش از آنکہ دیگران ہنرمند
 شودند پارس میان دانشور ہنرمند بودہ اند چوں آفتاب در تختین خانہ ...
 بہار شد و روز و شب برابر گشت در آل کاخ بختنت وزیر دستار را بنویذ
 داد گتری خوشنود کرد بر آ نماز و رسم افشا ند و خوش یکا مرانی پر داخت
 و آل روز را نوروز نام نهاد کہ ہنوز پارس میان آن چین را بر پاسیدار بند۔ فیسا
 غورث۔ یونانی در روزگار و سے بودہ سازد و آواز را برائے سر خوشے
 ایں شہر یار از نو پدید آورد گویند با وہ در روزگار ایں پادشاہ پیداشد چنین
 داستان کردہ اند کہ جمشید انگور را بسیار دوست میداشت فرمودہ بود در رخے
 انگور فراوان رختہ تا در زمستان بخورد چوں سرا و باز کردند انگور را در گروں و
 و آب آن را چندان تلخ یافتہ بود کہ شاہ او را زہر مند داشت در پشت خم نوشت
 کہ نہ ہر زمین است کینزے کہ برنج سر گرتار و از زندگی بنزار بود برائے نابودے

لے باکل۔ تمام۔ لے دنیا کا سفر کرنے والے۔ لے محل۔

لے خوش نمبری لے لطف۔ لے شراب

لے پند کرتا تھا۔ لے درد۔ لے موت۔

خوش در پنهانی ازان بیاشامید در خواب شد پس از بیداری خود را از رنج
 رسته دید شاه از سود آن آگاہی یافتہ بنوشید تا رفتہ رفتہ زہر کشدہ مانند
 آب روان آشامیدہ شد۔ شہر یار و گردہے کہ پیرامونش بودندے برائے
 شادمانی پیوستہ ازان مے نوشیدند و آزان شاہ دار و دام نہادند داستان جام
 جم ہنوز بزر با نناست مردم را بچا بخش کرد (۱) و انتمندان (۲) جنگیان (۳)
 بزرگران (۴) پیشہ وران از برائے ہر شخصہ سرکاران گماشتے کہ روز بروز
 از کردار ایشان ویر آگاہی دہند اندازہ فرسنگ نیز از دست۔ گویند پیش
 از جیشد گاہ جنگ جز چوب و سنگ بکار بردہ نئے شد آیین تیغ و نیزہ ازو
 دست۔ کشتن و رشتن پنہ و ساختن جامہ و رنگارنگ کردن آن را بگردان
 آموخت شناوی و فرورفتن در آب و بیرون آوردن مرورید نیز از دست
 ہمہ نویندگان بر آتند کہ بزوان پرتی را از دست دادہ خود را خدا خواند پارسیان
 را چنین گمانے نیت۔ گویند جیشد پیمبرے بود سز انہ از مردم زیر دست
 خویش پیمان خواست کہ پیرامون گناہ نکرند تا خدا بیماری و رنج مرگ را از
 آنہا بردارد مردم چندے بزر سر پیمان خود بودند سر انجام پیمان شکستہ
 یہ گنہگاری کوشیدند بزوان برائے گوشمال مردم جیشد نیکو کار را از میاں

لہ چھپ کر یا چوری سے۔ لہ اس کے قریب۔ لہ مکروہ حصہ۔

لہ کسان۔ لہ انہ۔ لہ کوس۔ لہ روئی۔

لہ تیراکی۔ لہ قلعند۔ لہ اپنے مہدی قائم رہے۔

ایشان بڑو و ضحاک تمگارا برابر ایشان برانجخت تا خون آنہا بر خیزت گویند ہفت
 صد سال پادشاہی کرد راستے این سخن را بزوان مے دادہ نویندہ چہار چہن
 نارتان کہ از شہر یاران و پیمبران پارس گفتگو میکنند برانست کہ جیشد ہماں
 پیمبرے است کہ تازانان سلیمان مانند ۴

لہ عرب کے باشندے۔

انتخاب

سفر نامہ شاہ ایران

بار دوم

روز پینشنبہ سلخ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ

پانزدہ روز از حیدرآباد روز گذشتہ صبح زود توپ اعلام سفر فرنگستان کہ مدت مصمم شدہ بودیم انداختہ شد۔ از در باب ہمالیوں بیرون آمدیم نائب السلطنتہ و متوفی الممالک و سپہ سالار اعظم و جمیع نوکر ہادیب ہمالوں حاضر بودند سوارا سپ شدہ از در فازہ کمرک بیرون رفتیم ہوا از گردوغبار تیرہ و تار بود قشون و افواج ہم تا آن طرف امام زادہ جن صف کشیدہ بودند مستمد الملک کہ در طهران نائب مناب سپہ سالار اعظم است با صاحب منصبان

شہ ناصر الدین شاہ - شہ جمعرات شہ ہینے کی آہزی تاریخ - شہ خیر دنیا شہ توپ چلانی گئی - شہ وزیر اعظم یا داسرائے شہ دفتر کا اعلیٰ افسر - یا سکرٹری - شہ پولیس - شہ قائم مقام -

نظام و توپخانہ و افواج و سوارہ وغیرہ ایستادہ سوارہ و پیادہ زیادتی خوب منظمی بودند پس از سان قشون و گذشتن از صفوف افواج و سوارہ بکاسکہ نشستہ متوفی الممالک و نمایندگان و وزیر اورجاں دولت مرخص شدہ

رفتند و ما را ندیم برائے قمریہ حسین آباد حاجی سلیمان خان شب را آنجا مانیم جمع غرہ ربیع الثانی یضریہ کرج رفتیم۔ شنبہ دویم منزل سنقر آباد بود۔

یکشنبہ سیوم از آنجا بکازان سنگ رفتیم نائب السلطنتہ و ہمراہان او کہ در رکاب بودند از آنجا مرخص شدہ مراجعت کردند اعتضاد الدولہ ہم کہ بانائب

السلطنتہ بود مرخص شدہ رفت۔ دو شنبہ چہارم بقزوین رفتیم اردو را در ہزار جریب کہ قریب ہشہراست زدہ بود۔ سہ شنبہ پنجم در ہزار جریب اتراق

شد با شدیدیے میا مدایں روز نامہ را امروز در ہزار جریب منیسیم۔ خیر تلگرافی امروز از طهران رسید کہ والدہ اعتضاد الدولہ کہ از صبا یائے نائب

السلطنتہ مرحوم بود فوت شدہ است۔ حاجی ملا ہادی مدرس ہم در طهران مرحوم شدہ۔ خلاصہ ایشار اللہ تعالیٰ از سر حد ہمراہانے کہ فرنگستان خواهند

آمد و کسانیکہ بطهران مراجعت خواهند کرد خواہیم نوشت۔ چہار شنبہ ششم ہم در ہزار جریب اتراق شد متصل با دنیا آمد ہوا گردو خاک و مہ

شہ پولیس شہ باقاعدہ۔ ترتیب دار۔ شہ لافظ۔ معائنہ شہ گئی۔ گاڑی۔ شہ رجال جن ریل یعنی آدمی۔ دولت یعنی سلطنت۔ سرکاری آدمی۔ شہ رخصت دئے گئے۔

شہ پہلی تاریخ۔ شہ دایمی شہ لشکر گاہ۔ ڈیرا۔ شہ مقام۔ شہ جمع میہ یعنی لوکی شہ رحمت کیا گیا بختا گیا یعنی مر گیا۔ شہ اگر خداے برتر چاہے۔ شہ برابر استواتر۔ شہ کوہر۔ یا پالا۔

وسر بود و چسباعت بغروب مانده رفتم بشهر از محله راه کوشک بدو تختانه
 در اطاق رکنیه که دیوان خانه و دار الحکومت عضد و الدله است نشستم علی
 و شاهنرادگان و اعیان قزوین بحضور آمدند عصری مراجعت بار دو شد
 ضیاء الملک حاکم گیلان که دیروز از گیلان آمده بحضور رسید پنجشنبه
 هفتم بقریه سیاه دهن که آخر خاک قزوین است رفتم پنج فرسنگ
 راه است اما تمام راه جلگه و صحرای بسیار خوب سبز و مخرم و پر گل است
 دہات آباد از محال قافازان و دشت آبی قزوین سر راه و کنار صحرای بود
 اقلب مال این الزعایا و نسویان اوست سیاه دهن هفتصد خانوار است
 جمعیت زیاد و باغات بسیار دارد و ایوب القاسم خان نواده ناصر الملک
 در نهار گاه دیده شد بچاپاری از راه آذربایجان پارس برائے تحصیل
 میرود حالا اول شگوفه همه جا ست طهران ہم روزیکه بیرون آمدیم شگوفه
 زرد آلود و کوچ و بادام باز شده بود خلاصه دست راست قریه سیاه دهن
 محال قافازان است جمعه هشتم بقصبة ابر میر ویم متجاوز از هفت فرسنگ
 راه است بکالک نشسته رانیم طرف دست راست راه کم آبادی است
 اما ستره گل و بوته دارد و تا یک فرسنگ منتهی به کوہستان میشود اما کوہها

له عمل - له دفتر کا کره - له جمع عن معنی آنکہ یہاں امرات مراد ہے له تیرے پرشہ مرغزار
 چراگاہ - له پرگنہ - صوبہ - له دقادر رعیت - له رشتہ دار له گہر کہنے پر لہ پوتا - له بیج کی وقت
 له بطور لٹی کے - له روپیہ وصول کرنا - له زیادہ - له جھاڑی - له ختم ہونے والا -

بے برف راہ کرشکین طرف دست راست و آن راہ نزدیک تر است اما
 کالک نہ میروند و تلگراف و چارخانہ و آمدوزت عمومی انہیں راہ سیاه دهن
 است طرف دست چپ زرش کوہ و ترو محال خرو و قزوین است دہات آباد
 حاصل خیز و جمعیت دارد مثل تریجہ و نماند ضیاء آباد فارسی چین خالصہ و غیرہ نہاد
 بقعہ کوہ افتادہ است پیدا بود اما تا کوہ دو فرسنگ بیشتر راہ و کوہہائے
 برف دار است و پشت آن کوہ خاک خرقان است دست راست محال
 آہو دارد و آخر خاک قزوین فارسی چین است اول خاک خمسہ قزوین این دہات
 از رود ابر شتر کوہ میشود ہمہ دہات جمعیت زیاد باغات خوب و اشجار شگوفہ
 دارد و دشت دست راست مقابل قزوین کوہے سنگی پیدا بود معروف بہ شتر کوہ
 کہ شبیہ است بکوہان شتر بعد از قریہ قزوین قمر و قمر و قمر و غیرہ است تا بیشتر
 بشریف آباد خالصہ تیرول از جودان مخصوص کہ ذیہ معتبرے است بعد با بہر
 رسیدیم کہ قصبہ بسیار بسیار معتبر مثل شہریت مساجد و حماما و کاروان سرائے
 متعدد دارد و در و رانیم فرسنگ ہم بالاترا از قصبہ بہر زردہ بودند راہ دور
 و جاے بدے بود مدیقلیخاں و ساری اصلان و حسین قلیخان پیش بشکار
 آہور قنہ بودند عصرے با کمال سختی آمدہ بیچ شکارے ہم نہ کردہ بودند آہو

له سفارتخانہ - له بہت آبادی - له نعلیں - پہلویں - له سیراب
 له بیج شتر یعنی دشت له جاگیر - له گاؤں -
 له بڑا - له بہت سے - له تہکان -

پیدا کردہ آبا جیکہ رم دادہ بودند و آہو سوار ہائے بختیاری زردہ بودند
 یک مادہ آہوئے خستہ بیچارہ آمدہ جلو کاسکہ صنیع الدولہ خواہید محقق پیادہ
 شدہ با ساچمہ زردہ بود عباس میرزا و مظفر الملک و علی قلی خان و بابر میرزا
 در اہرے نشینند و میرزا ابوالفتح امام جمعہ اہر مدہ بحضور رسیدند شنبہ
 نم در اہر اتراق شد با ذریاوی آمد ایجا ہا یا دید بسیار است یکشنبہ وہم
 بصان قلعہ خالصہ کہ تمول اصطبل توپخانہ است با دید برویم بفسار الملک
 حاکم گیلان نشان تماشال التفات شد یکا بسکہ شستہ رانیم راہ امروز
 صحرائے وسیع سطح پر سبزہ الیت دست راست بقاصلہ یک فرسنگ
 کوہہائے بزرگ برف دار است و پشت این کوہہا خاک طارمست ہات
 میر شکار از قبیل چرک والوند و خراسانو وغیرہ دست چپ رودخانہ اہر
 است آب رودخانہ درین فصل بقدر پنجاہ سنگ بلکہ زیادتر گل آلود بود
 اما تہ تابستان دوسہ سنگ بیشتر آید۔ قنوات خوب معتبر دارند کہ این ہمہ
 باغات راز قنوات آب میدہند قدرے کہ رانیم بخرم درہ رسیدیم کہ قدرے
 از آن خالصہ است از بانی ہم وارد اما عجیب درہ الیت باغات و اشجار
 زیاد وارد یک فرسنگ طول باغات است و تازہ درختہا سبز شدہ کم کم

لہ غنچہ۔ لہ رہتہ ہیں۔ لہ نما۔ لہ نسران۔ لہ ہرانی سے دیا گیا۔
 لہ نہرن۔ لہ سرکاری
 لہ خاص آدمیوں کی ملکیت۔

برف ہم توئے درہ بود بعضی از منصبان فوج دوم خاصہ کہ با فوج
 مامور روانہ طہران ہستند در ایجا بحضور رسیدند از ایجا تا پائے کوہ یک
 دو فرسنگ مسافت است زمینہ این کوہہا نرم است زرعت توپخی یاد
 میکنند پشت این کوہہا باز خاک خمہ و از محال خدا بند لوست و بزینہ رود
 کہ متصل بجاگ ہمدان میشود و در دامتہ کوہے پیدا و ویسے مشرف بر آن بود قلعہ
 روسیہ تہ داشت مشہور بہ سہاس کہ قدیم مال عباس قلیخان و ووانکہ بودہ
 او مردہ است و حال امام جمعہ خمہ و بعضی از سوار ہائے میر شکار دارند
 بعضی دہات دیگر ہم بود خلاصہ از خرم درہ گذشتہ بدیہ ہیدج رسیدیم ہے
 است بسیار معتبر و باغات زیاد وارد قبل از رسیدن بہ ہیدج در نزد یک
 رودخانہ بہار افتادیم قنات بسیار معتبرے کہ بقدر چہار سنگ آب داشت
 یہ رودخانہ جاری بود این قنات تعلق بخرم درہ است از ہیدج کہ قدرے
 گذشتیم بدیہ کوچکے کہ نصیر آباد میگوند رسیدیم در دست چپ واقع مال
 حبیب اللہ خان ویرادر میر شکار و بعضی دیگر است بعد رسیدیم بصان
 قلعہ کہ مترل است با و شدیدے آمدہ و میآید کہ اوقات را بر ہمہ تلخ کردہ
 است یہ چکس یہ چکا رے نمی تواند بکنند ہمہ چادر ہا و بچیر ہا خوابیدہ است

لہ اندر۔ لہ مقرر لہ نیمہ کے پانی سے۔ لہ بلا ہوا۔ لہ بند۔
 لہ ٹیلہ۔ لہ ہم نے ناشتہ کیا۔
 لہ نیچے۔ لہ پردے۔ لہ پڑے ہوئے۔

دوشنبه یازدهم باید برویم بسلطانیہ صبح بکالکتہ رانیم صحرا بسیار خوب و صاف و بنبر و عرف و پر گل و بوته است دست چپ و راست از اوکلن راہ اے نیم فرسنگ و یک فرسنگ منتهی بکوہہائے برف دار میشو و قدریکہ رفتیم از سمت کوہہائے دست راست آب صاف زیاد بقدر وہ سنگ میآید قدرے دیگر کہ رانیم سیلاب پُر زورے جاری بود یاز قدرے کہ راہ طے شد آب صاف تندے میآید بعد از ان باز سیلاب جاری بود معلوم شد منبع ابھر رود از کوہہائے دست راست است دیدہ چکر میر شکار در دامنه کوہ پیدا بود یک فرسنگ از راہ دور است بدست راست دورین انداختم خانہائے متعدد توے قرہ و پتہ پیدا بود کہ تقریباً دو سیکت باب خانہ بنظر آید اما درخت و سنبرہ بسیار کم دارد و مثل این است کہ نباشد رسیدیم بعید آباد و یہ سپہ سالار اعظم کہ مال مجید والد مرہوم بودہ و سپہ سالار اعظم خریدہ است باغے و کلاہ فرنگی دارد اینجا نہار خوردیم۔ حالا اول نبفشہ این جا ست نبفشہ خوش رنگے دارد از ابھر رود آوردہ اند بعد از نہار سوار شدہ قدریکہ رانیم بحین آباد میرزا محمد حسین حاکم کاشان رسیدیم در صحراے دست چپ ہتوز برف بود کوہہائے دست چپ ہمہ زراعت و یک است تا رسیدیم بدیہ سلطانیہ گنبدشاہ

شہ جمع اقل۔ شہ روغات۔ شہ چشمہ نکلے کی جگہ
 شہ بہت سے۔ شہ دونو۔
 شہ دروازہ شہ ہٹل۔ شہ نامشتہ۔

خدا بندہ خراب و لے باز بر پا و آثار قدیمش نمایاں است اما انتشار اللہ باید تعمیر بشود رسیدیم بعمارت سلطانیہ پیدا شدہ رفتیم بالا سپاہ سالار اعظم ملک آرا را ببخورد آوردہ بود ہمہ جا را گشتہ آمدیم پایین سوار شدہ رفتیم بچا درکہ در چین پالے۔ عمارت زدہ اند حاجی محمد حسن خان پیش خد کہ مدتے است در محضر است عصرے دیدہ شد امروز باز باریدہ بہ سلطانیہ میآید شب ایستاد ہنوز درختہائے اینجا ہارگ نہ کردہ است امروز درین راہ یکٹ آمدگی کو چکے بقدر وہ وجب از زمین دیدہ شد بالائے آنکہ میروند گنبد شاہ خدا بندہ پیدا است اینجا را کہ وکٹ اللہ اکبر میگویند آنطرف پتہ ہر چہ آب جاری میشو و داخل زنجانہ رود شدہ بزنجان میرود و این طرف پتہ ہر چہ آب جاری است بسمت رود خانہ ابھر رود میریزد عجیب آن است این پتہ کو چک کہ منبع این آبہا ست چندان ارتفاعے ندارد و از ہیج طرف نسبت بسیار اراضی تفاوتے چندان ندارد۔ سہ شنبہ دوازدهم امروز باید بزنجان برویم از سلطانیہ لے زنجان چہار فرسنگ و نیم است اردو رانیم فرسنگ ہم بالاتراز شہر در باغ حسین آباد ملکی پاشان خان سرتیپ پسر مظفر الدولہ مرہوم

لے نیچے۔ لے بند ہوگی۔ لے بہنا۔ چشمہ۔ لے بالٹ۔ شہ حمام۔ لے دربار
 لے بندی۔ شہ جمع اعضا بمعنی زمین۔
 لے یک۔ لے کپتان۔ رسالہ

زود بودند که نیم فرسنگ تمام راه بود بکا لسه که شسته رانندیم صحرا سے سلطانینہ
 نیلے یا صفاست۔ ویشب رعد و برق شد باران ہم گاہ گاہے کے مد
 روز ہم گاہے ابر بود گاہے آفتاب جلکہ بسیار خوبے ست تماش یا
 چمن ست یا زراعت مرغھائے فازالاق نیلے خوب بخوانند قدریکہ
 راه رفتیم بدیہے رسیدم کہ آسمش الملکی و مال مظفر الملک است کوہاگو
 دست راست برف وارد اے یک فرسنگ نیم مسافت کوہاگو
 دست چپ ہم برف وارد انا دور تر است در چمنے یہ نہار اقتادیم
 رودخانه سمان ارنی کہ زنجان رود است جلو بود این رودخانه چون از
 چمن میگذرد با تلاق سختی است کہ اسپ از ان میگذرد عرض رودخانه ہم
 کم است اینجا ہا زیادہ از پنج ذرع نیست انا تا زنجان و پامین ترکہ میرسد
 کم کم آبہا دگر ہم داخل و مخلوط بان شدہ بزرگ و عریض میشود مرغابی و بعضی طیر دیگر
 زیادہ داشت تا اینجا کہ نہار اقتادیم دو فرسنگ راہ آمدہ بودیم ہمہ زمین سطح از اینجا
 بجدوزہ و ماہور و کم کم کوبہ دست راست نزدیک کوہاگو دست چپ دور شدیم تا از پل
 سہ چشمہ کہ سر رودخانه ساختہ اند گذشتیم رودخانه بدست چپ افتاد
 چشمہائے زیادہ از چمن درآمدہ جزء رودخانه میشد از سیلابا در رودخانہ

لہ مرغزار - چراگاہ - لہ مقابل - سلسلہ - لہ گاہانیب •

لہ ہموار - لہ گہائی

لہ پہاڑی درہ

متعدد ہم گذشتیم کہ ہمہ از طرف کوہہائے دست راست جاری و داخل
 این رودخانہ میشد بعد از گذشتن از پل بقاصملہ دو میدان اسپ پتہ ہا
 و ماہور ہائے بزرگ پیدا شد و حائل گردید مابین کوہہائے بزرگ
 دست چپ و این تھا کہ معجز بود تا قریب بشہر زنجان نزدیک شہر ورہ
 و ماہور پست و ہموار و کم کم مفقود و قہقی بصر اگر دید و باز کوہہائے برف
 دار دست چپ پیدا شد دست راست ہم پتہ داشت انا کو چکتر است
 و زود تر پست و مساوی با صحرا میشود و کوہہائے دست راست ہر چہ بشہر
 زنجان نزدیک میشو و کم کم کو چکتر و کم برف تر میگردد و خلاصہ مسافت زیادہ
 کہ رانندیم بدیہہ دیزہ رسیدیم کہ مسکن و محل نشین علی نقی خان سرتیب است
 خود او ہم با پسرش ہماچا بحضور آمدند علی نقی خان بسیار مردورست نجیب
 است ابتدائے آبادی و باغات زنجانہ رود از دیزہ است دیزہ دیہ
 بزرگ پر جمعیت است خلاصہ رانندیم تا بہ شہر زنجان رسیدیم باغات زیاد
 دارقدہ ہا کنار رودخانہ دار و درخت ہوتا زہ شگوفہ کردہ تبریزی ہنور
 مسیح سبزہ شدہ بود اہل شہر ہمہ باستقبال بیرون آمدہ بودند جمعیت
 زیادہ داد از شہر گذشتہ بحین مذکور کہ منزل ما بود رسیدیم جائے

لہ عبور کرنے کی جگہ - راستہ - لہ قایب - لہ جوں جوں - لہ رہنے کی جگہ -

لہ عدوت خانہ - کوہی بنگرہ - لہ شریف آدمی -

لہ شتالو کی قسم آؤوٹہ انجور کی قسم -

با صفائی است چادر مارا کنار دریا چه طولانی زده بودند امر فرود زده
 باین طرف بلے حسین آباد لانه قطع باران بارید مردم تر شدند ابو القاسم
 خان را که نوشته بودیم به چا پاری به پاریس میر و ونوز اینجا است شب
 راتے صبح باران آمد همه زمین گل مردم تر و سترے شدیدے
 شدیدے فرک ہم - چهار ششمین سیزدهم بود لایدا اینجا اتراق شد و شب از
 باران ہم چادرها خوابیده و مردم صدمه خورده بودند روز پنجشنبه
 چهاردهم باید برویم به نیک پے هوا صاف و آرام آتا بسیار سرد بود
 سوار کالسکه شده راندیم از باغ حاجی زمان عبور شد شگوفه زیادے
 داشت راه پست و بلند است برو دخانه نزدیک شدیم کنار رودخانه
 دہات و باغات خوب زیاد است اول دو دیہ بود متصل ہم کو شکان
 میگفتند خالصه دیوان ویتول حن خان مہاجر است بسیار دہات پر
 اشجار خوب است بعد دیہ باریت آنم خالصه دیوان ویتول رکن الدولہ
 است باغات و اشجار زیاد وارد بعد ازین دیہ دیدیم چیریک مظفر
 الملک است در باغات اینجا بہ ناراقما دیم بسیار سرد بود بعد از تہا
 بکالسکه نشستہ راندیم طرفین را ہمہ ذرہ و ماہور است تا میرسد بکوہلے

لے لبائی میں - لے خامکر - لے برابہ - متواتر -

بغیر کے لے بطور سفیرے کیچڑ -

لے بے حرکت - بند لے جاگیر -

بزرگ دیہ کاوند پشت کوہہائے دست چپ است کوہ دست
 چپ کہ تا اینجا راست بطرف مغرب کشیدہ بود در محاذی دیہ نیکچہ
 یک قلعه کوہ بزرگ بلند سخت پُر برنی شکل شدہ مشہور کوہ مرلو کہ میل
 شاہسوتہا است و از اینجا رشتہ کوہ از طرف مغرب شد و جنوب میرود
 خلاصہ از ذرہ گذشتیم کہ رودخانه سار مساق لو ازان جاری بود و میرفت
 تا بزجانہ رود داخل میشد خیلے آب داشت قدریکہ رفتیم راہ از رود
 خانہ کم لے دو فرسنگ دور و ماہل بہ طرف دست راست شد
 بعد از رودخانہ نیکچہ گذشتیم این رودخانہ ہم خیلے آب دارد و برجانہ
 رود میریزد و ہمہ ایں آبہا داخل قزل اوزن شدہ و بہ سفید رود ریختہ
 منتصب بہ دریائے انخرز میشود جمیع راہ اینجا ہوزہ و ماہور است خلاصہ
 دوبارہ برو دخانہ نزدیک شدہ تا ہا رود رسیدیم راہ امروز چہا فرسنگ
 بود چادر ہا را لب رودخانہ زودہ اند دیہ نیک پے بزرگ است یک
 کاروانسرا لے کہنہ قدیم دارد کہ در زمان سلطنت شاہ صفی اول
 بکلم آل پادشاہ بدست میرزا محمد تقی اصفہانی صدر اعظم و شہزادہ سنہ
 یک ہزار و پچہل و تہ ہجری بنا شدہ است درین اطراف ایلات

لے مقابل - پیمان یعنی گریوں میں رہنے کی ٹھنڈی جگہ - لے معلوم ہوتا ہے نظر آتا ہے لے قائم
 ہونکی جگہ - لے ترکستان میں ماہ نورال کے نزدیک ایک بڑی جیل کا نام ہے جسکو انگریزی میں
 کیسپن کہتے ہیں - لے جمع شہر یعنی شہر -

رشوند قشلاق دارند۔ جمعہ یا نروہم باق مزار کہ از اٹاک مظفر الملک
 است رفیق یعنی چوں سرچم دور بود آق مزار را میان منزل قرار داده
 و سوار سات جمع کرده بودند بالاترازان دیسے است کہ سرودہ میگویند
 اینجا از راضی آنجاست چا پاز خانہ دارد خلاصہ ہمہ جا از کنار رود
 خانہ میرفتیم طرفین راہ درہ و ماہو رہم ستر و پزگل است بو تہ گل
 سرشس امر وز دیدہ شہ انواع گلہاے دیگر ہم بود از زرد و سفید
 لالہ کو چک و بزرگ بعضے کو ہا وزینہا خاک است مثل شورہ زار
 اتاریج سنگ دین صحرا ہائیت یا چمن و سبزہ و گل است یا شورہ
 زار کہ اسپ فردنیر و دو بہر اجبت نیر و در راہ سہ فرسنگ بود الے
 عصر بنزل رسیدیم و **دوشنبہ ششم** از جہادی الآخرے باید تا صبح
 تاریک و از پارسیں بشویم یکبار دیدیم کالسکہ ہا ایستادہ پیش خدمت
 یا گفتند بکار پارسیں رسیدہ ایم آدم پائین نظر آقا وزیر مختار پارسیں
 وزیران خان و میرزا جواد خان سرتیب کہ اسباب اکیپوزیسیون
 آورده است و میرزا رحیم پسر حکم الممالک کہ سفر سابق با ما آمدہ بود
 و لے حال در لندن مشغول تحصیل زبان انگلیسی بودہ و زبان را خوب

لے جاڑوں میں رہنے کا گرم تمام لے بیچ کا تمام لے رسد کھاتے پینے کا سامان
 لے ڈاکٹار۔ لے نمبر زمین۔
 لے پہنچنے والا لے ریل کا اسٹیشن۔ لے نمائش گاہ۔

امونجہ است و وہ تفر صاحب منصب از جانب مارشال ماگما ہون
 کہ اکم کے کولونل لامول و دیگرے لیتوتیان آبی است با میلوینی
 پرستن مترجم السنہ مشرقیہ کہ بہ نیابت میدو ادونیک لوتن وزیر امور
 خارجیہ فرانسہ کہ امر وزیر اے مجلس کنگرہ بہ برلن رفته است آمدہ بود
 ہمہ در کار حاضر بودند خلاصہ سوار کالسکہ شدہ رویشہ آرمیک جمع
 مردوم خواب بودند تیج صدائے نبود وار و گران ہوتل یعنی مہمان خانہ
 بزرگ شدیم کہ برائے ما و ہمراہان منازل و احاطہ ہائے بسیار خوب
 اجارہ و معین شدہ است و ہمہ پادشاہان کہ پیاریں میانند درہیں
 مہمان خانہ منزل میکنند بعد از قدرے استراحت این الملک و نریمان خان
 و مہدی قلی خان را حضور کردہ گفتیم کالسکہ حاضر کنند کہ باکسپوزیسیون برویم
 کالسکہ چون قدرے دیر حاضر شدہ و وسائے
 خوابیدہ از کالت بے خوابی شب در آرمیک بعد
 برخاستہ نہار خوردیم مارشال ماگما ہون رئیس جمہوری فرانسہ
 بیدین ما آمدہ شمسۃ قدرے صحبت داشتیم بعد از رفتن مارشال کالسکہ
 شمسۃ از در تروکار در ورتقم توئے اکیپوزیسیون یعنی رودخانہ سن

لے کرنیل۔ لے مسٹر۔ لے ترجمہ کرنیوالا۔ لے غیر ملائے کے معانی۔
 لے کانگریس۔ لے میار۔ مستعد۔ لے شستی
 لے گفتگو۔ بات چیت۔

در وسط است این طرف همه باغ است و باغچه گلکاری و قهوه خانها
متعدد و عمارت چین و مصر و ایران و تونس و حوضها و آبشارها و فوارها
و تالار بزرگ کونسر که از زیر آن آبشار جاری است و زیر دست
آبشار حوضها و فوارها است و در جنب تالار کالری و دالان است
که اشیائے کہتہ قدیمہ را اینجا گذاشته اند بعد از بل و رودخانه که رود میشود
بازخیابان و باغچه و فوارها و غیره است از آنجا داخل اصل اکیپوزیسین
مے شود که در شان و مارس ساخته اند از در تروکار و والی دم اکیپوزیسین
مسافت زیاد است بقدر از قصر قاجار تا دروازه طهران از کثرت
از دحام مردم نمی شد راه رفت و بجائے راتماشته کردیم بنائے
اکیپوزیسین از آهن و بلور است از هر ملت و دولت و مملکت
متاع و آدم در این جا هست اگر بخوایم شرح تر و کار و و اکیپوزیسین
و ابنیہ واقعہ و فوارها و آبشارها و باغچه ها و گلکاری ها و خیابانها و
و چین ها و تماشائی ها و صنایع عجیبه و غریبه کل دنیا و خرابی که در ایجاد
این بناها و فراهم آوردن این اسباب شده است یا مردم
متحمل شده اند و منافع که کپانی این بازار و صاحب این کار

لے بڑا کمرہ - ہال - لے مہرنا - لے طرف - پہلو -
لے گیلیری یعنی زمین دوز راستہ - لے مملکت ہے -
لے سہراہ - پوٹی - لے جو عمارتیں وہاں واقع ہیں -

میر و از دحام وینار کہ در اینجا بچہ وضع می آیند و میر و نذ و وضع دالانها
توے اکیپوزیسین و جواهرات نفیسہ و اشیائیکہ از دیوبول لے
صد ہزار تومان قیمت و ارزش دارد و غیرہ و غیرہ بنویسیم و تفصیل
بدہم باید یک کتاب علیحدہ بقدر شاہنامہ بدست گرفته تا بدستے کہ
اکیپوزیسین بر پاست ہم روزہ از صبح اے صبح روز دیگر متصل
بنویسیم باز عشرے از اعشار و اندکے از بسیار آنرا ہرگز نخواہم قرار
بنویسیم تا شخص بچشم خود بیند محال است بتواند با خیال و تصور ہرچہ وضع
را بحکم کند و تصور ساز و خلاصہ با کمال مستلکی مراجعت کردہ تارسیم
بدو تروکار و بیژن در ان ہم حوض ساخته اند نوارہ افتال غریبے
دارد کہ بار تفاع زیادے آب را افتال بالامیر و در انجام ہم با ہم
و قہوہ خانہائے زیاد و ابنیہ متعددہ وارد سوار کال سکہ شدہ رفتیم
بمنزل ازین بعد اے روز خر و نوج از پاریس انشا اللہ دیگر قانع
را روز بروز مفصل نخواہم نوشت ہمان مطالب و بعضے فقرات
لازمہ را مینوسم این منزے کہ ما داریم گران ہوتل است بسیار
عمارت بزرگ عالی است البتہ تقریباً دو ہزار اطاق و تالار

لے بھیڑ پہاڑ - لے متواز - برابر - لے سواداں حد یعنی پل
لے جمع بناہ - بمعنی عمارت -
لے روانگی -

و یورت دارد و همیشه البتہ دوسہ ہزار نفر دریں جا غذا میخورند
 و میخوابند و باد صدف این طورے است کہ بیچ معلوم نیست کہے
 و بگم درینجا منزل دارد صاحب اینجا یک نفر نیست از قرارے
 کہ گفتند کہ پانی اینجا را بنا کرده است چقدر ہا عملیات و محتررو
 نو کردار و وہمہ اطاعتا با اسباب و جبل است در ہا ہمہ یکپارچہ
 آینہ یعنی بلور بے جیوہ است و اطاعتاے ہمہ چہل چزانعمائے
 بزرگ عالی دارد و گران ہوتل بسیار نزدیک است بگران
 اوپا یعنی تماشاخانہ بزرگ کہ ناپلینیم بنام کر وہ و ہفت ہشت
 کروڑ تومان تخرج آن شدہ و تازہ سہ سال است کہ باتمام رسید
 است و ہفتہ سہ شب تماشامید ہند و ساز میزنند اما مکان و صندوق
 آن بسیار گران است و جلوائن ہوتل و این تماشاخانہ میدانیست
 کہ از پنج طرف راہ یکوچما و بلوار ہوائے مخصوص دارد از صبح
 الی ہفت ساعت از شب گذشتہ علی الاتصال بدون قبچہ
 انقطاع کالسکمائے مختلف از ہر جور و ہر قسم وامنی بگوسہائے
 بزرگ یعنی کالسکمائے گرایہ دو طبقہ کہ مملو از آدم است در رفت

لہ برآمدہ لہ چہ قدر لہ نوکر پاکر - لہ نیز کرسی وغیرہ صہ پارا - لہ جہاڈ لہ تیسرا
 لہ کرسیاں - لہ محلہ - لہ گگاتار لہ وقفہ لہ تم لہ موٹر گاڑیاں ادنی لہ
 لہ منزل - لہ ہراہما -

و آمد است و صدائے عراوہ کالسکہ آتے قطع نمی شود مثل و در
 خانہ الیت کہ صدائے آن بگوش برسد و ازین عبور وامنی کالسکمائے
 برائے روشن شدن پیادہ نیلے خطر دارد و در روز جو اسنے میجدہ سالہ
 در ہین کوچہ زیر عراوہ کالسکہ رفتہ فوراً مردہ بود و کوچما بجز صدائے
 قرقر کالسکہ و عراوہ و صدائے کالسکی کہ بطرز خواصی صدا میکند
 و بگوش صدائے لفظا اوی ممتدی میرسد و صدائے شرق شلاق
 و بچی کالسکہ چہا و صدائے بوق امنی بوسہا برائے خبر داری مردم
 کہ زیر عراوہ نشانند و دیگر بیچ صدائے درین شہر شنیدہ نمی شود
 واقعاً محل حیات و تعجب است کہ این ہمہ مخلوق از ہر جور از بزرگ
 و کوچک حتی در آخر ہائے شہر و کوچما لے پست حے چہا لے
 کوچک از احدائے صدائے بیقاعدہ بلند نمی شود و ابداً کہ بلند
 حرف نمیزند و دو بچہ ہرگز دست و پدہ نہ شدہ نزاع نمیکنند ہر کسے
 پے کار خود است و سہ پایین انداختہ راہ مے رود و با یکدیگر بیچ
 حرف میزند خلاصہ روز و یکم و رود برسم باز دید زقیم بجات لیزہ
 کہ منزل مارشل ماگما ہون است ز وجہ مارشال ہم بود قدرے

لہ گاڑی - لہ گذرناہ - لہ مکتبا - لہ انگریزی لفظ الیوے یعنی ہٹور - لہ انگریزی لفظ مو یعنی چلو
 لہ کوڑے کی آواز لہ ایک ہی - لہ ہرگز نہ بیچ یعنی گریبان - دست و پدہ یعنی دست و گریبان -
 یعنی ہاتھ پائی - لہ کاتا پوس - لہ ملاقات -

صجرت داشته برخاسته آمدیم منزل بعد رسما با کپوزیسیو
 رفتم نظر آقا وزیر مختار و نرسان خان بودند از ترو کا در داخل
 شدیم آنا امروز کونول و احتسایب بود مردم را پس و پیش میکردند
 خیل گشته بعمارت ایران رفتم بسیار بسیار خوب ساخته اند عمارت
 مصری و تونس و چینی و زاپوئی نزدیک عمارت ایران است استاد
 حسین علی معمار اصفهانی که سابق هم عمارت اکپوزیسیون وین
 را ساخته بود ساخته است خودش هم حاضر بود این عمارت شبیه
 پر برج عشرت آباد است آنا همه مرتبه اول یعنی یک حوض خانه
 کاری در مرتبه تحتانی است که حوض مرمر دارد و آب از آن می
 جمد بعد پله خوردن بالا میرود و روی حوض خانه اطاق آئینه کاری مقرر
 بسیار بسیار خوب ساخته پنجرها و درها و نجارگی این عمارت
 همه را از ایران ساخته آورده اند مردم خیل تماشاگه اینجامی
 آیند قدری نشسته آمدیم پایین رفتم از پل نیا گذشتیم رفتی
 این پل که وسط ترو کا و دروا اکپوزیسیون است بسیار چشم انداز
 خوبی داد و رودخانه سن در کمال صفا از زیر میگردد و کشتیهای

له گفتگو - بات چیت - له انتظام - له جاپانی - له جرمنی کے ایک شہر کا نام
 له منزل له زراعتی - له زیر چو مکر -
 له کہکشاں له بڑھی کا کام له اوپر - له منظر -

کو چک بخار و ایم در آمد شد است و از طرفین رودخانه کہ کوچہ ایت
 کہ اندر پل میگردد کال سکمانے آپسی واکم در ترو کا دست در جیلو
 از دو پرتہ ہا و بلند یہاے جنگل مونتر پیدا است کہ راہ آہن از شہر
 بورسایل و از آنجا بشہر از بغل این بندی از توی جنگل می گذرود و
 بخارن شل یک مار سفیدے پچیدہ مے رود نزدیک تر باز خط راہ
 آہن دیگرے است کہ از آنجا ہم کال سکمانے عبور و مرور میکنند خلاصہ
 رفتم تا رسیدیم بتوے الانہائے قسمت ہاے اکپوزیسیون
 کہ ہر مملکتے محلے مخصوص و قسمتے علیحدہ دارد از قسمہاے انگلیس و
 فرانسه و ژاپون و روس و منستہ و المان و نیکی دنیا و ایتالیا و وول
 کوچک نیکی دنیا وغیرہ ہمہ جا گذشتہ یہ قسمت ایران رسیدہ آنجا قدرے
 نشستم متاعہائے خوب داشت حتی آلات طب راہی
 وغیرہ کہ از قماریکہ میگفتند کہے از ان آلات و اسباب طب را
 بچیل تومان خریدہ بودند زیر یہاے اصفهان پارچہائے یزد
 و کاشان وغیرہ وغیرہ قالین ہا و فرشہاے خوب متاع ایران
 خیل در اینجا ہا مرغوب است و بقیمت اعلیٰ میخرند یک بڑوہ منفعت

له مکلنا - له گذرنا - له یورپ کی سلطنت اطربس له جرمنی - له امریکہ له طمی
 له جمع دولت بمعنی سلطنت -
 له دس فی صدی -

دارد دولت المان این وقعہ متاع نفرستادہ است بیچ و بیچہ مگر
بعض پرودہ ہائے نقاشی دولت عثمانی ہم بواسطہ عوادیکہ در آن
مملکت رو دادہ است نہ متاع نہ مامورے فرستادہ است
خلاصہ شرح امتحانہ و منافع و اشخاص مختلفہ را از زن و مرد ستم
سیا ہائے افریقہ و غرب و شامات و سیاہائے جنوب نیکی
دینا از زن و مرد اہالی جزائر اوسنانی و چینی و ژاپونی و ہندی
و غیرہ و غیرہ را بیچ و بیچہ تو ان نوشت و شرح داد بعد با کمال
تفصیل از در قومہ خانہ دودال برون رفتہ باز خیلے راہ پیادہ بہ قیتم
تا بکا لسکہ ہا رسیدہ سوار شدہ از در الوالید و رباغ الوالید و باغ
و خش و حیوانات کہ متعلق با کپور سیون ست رحم بمنزل ایلیچی انگلیس
لورد لیون و ایلیچی روس پرش آزلوف بحضور آمدند و وک دوست
پسر پادشاہ اطالیہ کہ سابقا پادشاہ آسیا پنول بود یک سال
سلطنت کرد بعد نحو استہ استعفا نمود و رہیں مہان خانہ ما منزل
دارد و بدیدن ما آمد +

۱۔ مصلحہ تمیم - ۲۔ سلطنت ترکی ۳۔ واقع ہوئے - ۴۔ کارکن - ایجنٹ - ۵۔ جمع
متاع یعنی مال ۶۔ افریقہ کے حبشی -
۷۔ جمع اہل یعنی باشندہ

بیچک علی شاہ

پرودہ اول
(نمایش گاہ)

(یک تالار بقدر یک فروع از زمین نمایش گاہ بلندتر است)
اشخاص این پرودہ

بیگلر بیگی - حاکم شہر با سرداری و کلاہ تخم مرغی با صدائے
کلفت و تکبر آمیز +
حاجی علی اصفہانی - تاجربا عیبا و عمامہ شیر و شکر و لہجہ اصفہانی

۱۔ انگریزی میں ایکٹ کہتے ہیں - ۲۔ انگریزی میں ایجنٹ کہتے ہیں ۳۔ مصلحہ - ۴۔ جو خالباہ
۵۔ انڈیا - یعنی بیفوی ٹوپی ۶۔ بلند آواز ۷۔ کوٹ - ۸۔ پگڑی -
۹۔ ایک قسم کا نفیس کپڑا جسے اردو میں دودہ لانی کہتے ہیں -

عارض است، مالش را در راه دزد ہا بڑدہ اند۔
عاجی فاضل۔ باعبا و عمامہ نشوایش توئی دماغ حرف مینزد
ناصح و مستشار بیگز بیگی و شاعر دیوان خانہ۔

یک زن۔ با چادر۔ چاقچور عارض است۔
یک دختر۔ سن ہشت سالگی، دختر زن پیش۔
فرائش پاشی۔ بالباس فرائی و نشان۔
چند نفر فرائش۔ بالباس معمولی فرائی۔

چندین نفر عارض زن و مرد بالباسہائے مختلف و متداول۔
(پردہ بالامیرود)

عارضہا۔ (با صدائے بلند) آے بفریاد ما برسید۔ آخ
چکنیم +
فراشہا۔ (مردم را یا ترکہ مینزند) مردکہ نقشہ شو۔ چراز و رسیدی
باچی نقست بگیرہ۔

یک عارض پیر۔ اے آقاے فراشباشی دہ روزہ ہر روز
از صبح تا شوم اینجا معظلم۔ آخربدا دمنم برسید۔

لہ عرضی دینے والا لہ آہتہ سے۔ لہ ناک میں بولتا ہے یا گلتا ہے لہ صلاح کار۔
لہ ایک قسم کا زنانہ کپڑا جس میں کمری اور پانچامہ ملا ہوا ہوتا ہے۔ لہ نوکر وں کا داروغہ لہ مردوخ
لہ نجی۔ لہ چہ رہ۔ لہ بن لہ بگیر بچاؤ گیرو بی خامشا رہ۔ لہ شام لہ بیکار کھڑا ہوں لہ میرا اٹھائے
میری نکاہت ہے۔

عاجی علی اصفہانی۔ دبا لہجہ اصفہانی و فریاد بلند آخ مالم
رقس۔ آخ جوئم رقتس۔ آخ ہمش رقتس۔ آخ ہرچہ بود رقتس
فراشباشی دبقراشہا، بہ نرند تو سرائیں پند شو ختما۔ چرا
این قدر داد مینزید۔ زککہ صتب کن۔

فراشہا مردم را مینزند بیگز بیگی با ہمراہ ہاش از پشت تالار
داخل میشوند

عاجی علی اصفہانی۔ دبا صدائے بلند آخ چکنم۔ واسے چکنم
آخ بدادم برسید۔ مالم رقتس۔ جوئم رقتس آہ۔ ہرچہ
داشتم رقتس۔ آخ رقتس۔

بیگز بیگی۔ دی نشیند با طرف بگاہ میکند۔ ہمراہ ہاش
نیشینند پہ!! این مردکہ چرا این قدر بیخ مینزند!

عاجی علی اصفہانی۔ آخ مالم رقتس۔ جوئم رقتس ہمہ رقتس
اپے۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ (گریہ میکند)

بیگز بیگی۔ این مردکہ را میارید یہ سنیم چہ شہ۔۔۔۔۔ چچی میگہ یا!۔۔
شر مارا خورد +

لہ رقتس = رقتہ است لہ جوئم = جانم۔ لہ ہمہ آن رقتہ است یعنی مال سب کچھ چاکا لہ بزید بر سر۔ تو لہ
بر۔ لہ ہنسی باپ کی اولاد۔ لہ اسقدر شور مچاتے ہو۔ لہ مہر۔ لہ شور۔ غل۔ لہ چہ شد لہ چہے
گوید۔ لہ ہمارا داغ کہا گیا یعنی ہمیں دق کر مارا۔

(حاجی علی را فراشہا پیش میکنند)

حاجی علی - (با حالت پریشان - دست ہار از عبا بیرون
نیاوردہ) آخ آقائے بیگلربیگی - بدادم بس - مالم رفتس -
جونم رفتس - آخ ہمہ رفتس - پولام رفتس - گوشہ جگرم رفتس -
بیگلربیگی - مردکہ نفت بگیرہ - خفہ شو - آخ دردت بگو بنیم
چہ تہ !! پہ

حاجی علی - آخ آقا مالم رفتس جونم رفتس
بیگلربیگی - مردکہ تو اینہمہ مردم معطل میکنی - بزئید تو سرش
حاجی علی - آخ آقائے بیگلربیگی تو یہ کردم - مالم رفتس -
جونم

بیگلربیگی - مردکہ تو چرا دستا از عبا بیرون نکردی - تو گدہ
آدم نیسی ادبت کو؟

حاجی علی - آخ آقائے بیگلربیگی مالم رفتس - جونم رفتس
عقلم رفتس - ادبم رفتس - آخ ہرچہ دانستم رفتس - ہمہ رفتس
تسا مالم بگیر ہدہ - تا من این لنگامم از عبا بیرون بر گونم -

لہ زیادہ لہ رس - لہ پلم یعنی میرا رویہ لہ جگر گوشہ من یعنی میرا بیٹا لہ آخر - لہ چہ ترا
چہہ بر کیا گدی لہ ان سب لوگوں کا وقت ضائع کرتا ہے - لہ دستہائے تو نہ گریختی شاید - لہ تیری
تیرا تہذیب کہاں گئی - لہ میرا مال برآمد کرے دیو - لہ لنگین یعنی اپنی جانگہ - لہ کتم -

(باد و دست میزند بلنگش)

بیگلربیگی - (با تغیر) بزئید تو سرش - بیرونش کنید -
(فراشہا میزند بسر حاجی علی و بزور بیرونش میکنند)
حاجی علی - آخ مردم بضر یا کم برید آخ مردم
بیگلربیگی - وہ بزئید تو سرش - وہ بیرونش کنید -

(حاجی علی غیر و فراشہا میکنندش روسے زمین و فریاد
می کند)

فراشہا شی - نفت بگیرہ - مردکہ خفہ شو - بے غیرت -
خفہ شو +

(حاجی فاضل داخل میشود وہمہ جلوئی او بر میخیزند)
حاجی فاضل - (بگاہی باہل مجلس میکند توی داغی)
شیع و گل و پروانہ تمامی ہمہ جمع اند -

خیر آقایان زحمت نکشید بضر مائید -

(میرود و در زیر دست بیگلربیگی نمی نشیند)

عارضہا - (با ہم حرف میزند) آخ آقائے بیگلربیگی بداد ما برس

لہ ہر لنگ او یعنی اپنی جانگہ پر - لہ عفتہ - لہ اسکوزین پر گھستے ہیں - وہ سے مصلحان یا
دیکھو ہے -

لہ سائے - لہ پہلوئی برابر ہیں -

آخ مصل رضائے خدا.....

بیگزبگی - فراش باشی - این عارضہائے بدسوتتہ رسا سکت
کن - حاجی فاضل ہنوز نیامدہ سرتش درو گرفت پیش خدمت
باشی +

پیش خدمت - بکہ قربان (تعظیم میکند)

بیگزبگی - یک قیلون بیار برائے جناب حاجی فاضل -

پیش خدمت (تعظیم میکند خارج میشود)

حاجی فاضل سوا لہین - او ہون چند سلفہ میکند - و چند

آپ دہن در و ستال میاندازد)

تاجان است آن چتاں باشی

زندہ و خوش دل و جوان باشی -

حاضرین - بیہ - احنت احنت - ما شمار اللہ - در واقع

جناب حاجی معدن فضل ہستند - در بیہ گفتن معرکہ

میکند بیہ - احنت

عارضہا - آقای بیگزبگی بداد ما ہم برس ...

لہ بس خدا کیواسے - لہ خاموش لہ اسکے سر میں روہرتے لگا - لہ بی ہان - لہ آپ پر عمر بان جاؤن
لہ حقہ - لہ سلقہ - لہ سرتہ - لہ کمانی - لہ توک - لہ واہ واہ لہ تخمین و آفرین لہ جو کچھ خدا چاہے
یہاں بھی کیا - خوب - لہ فوراً - بغیر سوچے - لہ کمال کرتے ہیں +

یک زن بلند گریہ میکند

فراش باشی - آخ مردم خفہ شید - چقدر واد میز نید اقلًا از آقای
حاجی فاضل خجالت بکشید -

حاجی فاضل - گر صبر بد انسانرا اندول دجان لختی

مجنون نشدی مجنون ملی نہ شدی ملی

فرہاد کہ صبرش بود کہ چون کہ بستان کند

ہر چند کہ خود میگفت من خستہ شدم خیلے

صبرست کہ ہر چیز است ہر چند کہ و تلخ است

بے صبر نشاید کرد بر ہیج عمل سیلے

پیش خدمت - فلیمان میاورد -

حاضرین - بیہ حضرت حاجی - احنت - فی الحقیقہ احنت

احنت - ککر - ککر -

حاجی فاضل - خیر آقا یان قابل نیست - خیر - لطفکم فرید -

عارضہا - آقائے بیگزبگی چون آقای حاجی فاضل ...

(ہر کدام از عارضہا یک چیز سے میگوید)

لہ توبہ لہ کم سے کم - لہ شرم کرد - لہ بودے یعنی ہوتا - لہ تہڈا سا - لہ دیوانہ
پاگل - لہ رات کی مانند سیاہ رنگ والی - لہ کوہ - لہ کوہ بے ستون لہ کہو ڈوالا -
لہ تلباں یعنی حقہ لہ پہر فرمائیے پہر فرمائیے - لہ اس لایق نہیں ہے - لہ تہاری مہرانی زیاد
ہو - یعنی آپ صاحبان کا بہت بہت شکریہ - لہ چوں بھی مانند -

حاضرین - (باصرار) حضرت حاجی - مکرر - مکرر - ...
 حاجی فاضل - گرمبر بد انسان را اندر دل و جان
 (دریں جا از بسکہ عارضها فریاد میکنند حاجی فاضل سکوت میکند)
 فراش باشی - ہن - مردم نفستون بگیرہ - چقدر داد میزنن
 یک زن - (در حالت گریہ) آخ بداد منم بر سید آخ
 آخ مام آدمیم -
 فراش باشی - ز بکہ نفست بگیرہ - خفہ شو - چقدر بیغ میزنی -
 اینجاکہ محوم نیس -
 حاضرین - آقای حاجی فاضل مکرر مکرر
 بیگزبگی - آقای حاجی فاضل مکرر مکرر
 حاجی فاضل - گرمبر بد انسان را اندر دل و جان سختی
 جھنوں نشدی جھنوں لیلی نشدی لیلی
 فر باد کہ صبر تن بود کہ چوں کہ بتان کند
 ہر چند کہ خود میگفت من خستہ شدم خیلے
 زن و دختر - (بلند گریہ میکنند)
 لہ خاموشی لہ چپ رہو - لہ نفس تان بگیرد یعنی خاموش رہو - لہ سے ز نندہ ماہم یعنی ہمچی
 لہ آدمی لیم یعنی آدمی میں - لہ یہ جگہ حمام تو ہے نہیں - فارسی محاورہ میں حمام زنان ایسی جگہ کو
 کہتے ہیں - جہاں بہت شور و غل ہوتا ہو - لہ نہکا ہوا -

بیگزبگی - آخ این زن کہ سر مارا برد - از بسکہ گریہ کرد نگذاشت
 کہ ما کار کنیم - این دو تارا بیار بیاریم آخ چہ مرگ شوئے
 (اشارہ میکند بزین و دختر کو چک)
 فراش باشی - زن کہ بیاجلو - دختر تم بیار گریہ نکن
 بیگزبگی - زن کہ گو بہ بنیم چہ تہ
 زن - (بلند گریہ میکنند)
 بیگزبگی - داد زن زن کہ !!
 فراش باشی - آخ نفست بگیرہ !!
 زن - آقای بیگزبگی یک شووری دانتم اسٹس حاجی کاظم ذو
 سال پیش عمرش داد بہ شما -
 (زن و دختر گریہ میکنند)
 بیگزبگی - آخ زن کہ پدر سوختہ متو دیو نہ کردی آخ درد تو بگو
 زن - چشم آقائے بیگزبگی - بہ بخشید (با حالت گریہ شروع می
 میکنند) شوورم ہیل یک دختر داش - اون وح
 ہفت سائش بود - و ختیکہ شوورم مرد گفتند برادرش
 لہ نگذاشت یعنی اتنی مہلت نہ دی - لہ آخر لہ شوئد لہ دخترت را میں بیار یعنی اپنی لہ کو
 میرے سامنے لا - لہ تراست - یعنی تجھ کو کیا ہوا - لہ شوہرے یعنی فائدہ دہویرس ہوئے
 کہ مر گیا - لہ مراد یو (نزدی) - یعنی مجھ کو یا گل بنا دیا - لہ بسرو چشم یعنی سر اکھوں پہ
 لہ داشت - لہ آن - لہ وقت - لہ ہفت -

کہ عمومی سچے باشند قیمتہ۔ ہر چہ شوروم پول و اش گفتند کہ باید
 وردارہ و ختیگہ سچے بزرگ شد ہش بدہ + نم گفتم خوب غموثہ
 اختیار دارہ۔ اما عمومی پٹی دارہ اش شیخ عبدالحسین دو
 تازن دارہ و یک سالم از شوروم کہ عموش بود بزرگتر از روزیکہ
 شوروم مرد ہر روز میا مد بخودہ ماسری میزد۔ عمو گفت باید
 یک کاری کنیم کہ پسر م کہے آید تو بخودہ شما مخرم باشند من گفتم
 اختیار دارد بعد یک روز گفت کہ من عقد این دختر را
 واسہ پسر م خودم خلا محرمہ

(زن در اینجا گریہ می کند)

بیگزگی - ز کہ خفہ می ششی یا بدم بیرون کن اینکہ گریہ ندارہ
 زن - چشم آقایی بیگزگی اختیار دارید... حالا چند روزہ
 شیخ عبدالحسین آمدہ میگہ باید عروسی کنیم - زن من نہ سائلہ
 زخم منخوانم بر م ہر چہ میگویم آقا این سچہ ہنوز این چیزا را نمی فہمہ
 میگہ من یا دش میدم تو چہ - آقائے بیگزگی یدادم برس
 من چہ تو این دختر با من کوچکے را بدم با دمیکہ از با با شتم

لہ قائم یعنی زندہ ہے۔ لہ باید اورا دارو۔ لہ اورا۔ لہ عموش است یعنی اسکا چاہے وہ پسرے
 تہ سال ہم۔ لہ یہ زمانہ تہ اچانک گس آتا تھا۔ لہ جو تمہارے گھر کے اندر چلا آتے تہ۔ لہ عورت کا
 ایسا رفتہ دار جسکے ساتھ اس کا نکاح جائز ہو۔ لہ نکاح۔ لہ اپنے بیٹے کے واسطے لہ انتظام کر لیا
 ہے۔ لہ اب وہ محرم بن گیا چوںکے شوئی تہ فوراً تجھکو باہر نکال دین لہ یہ تو رونے کی بات نہیں۔ لہ گدے گویہ
 لہ اسکی عمر نو برس کی ہے۔ لہ عموش ہم۔ لہ نے گویہ۔ لہ یا دش سے ہم یعنی اسکو سکھا دو گا۔ لہ چہ طور لہ بد ہم
 لہ باہر ہم۔

بزرگ تہ دو تا تم زن دارہ۔ بلکہ این سچہ ہم راضی نباشتہ
 ہر چہ ہم رقم پیش شیخ الاسلام۔ غز و لایہ کر دتم۔ میگہ
 عموش اختیار دارہ۔ عقدش دو رو سہ شیخ عبدالحسین
 خوب آدمیہ۔ آقائے بیگزگی دستم بدامنت۔ بدادم
 برس۔ این دختر بیچارہ گناہی بخودہ۔ مالاش خوردن خودم
 منخوان از من بگیرن +

بیگزگی - عجب! عجب! این بیخ و داد و اینکہ ندانستہ
 آقائے حاجی فاضل شعر شان بخوانند برائے این
 حرف ہائے مہمل بود۔ یہ یہ عجب کارے برائے
 پاپیدا شد۔ ز کہ این حرفا کہ گریہ ندارہ۔ این
 جالازم نبود بیامی میگہ تو زرقے پیش شیخ الاسلام

زن - بلہ آقائے بیگزگی رقم +
 بیگزگی - خوب آقائے شیخ الاسلام چہے چہے گفتند
 زن - گفت عموش اختیار دارہ۔ ہر کارے بکنند اختیار دارہ
 حکم خدا این طورہ - وے آقائے بیگزگی این سچہ

لہ تر لہ دو تا ہم۔ لہ نباشد لہ شیخ السلام کے پاس ہی بہت کہہ گئی۔ لہ التواؤف نامکی۔ لہ عمو او درست
 است لہ اچھی مدد مانگی ہوں۔ لہ اسکا مال کہانے کے لئے خود اسکو چاہتے ہیں۔ مال مجھ سے لیں۔
 لہ گدا مستی لہ پیوہ۔ لہ واہ واہ ہمیں مجیب معاملہ پیش آیا۔ لہ ضروری نہ تھا۔
 لہ ہا تو سہی شیخ السلام کے پاس گئی یا نہیں۔
 لہ چہ پسند۔

این چیز ہارائے فہمہ۔۔ بلکہ راضی نباشے
بیگلہ بگی۔۔ زنکہ نفقت بگیرہ یعنی تو بہتر از شیخ الاسلام میدانی
باہا درو میکند بجای فاضل، آقائے حاجی فاضل
شما چه میفرمایید؟

حاجی فاضل۔۔ آقائے بیگلہ بگی۔۔ زن ناقص عقل است۔ ازین
جہت است کہ شہادت و وزن برابر یک مرد است
شرع مطہر این طور فرمودہ۔ حکم شرع ہمان است
کہ حضرت مستطاب حجۃ الاسلام فرمودند۔ عمو حق
دارد کہ دختر غیر بالغ را بہر کس بدہد۔ و لابد بہتر از
پسر عمو در دنیا کیت۔ پسر بودن وزن جوان داشتن
عیب نیست بلکہ زن جوان بہتر است کہ شوہر پیر داشته
باشد۔ زیرا کہ شوہر جوان غالباً نادان و ناساز
گار است۔

حاضرین۔۔ یہ یہ جفا القلم۔

یکی از حاضرین۔۔ یہ یہ۔۔ در واقع آقائے حاجی معسر میکنند۔

لہ اسلام کا پاک مذہبی قانون لہ پاک۔ لہ۔ لہ ناموافق۔ یعنی جس سے نبی نہ ہو لہ قلم خشک ہوگی
یعنی ایسی عمدہ نظم لکھی ہے کہ قلم توڑ دی۔ مراد یہ کہ اس سے بہتر کوئی آئندہ نظم نہ کہہ سکے گا۔
لہ غضب کرتے ہیں۔

زن۔۔ (گریہ میکند) رحم باین بچہ کو چک بکنید۔
بیگلہ بگی۔۔ زنکہ اینکہ از صبح تا حال نگذاشتے ما کار کنیم۔ صحبت
کنیم۔ شکر گوش کنیم برائے ہیں حرفمائے مہل
بود۔ حالاً جو آیتہ سندی برو گم شو۔ (بالتغیر) فراش
باشی ہمہ این عارضہائے پدر سوختہ را بیرون کن
ہر کہ پیشہ تقدس میزنہ میدوہ میاد دیوانخانہ عرض
کنہ۔ عجب گیری اقتادیم۔ (فراش باشی با فراشما
باترکہ عارضہا را میزنند بیرون میکنند)۔

فراش باشی۔۔ پدر سوختہا ملقتم چیغ و داد نکنید۔ حالا برید
گم شنید۔

بیگلہ بگی۔۔ عجب گیری اقتادیم۔ از صبح تا شوم باید باین
حرفمائے مہل برسیم۔

حاجی فاضل۔۔ آقائے بیگلہ بگی۔۔ اوقات شریف

خودتان را بخود تلخ نکنید۔ این مردم نادان

ہستند۔

لہ گفتگو۔ بات چیت۔ لہ اپنے لے جواب ستا۔ لہ ہر کہ پیش آید گوش سے زنی سے دو دینے
جو کوئی لنگہ و کلمات مار دنا کہ بہاگ جائے۔ لہ سے آید دیوانخانہ عرض کن دینے پگری میں اگر عرض کئے
لہ عجب وقت میں آپنے لہ بروید۔ لہ شوید۔ لہ صبح سے شام تک۔ ان بیہودہ باتوں کی
تحقیقات کرنی پڑتی ہے۔

لہ عوام خواہر کجیدہ خاطر نہ ہوں۔

شمارے رقصائے خدایں کار ہاں لیکنید۔
 یک نفر از حاضرین۔ قربان عیسیٰ نذارہ۔ اوقات شریف
 خودتان را تلخ نکنید +
 کی دیگر۔ قربان شما از آدمائے نفیس چه توقع دارید۔
 پیشخدمت۔ قربان نہاں حاضر است۔
 بیگزیگی۔ آقایان بفرمائید برویم ہمار بخوریم ۱۵۔ ہی۔
 عجیب خوب کاری پیش گرفتیم (سرش را مکان میدہد
 سپردہ میافتید۔

پرودہ دویم

(نمائش گاہ وریکے از تالار ہائے مبارک)
 (صدر اعظم موزخ الملک منقر الشعراء ندیم دربار و چند نفر
 دیگر ایستادہ اند با ہم حرف میزنند۔ کریم شیرہ داخل میشود با
 کریم شیرہ۔ (بالہجہ اصفہانی) آقایان وزیر آقایان امرا
 سلام علیکم وقلبی لدریکم!!

لہ خدا کی واسطے۔ لہ کچھ مضائقہ نہیں۔ لہ بے سچے۔ لہ ناشتہ شہ ہوتا ہے۔ لہ سلطنت کی تاریخ
 لکھنے والا۔ لہ منقر یعنی باعث منقر۔ شعر ارجح شعر یعنی شاعر و میں باعث منقر۔ ملک الشعراء
 لہ مصاحب لہ میرادل تہارے ساتھ ہوئے میں آپ کا ہم خیال ہوں۔

صدراعظم۔ (با صدائے کلفت و باتکبر) علیکم اسلام حاجی
 کریم احوالت چه طورہ؟
 کریم شیرہ۔ دستش را بہ دستش تر میکند و میزند بگردنش، آقائے
 صدراعظم میند ازیم۔
 صدراعظم۔ (رویش بر میگردد و اندانم میکند چیزے نمی گوید)
 وزیر دوآب۔ (داخل میشود تعظیم میکند بصدراعظم بالہجہ ترکی
 ایلماتی، سلامون علیکم +
 بعد بمنقر الشعراء و کریم شیرہ چپ چپ نگاہ میکند
 رویش را بر میگردد و اند۔
 صدراعظم۔ علیکم اسلام۔ آقائے لہ لہ باشی احوال
 شریف؟

وزیر دوآب۔ از مرحومت شما یوسیار خوب است
 کریم شیرہ۔ آقائے وزیر دوآب! (وزیر دوآب نگاہ نمی کند)
 آقائے وزیر دوآب! (وزیر دوآب نگاہ باو
 نمی کند۔

آقائے وزیر دوآب! (وزیر دوآب با صدراعظم

لہ میزازی مرا یعنی تو بگو نہ گرا دے یعنی میری بے قدری کرے لہ تیوری چڑھاتا ہے۔ لہ آتایق
 شہای۔ لہ وہ ترکی زبان جو خانہ بدوش تو میں بولتی ہیں۔ لہ ترچی نظر۔ لہ آتایق شہای
 لہ مرحمت۔ لہ بیار

حرف میزند آقائے وزیر - آقائے وزیر دوا ب عرضی
دانستم!

وزیر دوا ب - (روئے را ب طرف کریم شیرہ میکند با تشر و تغیر)
بله -

کریم شیرہ - با تهم چه طورید؟

وزیر دوا ب - (با تشر و تغیر) مرتکب بازار امروز آمدی اینجا اگر
من حرف بزنی پدیرت را میسوزانم..... بین
دیگر حرف نزن - خفه شو -

کریم شیرہ - (بلند میخندد - دیگران هم غیر از صدر اعظم و ندیم
در بار بگوز خنده میکنند) آهین - آهین - هه
ندیم در بار سد (خیلے یو اش معقولانه) آقائے حاجی کریم خواش
دارم - بسر کار وزیر دوا ب جسارت نکنید - ایشان
اوقاتشان زود تلخ میشود و الوقت اوقات همه هم تلخ

خواهد شد

کام شیریں بہ بزم تلخ مکن
غره ماہ و جدل مکن

له غفتمہ - له آپ کے بال بچے کیسے ہیں۔ تہ مرد کہ یعنی مریدو۔ تہ کھل کھلا کر ہنستے ہیں۔
تہ بڑے آہستے سے رعبیکے ساتھ۔ تہ مذاق - دل لگی۔ تہ وہ جلدی سے نچیدہ ہو جاتے ہیں
تہ ملتی۔ تہ نہایت خوشی کا ہینہ تنوال کیونکہ اسکی پہلی تاریخ کی عید ہوتی ہے۔ تہ شعر کا یہ مطلب
ہو کہ محفل کے لطف میں یہ مزگی پیدا نہ کر اور عید کا فاقہ نہ کر۔

کریم شیرہ - (خیلے یو اش و شمرده یہ تقلید ندیم در بار) آقائے
ندیم..... سمت تو چیم چیم جلیم تو خلا +
حاضرین - رہمہ بلند میخندند بغیر از صدر اعظم کہ چپ چپ
باطراف خود ہنگامہ میکند)

یسا و لہا - (از پشت پردہ صدائے یسا و لہا بلند میشود)

برید - برید - باریت برید بیا
(شاہ یو اش یو اش باطراف نگاہ میکند و داخل
میشود - ہم چند مرتبہ تعظیم میکنند)

شاہ - وزیر دوا ب بازار وز ہم اوقاتت گد مرغی است
وزیر دوا ب - (تعظیم میکند) گور بان این مرتکہ نمی گوزا.....
(اشارہ میکند بکریم شیرہ)

شاہ - (با تغیر و تندگی) میدانم... میدانم... خوب
(شاہ می تشنید روشے صندلی)

وزیر دوا ب - گور بان ت گودی.....

شاہ - میدانم.... حالالبسہ (بصدر اعظم) صدر اعظم اخبارات

له صاف صاف - له نقل - تہ فوجی سوار تہ مرغی کا گوہ - یعنی نہایت تلخ -

تہ کرسی کے اوپر - تہ قربان تو گروم

تہ بس است یعنی کافی ہے - رہنے دو -

مملکت چہ است +

وزیر دواب - گوربا.....

شاہ - (با انجم) - ہنس.....

صدر اعظم - قربان خاکپائے چواہر آسایت گردم.....

اخبارات و اوضاع ممالک محروسہ از شرق و غرب

تا از شمال تا جنوب ہمہ بحسب مرام و آیات انتظام

و رفاهیت در اطراف و اکناف حکم فرماست ہر کجا

شہریت چوں رودے عروسان آراستہ - وہر کجا

بندہ است از ہمگنان در آئین بندگی گوی سبقت

برودہ - چند آنکہ در سر امر خطہ و اسطین کشور

چیزی جز زلف خوبان پریشانی ندارد و دی جز دل سافر

نومین نباشد..... و جناب منقر الشعر ای جیجکی مصداق

این مضمون را در قصیدہ روزانہ خود برشتہ نظم در

آوردہ و بعض خاکپائے اقدس ہمایونی خواہند رسانید

وزیر دواب - گوربا.....

لہ قربان - لہ خاموش - لہ آپکے پاؤں کی خاک خوش مو توں کی ہو - لہ جمع و جمع معنی مات -

لہ قیضیں لہ مقصد آرزو - لہ جمع آیت معنی علامت - لہ آرام لہ جمع کشف معنی طرف یا پہلو

لہ گیند لہ وسیع ثبوت - لہ نہایت پاک -

شاہ - ہنس... نفست بگیرہ - خوب معلوم شود اخبارات

خوب است..... منقر بگوینم چہ ساختہ

وزیر دواب - گوربا.....

شاہ - (با انجم) مردکہ... خفہ شو -

وزیر دواب - (بخودش) این چہ نوکری شد!!

منقر الشعر - (پیش میآید تعظیم میکند و بخواند):

شاهان و تاجاہی گیتی سراسرند اسیر

نہ مثل داری و ماتند و نی تبدیلیہ و نظیر

حاضرین - بہ بہ - احنت - احنت

منقر الشعر - کجاہت آنکہ ترا بندہ نیست در عالم

ہر آنکہ نیست بگو آید و کند تقریر

حاضرین - احنت - احنت - بہ بہ - شاہ سرش را بچکان

میدهد -

منقر الشعر - جہاں سراسر در زیر حکم کو است ایشاہ

کنو کہ حکم چنین شد جہاں بہ بند و بگیر

لہ مانند -

لہ پلاتا ہے -

بگیر قیصر روم و فرست سوی کلات
بیار شنگل چین و بنہ بر او زنجیر۔

حاضرین - (با صدائے بلند) احنت - احنت برف القلم یہ ہے
مکر - مکر - و منفر الشعر اتمال می کند باطراف نگاه
می اندازد)

شاہ - خوب دوبارہ بگو۔

منفر الشعر ار - بگیر قیصر روم و فرست سوی کلات
بیار شنگل ہند و بنہ بر او زنجیر
فرست لشکر جزارتا بملک حبش
بکوب سوئمہ تاتار تا کنار بیگر

حاضرین - یہ ہے - احنت -

کریم شیرہ - (با صدائے بلند) احنت - احنت - اہن احنت
ہے -

شاہ و حاضرین - (خندہ)

منفر الشعر ار - (اہن - سلفہ میزند)

۱۰ قلعہ - ۱۰ ہندوستان کے ایک قدیم بادشاہ کا نام ہے۔

۱۱ سرحد - ۱۱ سلطنت روس میں ایک ملک کا نام ہے جسے انگریزی میں سائبیریا کہتے ہیں۔
۱۲ کہانی -

چوتخت ایراج داری شہا بتاز و بیال
چوتیخ سرکج داری بزق بفرق نگیر

حاضرین - احنت - یہ ہے -

منفر الشعر ار - خدائے نام ترا ورد و ذکر صرفان کرد
بدین جہت ہمہ جگ جگ کنند گاہ صغیر

حاضرین - یہ ہے - احنت بگراست !!

منفر الشعر ار - شہا تو شاہی و اینہا ہمہ وزیر تواند -

تو بچو مایہ و اینہا ہمہ خمیر فطیر

حاضرین - احنت - احنت - صلوات -

منفر الشعر ار - تو نیکہ چو بہ تیرت بشد ز پائی فلک -

تو نیکہ تیغ تو بڑید ایر را چو پیسیر

حاضرین - (با صدائے بلند) - احنت - احنت - یہ ہے مکر کر

..... چوب - تیر - پا - فلک یہ ہے !

ندیم دربار - یہ ہے جمع فنون عروض و بدیع استعارہ کنایہ

تشبیہ تخیس ہمہ در این یک بیت جمع اند - یہ ہے

۱۰ ایران قدیم شاہ و فریدوں کے بیٹے کا نام۔ ۱۱ با لیدن مصدر کا امر۔ دل میں پھول۔ ۱۲ سر
۱۳ وہ فرشتہ جو موت بعد قبر میں انسان سے اُسکے اعمال کی بابت سوال کرتا ہے۔ ۱۴ وظیفہ -
۱۵ پرندوں کے بولنے کی آواز۔ ۱۶ کناری یعنی خیالات بالکل نئے ہیں۔ ۱۷ خداک کا ذخیرہ
۱۸ تازہ گوند ہوا آٹا۔ ۱۹ تصدقات یعنی تجھ پر عمر بان جاؤں
۲۰ ٹوک -

صدر اعظم - یہ یہ در واقع ایجاد کلام کردہ : ابرنیر تیغ !!
 وزیر دواب - (بیخود با اوقات تلخ) پہ این مرتکہ تمام منی کوندا!
 کریم شیرہ - (آہستہ) آقائے وزیر دواب - آقا وزیر
 وزیر دواب - (بانم با ونگاہ میکند چیزے منی گوید)
 کریم شیرہ - آقائے وزیر عن دارم داست !!
 (وزیر دواب میخواد حمله میکند کریم شیرہ)
 شاہ - (بالتغیر) آنکوشہ چه خبره !! وزیر دواب ساکت منشیہ
 مفخر بگو -

وزیر دواب - گور -

شاہ - ہس -

مفخر الشعراء - تو نیکہ چویر تیرت بش ز پائے فلک
 تو نیکہ تیغ تو برید ابر را چو بنیر
 تو نیکہ در حرمت فرمائے قالی ہست
 ولی شمان دیگر خود نداشتند حصیر -
 ندیم دربار - صدقت - احنت -

لہ نئی بات بکلنا۔ لہ گہر اکرا اور آرزو خاطر ہو کر تلہ عن کے معنی ذریعہ یا وسیلہ۔ دوسرے معنی
 گوہ یا نجاست۔ یہ جملہ دو معنی ہے۔ ایک تو یہ مطلب کہ آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ
 آپ کے واسطے نجاست بانوہ حاضر ہے۔ لہ آدہر کیا معاملہ ہے۔ لہ چپ نہیں ہوتا۔
 لہ تیرا عمل۔ لہ چٹائی۔

مفخر الشعراء - تو نیکہ آخیز در گہت نزدیک سیاہ -
 میال قاب لب شب روزی کند کفگیر
 حاضرین - (با صدائے بلند) احنت احنت بکراست -
 مفخر الشعراء - کہ بود جز تو ز شاہان روزگار کہ داشت -
 بہر وہی زار ویا چہار فوج سفیر
 بیچکے کے است آل خود کہ مدحت گوید
 کتاب وصف ترا وصف کی کند تفسیر -
 شاہ و حاضرین - احنت - احنت !! بارک اللہ بہ یہ...
 صدر اعظم - آقائے مفخر احنت - حیر الکلام بہ یہ !!
 وزیر دواب - گور.....
 شاہ (بالتغیر) خفہ شو حالا.....
 (بصدر اعظم) صدر اعظم خیلے خوب گفتہ !! رئیس خلوت؟
 رئیس خلوت - بلہ قربان (تعظیم میکند)
 شاہ - یک طاقہ شال - و صد تو من بدہ بمفخر -
 رئیس خلوت - (تعظیم می کند) امرا مرہا یونی است

لہ باورچی - لہ رکابی تلہ کچی اس نعمتیں بادشاہ کی عادت اور جہان نوازی کی تعریف کی گئی ہو یعنی تو ہی
 ایسا سخی ہے کہ تیری درگاہ کا یا دور جی اس پیشے میں سے جو زیادہ استعمال کی وجہ سے کالا بڑھ گیا ہے لہ تن
 کچی سے رکابی میں کمانا ڈالتا رہتا ہے۔
 لہ خدا برکت دے لہ بہترین نظم لہ پر انویٹ سکریٹری۔
 لہ فسد و شہ تو ان۔

صدا عظیم (تعظیم می کند) قمر بان مورخ الملک تاریخ روز گذشته
را بشیوه سهر روزه چون عقد منشور بر پیشگاه آورده.

شاه - خوب! مورخ الملک بخوان به بنیم
مورخ الملک (تعظیم میکند و میخواند)

با مدادان که خدنگ زرین خورشید از کمان کرآن خاور
بسوی گنبد نیلی رنگ پرتاپ شد و خسر و زخنده چهاین
چرخ برین با سمند یاد پا و کند پر تو دیو تاسی که را به بند
کشید... پادشاه حجه اسلام پناه لب از لب شیرین
بکار و دست از زیر توده زلف پر چین دلداری برداشته و بر
حسب فرمان مطاع اغتلبوی گلاب شستافتند - و در
آنجا بنگاه دلپند که آب گرمش از چشمه حیوان گوی بیشی بردی
و عطر گلایش رونق گلستان نمرد در هم شکستی دلاکان شوخ
شیرین ز قمار ورگ مالان چابک دست از غوغائی عذار که
روی هر یک از صحیفه ارتنگ مانی نمونته ای و موی هر تن از
سنبلی پر چین کلاله ای بود دست بالا کرده و با آب و گل آب

له متیونکا در له تیر... که مشرق... آسمان... چو آگیا... که آفتاب... چک... قابل
الاعت... نه نماند... له تمام... که گلابی... رخصت... کتاب... له ارتنگ یا ارتنگ مانی مصر
کی تصویر یکی کتاب کا نام ہے... له شوه... له کلاله یعنی زلف -

چنانچه شیوه و آداب خسروان است از سر تا پا وجود
ذی جواد همایونی را بستند و پس -

وزیرد واپ - گوید...

شاه - زبهر مارا!

مورخ الملک - و پس بالنگ هائی قشنگ و مند یلهای رنگارنگ
بدن همایون و اندام میوه نرا آهسته آهسته خشک کرده
و لباس خسروی که در جهان فقط قد و بالای این
دادگر عالی نسب را سزا است بپوشانیدند و بعد
از آن شاهنشاه دادگر گئی در سرزمینی که هوای
ملایم آن رشک خزینته است بر حسب پیش نهاد
سمرکار حکیم السلطنه که بقراط در پیش او قیراطی نباشد
و اسطور از اعجاز انقاش ادویه خود در بستو کند و
و جالبینوس از کی بضاعت در محضرش چون عرب
در پرده نخلت پنهان شود استراحت کردند و پس
از استراحت از آنجا برخاسته و خرامان خرامان بسوی

له سخادت والا... له تھے سانپ کا ٹھے... له تھو... تولیہ... له عمدہ... له انگوچھا... له جم... مبارک
له تھوڑی ویر... کہے اتارنے کی جگہ... له خوشگوار... له حمام کا تالاب... له تجویز... له ایک بہت چھوٹے ذرن
کا نام ہے... له ٹکا... له اکی موجودگی میں یا اسکے روبرو -

در باره محل عز و قرار و عدل و داد گسری است روانه شدند
از جمله بندگان.....

وزیر و اب - (بخود) په!! مرتکه تمام نمی کوند.

سورخ الملک - درگاه بحضور اعلی رسانیدند که در حدود کرمان
و بلوچستان ^{مخان} بی فرمان برکشت و زرع روستایان
ببجوم کرده و سبب اطلاق محصولات و مزروعات و
تقط و غلا و گرانی شده اند.

چون اینج بلالت اثر در محضر مطاع مذکور رقت فی الحال
امر عالی صادر گردید که یا هالی فلک زوه آنسانان امر
و مقرر دارند که چون از زاق و ماکولات از کشت دیو
سرشت ^{مخان} گرانی شده و هالی در سختی و بدبختی افتاده
اند فرمان هالیون بر آن ست که مرم آنسانان در این سال
چیزے دیگر بجای نان که حقیقتاً جو گندمی بینخته و بریان
نیت بدست آورده بخورند و بدعا گونی ذات ملکوتی
صفات مشغول شوند تا مایه نوشنودی درگاه خسروانی شود

له پڑیان - له عملد - له ضائع کرنا - له کھیت کی پیداوار - له منہنگی - له اطلاع - له بدبختی بصیبت
زده - له خوراک کی چیزیں - له کھانسی چیزیں - له کروت له سامان یعنی سرحد - له فرشتوں کی
خصلت والی -

و نیز گفتند که جماعتی از کفار تجار فرنگ بالشکری آراسته با
ساز و زنگ و اردوی از دختران تنگ که سکر پستی از
زخمیان در میدان جنگ میکنند بر اقا حسی حدود و لغوز مالک
محر و سب هجوم کرده بلا و اسلام را تسخیر کنان پیش می آیند
پس حکم جهان مطاع صا در شد که چون تیر شهاب و سرعت
سحاب فرمان هالیون را با ایشان رسانند و امر کنند که آن
ناپاکان بے ایمان فوراً مسلمان شده و هر چه دختر ماه منظر
در اردو است با الچیان و ہدایا بسرا پرده ہالیونی فرستند
و مردمان ایشان ہم سلاح رنجیتہ و از جهان راه کہ آمده اند
برگردند و الا نایرہ غضب ہالیونی شعلہ ور شده بر عایای این
خاندان حکم خواہد شد کہ ایشانرا بحال خود گذاشته تا اینکه
خستہ و در مانده شده با چشمی گریان و دلی بریان بخانمان
ویران خود کہ منبع کفر و مشرک و مکذبن قمر و غضب خداوند
برگردند و نیز ملاحتزل جمود کہ اجداد غیر محمودش در ضمن
اصحاب اخذ و بشمار برودہ از قوم خود پسری ماه طلعت دختر می

له جمع کافر له جمع فاجر یعنی بدکار - له گنہا - له غور و پروا نہ بہ بہت دور والی له سرحدیں
له فتح کرنا - له لوٹنا ہلستا رہ - له بادل - له جمع ہیرے یعنی تحقہ - له محل سمرائے - له مشعلہ
له عدالتی میں کسی کو مشرک سمجھنا یعنی کفر له کہان - له جمع جدیمی دادا له نالایق له احاطہ له زمین
کافکاف - اخذ دست وہ میسائی لوگ ہر ادھے چنگو ذوالواس والی زمین نے زندہ و قن کر دیا ہوتا

آفتاب صورت آورده و پیشکش حسرم بهایونی کرد و چون هر دو منظور نظر آفتاب اثر بهایونی افتادند و پارچه قصر از قصرهای خالصه شاهنشاهی را با دولیت هزار تومان وجه نقد و برابره او امر و مکر کرده و بلبق کلمه الملکی در میان اقران و امثال سرافراز و مقضی گردانیدند - وزیر دو اب - گور.....

شاه - در باتشیر - تند با مرد که خفه میشی یا پدرت بدم بسوزانند! مورخ الملک - و نیز چند نفر سرگردگان سپاهیان که از دست تنگی بجان آمده و برایش دریافت و جویات خود شورش کرده بودند بر حسب حکم اعلی همه را از دار فنا و نختند چه سر بازار از آن سر باز گویند که بایستی سر خود را در راه شاه پرستی بیازد و در این صورت موافق رای آفتاب جلای بهایونی نبود که کیکه دعوی سر بازی میکند و از دادن جان باک ندارد از گرسنگی و دست تنگی بفقان آید و از خزانه عامه وجویات طلب نماید چنانچه آن خزانه ملاغسی اهوازی در کتاب

له ایک تم کار شی پڑا له دو بهر ایگیا بیی دوباره بی ایسای کیا له ساتی - له برابر و له فخر نوالا له منلی - له تنگ آگه تے - له تنخواه و مول کرینکو له بوه له موت کی کولی یا پھانی له سپاہی له بادشاہ سے وفاداری - له شاہی خزانه له انوند معنی اما بق -

گندستان میفرماید:-
 چه سر بازار از شهنشہ بخت
 بیاید سرش کندن از تن نخست
 که گرا و نیار و شکم باختن
 کجا سر بیازد که تاختن
 شکم باختن اول بندگی است
 شکم بنده بی گفت با سگ کیست
 از آن روزه افضل بود از جهاد
 که مفت است و کم خرج بهر عیاد
 صدرا غنم و حاضرین - به به - احسنت - احسنت - ...
 داد سخن پروری داده - به به -

شاه رئیس خلوت
 رئیس خلوت - یله قربان (تعظیم میکند)
 شاه - یک عصای مرصع بده بمورخ الملک
 رئیس خلوت - (تعظیم میکند)

له گندی کتاب - له کہنے کالاچی له به شک شکم باختن یعنی بهر کامرنا -
 له زیادہ قدر والا له ذہبی ردا بی -
 له جمع عید یعنی غلام -

شاہ - الحق خوب نوشتہ۔۔۔۔۔ بارک اللہ۔۔۔ (رومیکنڈ وزیر
دواب - خوب - بگو بنیم - چہ تہ -
وزیر دواب - گوریان این مرتکب کیوں کر ارد ما زندگی کینم اشارہ
می کند بکریم شیرہ) ہر چہ انسان میگوید او ہم
یک چیزے از خودش میگوید - و منہم ہر روز منخواہم
چیزے بگویم - یا مف خور الشہرا شیر میخواند
موزو الملک کاغذ میخواند یا صدری اعظم حرف میزند
یا این میاید یا آن میرود - آخر پس من چکار کونم؟
پہ اینکہ نمی شود!

حاضرین - (ہمہ میخندند)

شاہ - (باخندہ) اینکہ از صبح تا حالا تو ر تو ر کردی عرفت
ہیں بود - یہ - یہ - مردکہ تو چرا این طور زود
اوقات تلخ میثہ -!
ر شاہ با گوشہ چشم اشارہ بکریم شیرہ میکند کہ سر بلبر
وزیر دواب بگذازد

لہ تہر اکیا معا ملہ ہے لہ نے گزاردہ ہلت نہیں دیتا۔ لہ ہر وقت
لہ نے خواہم لہ بکنا رہا۔

لہ باکل وزیر دواب سے مطلب نہ رکھے یعنی دن نہ کرے۔

وزیر دواب - گوریان - این مرتکب جیانداز آبرو ندارد امر بدہید
بامن ابد ا حرف ترند -
شاہ - خوب درد تو ہمیتہ - کریم دیگر وزیر دواب را اذیت
نکن!

کریم شیرہ - امر امر ہایونی است (تعظیم میکند آہستہ بطرق
وزیر دواب میرود وزیر دواب باو چپ چپ
نگاہ میکند)

آقائے وزیر دواب غلط کردہم - من تمید و نمہ شما
با این ودی اوقات تلخ میثہ - بہ تجتید عقول بفرماید
(دست میزند بشاہ وزیر دواب) دیگر از بندہ جسارت
نخواہند -

وزیر دواب - مرتکب دیگر کار بکار من ندانتہ باش - (با اوقات تلخ
(شاہ و دیگران لب خند میزند وزیر چشم نگاہ میکند)
کریم شیرہ - آقائے وزیر دواب حالاکہ قبلہ عالم امر داد ندیدگیہ
جسارت نمی کونم - معذرت منخواہم +

لہ ہرگز۔ لہ بین است یہی ہے۔ لہ دیگر لہ دق نہ کر۔

لہ تصور کیا۔ لہ گتانی لہ مکرانے ہیں

لہ نیچہ نظر کر لیتے ہیں۔ لہ معافی چاہتا ہوں۔

پیش خدمت - (تعظیم میکند) قربان جلال الدین محمد ابو الحسن بن جعفر
الملقب بہ اقیانوس العلوم انباری دانا و کمال الدین
احمد حسین ابوالقاسم بحر العلوم شاش گردی منخواہ -
پہا بوس مشرف شود -

حاضرین - (دخندہ)

شاہ - (باتسم) بیار -

اقیانوس العلوم در اخل میشود تعظیم میکند - یک شیشہ کوچکی در دست
است - (بالجہ عربی بغدادی) ایہا الملک بسلامت
باشند یک قلیلی آب تربت آورده ام برائے
ملک عظیم - کثیر اصلی است - چینی کہ میادیم در بحر طوفان
شد ہمہ سکان مرکب خوف الغرق داشتند - یک
خورده در آب مجعل کردم علی القور طوفان مرفوع شد
کلمہ طوفان میشد رئیس المہر کب افرنجی میاد میگفت تراب
تراب - خلاصہ شفا باشد جمع لعل را

شاہ - خیلے خوب بیارید قدری برائے شفا و تبرک منخور کیم

لہ لقب دیا گیا - لہ تدمیری - لہ عزت دیا گیا - لہ بوس لہ بادشاہ تہ تبرک قبر کاپانی - لہ جوت
لہ جمع ساکن ہنہ والا یعنی سافر لہ جمار لہ ڈوب جائے کا ڈولہ فراسا - لہ لا و لہ لہ منع ہو گیا
لہ جب کہی - لہ جہاد کا سردار یا کپتان لہ جمع ملت یعنی بیماری لہ برکت اور تندرستی کی واسطہ ہیں گے -

(اقیانوس العلوم پیش میرود شیشہ را میدہ بشاہ - شاہ قدری
منخورد - مزہ مزہ میکند)

شاہ - اقیانوس العلوم این آبش شور است -

اقیانوس العلوم - ایہا الملک بسلامت باشد - آب الدجبلہ
والفمات قلیل ملح دارد

کریم شیرہ - سرکار آقائی وزیر دواب نمک را ترکی چھی گووند؟

وزیر دواب - دیگر چہ منخواہی بگوئی؟

کریم شیرہ - سبیلات کفن کردم ہچی

(ہمہ بطرف وزیر دواب و کریم شیرہ نگاہ میکنند)

شاہ نگاہ میکند و با شیشہ بازی میکند)

وزیر دواب - سرش را سکان میدہ، تووز

کریم شیرہ - ریشٹ بگوڑ

(ہمہ ہا شاہ قاہ قاہ میخندند)

وزیر دواب - (با غدارہ کشیدہ میرود بطرف کریم شیرہ)

پدر ترا ایستور انم

لہ ہوا تہڑا پانی کرنا لہ کہتا ہی لہ کہاری - لہ نمک - لہ تیری مہنچہ گو دمن کردوں یعنی تیرہ پر لعت ہو -
لہ بچ چیز یعنی کیا کوئی لفظ ہے - لہ ترکی زبان میں نمک کو کہتے ہیں لہ تیری ڈاڑھی میں پادشہ کہل کھا کر
ہنتے ہیں - لہ خنجر - چھرا - لہ تیرے باپ کو دوزخ کی آگ میں جلاتا ہوں -

کریم شیرہ - میدود بطرف پشت صندلی شاه (قربان پناه
 آوردم (پیش خدمت ہا از وزیر دواب مانع میشوند)
 شاه - (با حالت خندہ و خشم) وزیر دواب نجالت بکش - اقلدا
 از اقیانوس العلوم و اسمہائش حیا داشته باش۔ بسہ!
 وزیر دواب - (با حالت برآشفنگی) قربان پہ - این این حرفہا
 میزند - قبلہ عالم ہم این گونہ میگنید - خانزادہ جلاز
 شصت سال دیگر نوکری تہی کنم انہی کنم!! بس است!!
 (پس پس میرود کہ خارج میشود)
 شاه - (با تشر) مرد کہ این آتش کریم شیرہ است - مرد کہ این
 کارش اینہ کہ ہمہ را بخنداند - تو نباید از او اوقات
 تلخ بشہ - تو ہم بگو بخند - بہت بگم!! (با حالت غضب
 اگر از تیش کردی سر تو میدم بکرن! ہا!!
 وزیر دواب (با حالت برآشفنگی) خانزادہ دیگر گشتہ نشین خواہم
 شد خدا قیظ - (تفظیم میکند پس پس میرود)
 شاه - (با تبسم) وزیر دواب تہرکن - بیا مرد کہ تو ہم بگو جوابش

لہ روکتے ہیں لہ غلام تہ بہ تو گویم - یعنی تجھ سے کہتا ہوں۔

لہ ہمیں دم ہر دلدلی اسی دم تیرا سر کاٹ دیا جائیگا۔

شہ خدا مانتظ۔

راہدہ (وزیر دواب پیش میآید)
 شاه - بیابیا۔
 وزیر دواب - (با حالت برآشفنگی) خوب پس منہم میگویم
 شاه - خوب بگو بہ بتیم
 وزیر دواب - (با حالت برآشفنگی) غدارہ را یکشدہ رو میکند بکریم
 شیرہ) بیا بیرون از پشت صندلی - کارت اندام
 کریم شیرہ بیرون میآید) این چہ چیز است؟
 کریم شیرہ... غدارہ۔
 وزیر دواب - (با تفسیر تو ہم ریشیت بگو
 (شاه و حاضرین خندہ بلند) قاہ قاہ ہر ہر
 شاه (در حالت خندہ) بہ یہ عجب گفتی - بہ یہ - مردوہ
 شورہ بیڑہ - بہ بہ آباد کردی۔
 (مہنور شاه و حاضرین میخندند) مرد کہ اینہم قافیہ شدہ؟
 (شاه سرشرا سکان میدہد) بہ بہ این چہ چیز - غدارہ
 تو ہم ریشیت بگو - بہ یہ

لہ مجھ تجھ سے کچھ مطلب نہیں۔ لہ مردہ ہا تیری بات کو سن لیگا۔

لہ خوش کیا۔

لہ چہ است - کیا ہے۔

وزیر دواب - پہ قربان شما بد عادت کردی مردم را۔ پہ این
چہ کاری شد۔ ہرچہ او میگوید ہمہ بن می خندید و ہرچہ
من میگویم باز ہمہ بن می خندید این کار شد پس پس میرود
تعظیم میکنند خدا حافظ

شاہ - (دبا خندہ) وزیر دواب بیایک تاقیہ دیگر ہم بگو۔
وزیر دواب - (تعظیم میکنند ہمیں طرہ پس پس میرود) خدا حافظ
صدر اعظم - آقائے وزیر دواب - اعلیٰ حضرت ہمایونی اروا
فدا فرمودند بیایید!!

شاہ - (دبا خندہ) دلش کن براہ (دبوزیر دواب) بروگم شو دیگر
ایجانیا رت شاہ از روی صندلی بر میخیزد) صدر اعظم
بگو ہمہ بیایند سر نہار۔
- پردہ پائین میاقتند۔

پردہ سوم

(تمائش گاہ دریک اطاق معمولی با فرش عالی و نمود)

لہ ہاری رو میں اسپر فدا ہو جائیں۔

لہ اسکار سے چھوڑ دے یعنی اسکو جانے دو۔

اشخاص

میرزا بزرگ - میرزا وریل محاسبات، بارش سفید و قد خمیہ
چند نفر میرزا: بالباس بلند قبا و لبا وہ۔
- پردہ بالا میرود۔

(میرزا بزرگ و چند نفر میرزای دیگر شستہ اند شغول نوشتن
ہستند با ہم حرف میزنند۔)

(صدای وزیر دواب از پس پردہ بلند میشود)۔

من پدرشان در میا ورم - منہم شیر میخوام۔

(وزیر دواب داخل میشود با اوقات تلخ و با خودش
صرف میزند میرزا بزرگ و میرزا ہای دیگر ہمہ بلند
میشودند تعظیم میکنند)۔

وزیر دواب - میرزا بزرگ!

میرزا بزرگ - بلہ قربان (بارش) میرود - سایر میرزا ہای نشینند
مشغول کار و نوشتن میشوند)

لہ حکمہ حساب کا۔ حاکم ہے انگریزی میں ہیڈ اکاؤنٹنٹ کہتے ہیں۔

لہ محرم۔ محاسب۔ لہ ان پر لغت بھیجتا ہوں

لہ کھڑے ہوتے ہیں۔

وزیر دواب - من از دربار قلم کردم - گو فتم دیگر نمیروم -
 و لے خواہند خودشان آمد و منتم را بکشند +
 میرزا بزرگ - یقین است - البتہ - بی حضرت اجل کارشان
 از پیش نمیرود یقین است خواہند آمد +
 وزیر دواب - بلہ خواہند آمد بلہ
 میرزا بزرگ - بلہ -
 وزیر دواب - ہر روز کہ میروم در بار ہمہ شیر میخوانند ہی شاه
 خوشش میاید مشکہ میخوانم یک عرضی کنم ہی
 میگویند ہس ہس خفقہ شو
 من پدرشان را در میاورم !!
 میرزا بزرگ - قربان بندہ چہ عرض کنم بلہ
 وزیر دواب - میرزا بزرگ تو ہم باید ہر روز یک شیری مثل
 مف خور الشہرا بگوئی کہ برائے شاہ بخوانم ...
 خوشش بیاید + ..
 میرزا بزرگ - قربان بندہ چہ طور میتوانم مثل مفخر الشعرا شعر

لے ناراض ہو گیا لے میرا احسان اٹھائیں گے یا میری خوشامد کریں گے۔ لے حضرت معنی درگاہ۔ لے آمل معنی نہایت
 جلال والا یا شان والا یعنی آچی معزز ذات یا شخصیت۔ لے ان کا کام نہیں چلیگا۔ لے شعر۔ لے ہمیشہ
 کہ بادشاہ خوش ہو جاتا ہے یا اس کو پسند کرتا ہے۔ لے مفخر الشعرا

عرض کنم ایشان چہل سال است در این کار استخوان خورد
 کردہ امر و کسی در ایران و توران نمیتواند مثل ایشان
 شعر بگوید +
 وزیر دواب - حالا تو ہم از مف خور الشہرا تعریف میکنی
 اگر شیرنگوئی پدر ترا در میاورم اگرنگوئی پدرت
 را در میاورم تو این ہمہ مال من را خوردی نمیتوانی
 شیر بگوئی (با حالت تغیر در اطاق قدم میزند)
 میرزا بزرگ - قربان بندہ اہل دفتر ہم بندہ کہ شاعر
 نیستم -
 وزیر دواب - پدر سوختہ چرا شاعر نیستی ؟ -
 میرزا بزرگ - قربان اواز بچی کارش ہمیں بودہ +
 وزیر دواب - تو در بچی چہ کار میکردی ؟ -
 میرزا بزرگ - قربان من طبع شعر ندارم -
 وزیر دواب - (با تغیر) فراش بائی فراش بائی ...
 (فراش بائی داخل میشود و تعظیم میکند +)

لے نہایت تجسہ بہ کاریں۔
 لے بچپن۔

بزن توی سرش پدر سوخته این همه مال من را بخوری
 طبع شیر نداری؟ -
 (فرشباشی میزند بر سر میرزا بزرگ)
 میرزا بزرگ - آخ قربان چشم چشم هر چه بخواید عرض
 خواهم کرد -
 وزیر دواب - اگر تگونی پدرت را میسوزانم ...
 میرزا بزرگ - قربان عرض میکنم ... ولی یقین بخوبی منظر الشعراء
 نخواهد شد -
 وزیر دواب - اگر تشد پدرترا میسوزانم بزنی توی سرش ..
 میرزا بزرگ چشم قربان چشم خوب مضمونش چه باشد -
 وزیر دواب - (قدرے فکر میکند) خوب ... اولش این طور
 باشد همه نوکر شاه هستند ... شاه آب را مثل
 پنیر میبرد پلو شب توی قاب میکنند همه خمیر هستند
 .. پایش را در فلک مگذازند چوب میزنند
 مرغ جک جک میکند - همه جاقالی فرس کرده اند

له دوزخی باپ کے بیٹے -
 له شگتجہ -

میرزا بزرگ - درصین شنیدن این حرفها سرش را بکان میدهد
 با حالت تعجب (قربان منظر الشعراء را همچو چیزها در پیش
 شاه نخواهد گفت +
 وزیر دواب - (با تغیر) پس من دروغ میگویم -؟
 میرزا بزرگ - خیر! خیر قربان بندہ ہرچو جبارت نکردم
 مقصود این بود کہ شاید یک جور دیگر گفته حضرت
 انشرفاظر تان نیست +
 وزیر دواب - مردیکه گفتم همین طور گفت شاه ہم خوشش آمد ...
 ہمنیم ساعت گفته بہ بہ - حالا تو میگوئی این طور نبود!
 میرزا بزرگ - (قدرے فکر میکند) قربان اینگونه حرفها معنی ندارد
 وزیر دواب - (با تغیر) پس مرتکہ من دروغ میگویم؟ بزنی توی ..
 میرزا بزرگ چشم - چشم قربان درست میفرمایید ... الا ان
 عرض میکنم ...
 وزیر دواب - ها پدر سوخته اول گفتی نمیتوانم ... حالا
 میگوئی بلہ ... ها کتک .. مردم را آدم میکنند .. خوب

له نہیں - لهگ تانھی تہ تم - طرز
 له جناب کو یاد نہیں
 له اہی - اسی دم - تہ پٹنا بسنا - مار -

بگو... زود بگو... پدرت را در میاورم...
 میرزا بزرگ - (بخودش) خدایا چه گیری اقتادم... این چه
 نوکری شد... شاه آب را مثل پیسیر میرد...
 مرغ بک بک میکند... که معنی ندارد...
 (وزیر دواب) قربان بنده در راه تمک خوارگی عرض
 میکنم این حرفها خنده داره... شاید شاه اوقاتش
 تلخ کنه... غضب بکنه...
 وزیر دواب - مرتکه من اوقاتم تلخ است تو هم حرفی مف میترنی
 بزنید تو سرش... مرتکه... من خودم آبخا
 بودم مف خورانشه را همین طور گفتم...
 میرزا بزرگ - (در بین کتک خوردن) آخ... آخ قربان هر چه
 میخواهید عرض میکنم... چشم... چشم بمن چه... اختیار
 خودتان است... خودتان میدانید...
 وزیر دواب - خوب بگو... حالا بگو -
 میرزا بزرگ - (بخودش) خدایا چه کنم... این مروکه کنی فهمه

له کس مصیبت میں چمن گیا۔
 له یہ تو واہیات ہے۔
 له یہ مردہ تو بچھا نہیں۔

من نباید اختیارم را بدم بدش...
 (وزیر دواب) - قربان عرض خواهم کرد... ولی اجازه
 دارم که اگر بهتر تم توانستم بگویم عرض کنم -
 وزیر دواب - مرتکه من دیوانه شدم... چه قدر حرف میزنی...
 بگو که بخور... خلاص کن -
 میرزا بزرگ - چشم قربان... چشم رمی نشین مشغول فکر میشود
 وزیر دواب - مرتکه زود بگو... چه قدر معطل می کنی...
 میرزا بزرگ - چشم قربان... چشم حال اتمام میشود (مشغول است)
 پیش خدمت - (داخل میشود) قربان ندیم در بار میخواهد شرفیاب
 شود عرض میکند از حضور قبله عالم آمده -
 وزیر دواب - (بمیرزا بزرگ) مرتکه نگونتم کارها نشان می ماند
 خودشان میانند عقب من... زود بگو... زود تمام
 کن -
 (بر پیش خدمت) بگویا بیا قدم میزند و دستش پشت
 سرش (بگویا بیاید -

له بدم = بدتم = بدش یعنی میں اسے تابوں ہو جاؤں۔ له کتنا وقت ضائع کرتا ہو
 له ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ له بادشاہ۔
 له اُسے کام رک جائیگے

ندیم دربار - (گئی تم میشود) سلام علیکم
وزیردواب - (بالتغیر) علیکم السلام -

ندیم دربار - قبلہ عالم امر دادند کہ سرنہار حاضر شوید .

وزیردواب - (بالتغیر) من دیگر تو کرمی نمی گویم... قسم خورده ام
دیگر پایکم را آنجا نخواستیم گذاشت -

ندیم دربار - سرکار وزیر چرا حضرات اشرف با این زودی وقتان
تلخ میشود

وزیردواب - خودت نمی بینی کہ این مرتکہ کریم شیرہ چه میکند...
چه میگوید...

ندیم دربار - قربان اگر درست ملاحظہ بفرمائید تقصیر او ہم نیست...
با و اشارہ میکنند کہ مخصوصاً این حرفها زایزند -

وزیردواب - کدام پدر سوخته اشارہ کرده است با و...
...

ندیم دربار - آخ سرکار وزیر نقش ندہید... خواهش دارم
نقش ندہید... اسباب مسولیت بندہ ہم خواهد
شد -

لہ بادشاہ کے حضور میں آتی جلدی ناراض ہو جاتے ہیں لہ گالی پھینکتے لہ انکار کرتا ہوں -

لہ مسولیت = جواب طلبی یعنی مجھ سے ہی جواب طلبی کا سبب ہو جائیگا -

وزیردواب - وہ بگو... (بالتغیر) وہ بگو بہ بنیم کدام پدر

سوخته اشارہ کرده است پدرش را در بیارم

ندیم دربار - قربان چرا تکلیف شاق میکنید... چه طور بندہ

میتوانم ہجو چیزے عرض کنم شما باید خودتان متفت

این مسائل باشید خیر خواہشمندم تشریف بیاورید -

وزیردواب - خیر من دیگر تو کرمی نخواہم -

ندیم دربار - خیر... خواهش دارم... خوب بندہ را مخلص

بفرمائید -

وزیردواب - کوجا... کوجا... حالانروید -

ندیم دربار - خیر اجازہ بفرمائید خدا حافظ (خارج میشود)

وزیردواب - خدا حافظ... خوب من فکر میکنم -

(بمیزرا بزرگ) مرتکہ دیدی گوتم خودشان میانند

عقلم... ہمہ کار ہا لنگ می ماند -

میزرا بزرگ - بلکہ قربان... بندہ کہ میدا تم (باتمہم)

وزیردواب - خوب شیر ہا را تمام کردی

لہ فرض لہ دشواری یعنی یہ دشوار کام یا ذمہ داری مجھ پر کیوں ڈالتے ہو -

لہ لیے معاملہ تو خود آپ کو غور کرنا چاہیے - لہ واپس جانے کی اجازت دیجیے

لہ کجا لہ ناتمام - ادھر ہا - لہ شعرا -

میرزا بزرگ - بلہ... بلہ قربان تمام کردم -
 وزیر دواب - خوب بخوان بہ نیم -
 میرزا بزرگ - چشم... این است -
 گزشتہ سزا کین باشد سزا برنش^۳ برد
 در گریہ ہی اقتد سکان ملارا علی
 طباخ توای خسرو نسر فلکش درویگ
 با قاب پلو آرد آن تسر ہمہ شبہا
 بلبیل چورخت دیدے اندر نفس او خواندے
 زانروکہ توگ ہستی ای شاہ جمال آرا
 من بندہ این شاہم جز شاہ نمی خواہم
 ہر چند کہ گویندم از خسرو و شروانہا
 پیش میرود و کاغذ شعر را میدہد (قربان بفرمائید -
 وزیر دواب - (کاغذ شعر ہا را میگید) خوب... ہہ... این سراج
 میرزا بزرگ - یک دفعہ خواہش دارم اینجا خوب مطالعہ بفرمائید
 برائے اینکہ اگر شعر را درست نخوانند خراب میشود

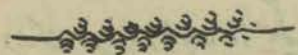
لہ (دنیوالا - لہ اوپر - لہ سرت - لہنت - یعنی اگر بادشاہ کسی سے لڑتا ہے تو اپنی عالی تہی سے با دل
 کے اوپر پہنچ جاتا ہے - لہ عالم بالا کے رہنے والے یعنی فرشتے - لہ نسر یعنی گدھ - نسر فلک
 ستاروں کے ایک خاص مجمع کا نام - لہ ہوتی ہے -

خوب بفرمائید -
 وزیر دواب معن خودم میدانم... کہ نخور (پشت میکند) میرزا
 بزرگ کہ بیرون برو (د)
 میرزا بزرگ - دوا من وزیر دواب را میگید (قربان خواہش
 دارم یک مرتبہ بخوانید - خواہش دارم - قربان -
 وزیر دواب - (خودش را از دست میرزا بزرگ میکشد)
 مرتکہ من خودم میدانم... کہ نخور -
 میرزا بزرگ - دوبارہ وزیر دواب را میگید (قربان خواہش
 دارم -
 وزیر دواب - مرتکہ کہ نخور... و لم کون -
 میرزا بزرگ - قربان خواہش دارم
 (در وقتیکہ میرزا بزرگ اصرار میکند وزیر دواب
 قبول نمی کند و محسوس میدہد پردہ می اقتدہ)

لہ دیم کن یعنی مجسکو چھوڑ دے -

پرودہ چہارم

(نمائش گاہ در اطاق نثار شاہ - یک صندلی و یک میز)



پرودہ بالا میر و دشاہ روی صندلی نشستہ و در جلو ش
میز نثار است و مشغول خوردن است ... پیش خدمت
آب میآورد اول خودش میخورد و بعد میدہد بشاہ

شاہ - صدراعظم! این مرد کہ از فرنگستان آمدہ بگو بیاید +
صدراعظم - (تعظیم میکند) بلہ قربان -

صدراعظم اشاہ برئیس خلوت میکند - رئیس خلوت
خارج میشود - رئیس خلوت با سفیر الملک
داخل میشود تعظیم میکنند

شاہ - مرد کہ کی آمدی؟

سفیر الملک - غنبن سہ چہاغ غوزہ (قربان سہ چہار روزہ)
شاہ - مرد کہ تو اہل کجاہی؟ (با حالت تغیر)

تہ کہانا کھانے کا کمرہ -

تہ پرائیویٹ سکریٹری -

سفیر الملک - غنبن ایغانی (قربان ایرانی)

شاہ - مرد کہ ایغانی دیگر چی چہیہ ... چہا این طور حرف میزنی

سفیر الملک - غنبن! چہا غ سال دغ بلجیک بودم

شاہ - (با تغیر) مرد کہ منو مسخرہ کردی میر غضب! میر غضب
(میر غضب فوراً داخل میشود)

سہ این مرد کہ راہیں جابہر

(سفیر الملک فوراً غشہ میزند میاندی اقد)

صدراعظم - (تعظیم میکند) قربان سہ نثار است ... بیٹگون

نثار و بیچارہ نفہم است ... فلتا کرد ... بندہ شرط

میکند کہ دیگر این طور در حضور قبیلہ عالم چیز می بعض
نرساند +

شاہ - پس بزنی تو سرش دپیش خدمتہا میزند بسہ سفیر الملک

صدراعظم! اگر محض خاطر تو نبودہیں حالہ سرش

میسریدم +

صدراعظم - (بشاہ تعظیم میکند - و بعد رو میکند بسفیر الملک) مرد کہ

تہ ایغانی دیگر چی چیز است یعنی ایغانی اور کیا چیز ہے - تہ قربان - چہا سال وہ بلجیک بودم -

تہ مرا مسخرہ کردی یعنی کیا تو نے مجکو مسخرہ بھیجا ہے -

تہ جلاو تہ بے ہوش ہو جاتا ہے تہ علی الصباح -

چرا مثل آدم صرف نمی زنی؟

سفیر الملک - قربان تو به کردم..... غلط کردم.... تو به کردم
شاه - خوب حالا بلد شدی حرف بزنی -

سفیر الملک - بله قربان بله +

شاه - خوب بگو به بنیم بلجیک چه طوره - راهها امنه - ارزانیه؟
سفیر الملک - قربان راهها از تو جهات ملوکانه نیلے امن است
ولی همه چیز با نیلے گرانست خصوصاً نان و گوشت +

شاه - چرا نالواتما و قصابها را بدار نمی زنند؟

سفیر الملک - قربان چه عرض کنم؟

شاه - بنظر من شاه آنجا نیلے بی عرضّه است خوب احوالش چه
طور بود؟

سفیر الملک - احوالش نیلے خوب بود عرض سلام میرساند یک
سفیر هم فرستاده هر وقت امر و مقرر ر بفرمایند بنجاک
بوسی شمر نیاب شود -

شاه - لقب سفیر بلجیک چه چیز است +

له وقت ہو گیا کہ نکر بات کرتے ہیں لے راستے پر امن یا محفوظ ہیں۔ لے ارزانی است یعنی
چیزیں سستی ہیں لے بے عزت یا بے توقیر۔
لے آپ کی قدیمی کی عزت حاصل کر گیا۔

سفیر الملک - قربان لقب ندارد +

شاه - معلوم میشود آن پدر سوخته ہم از تویی عرضه تراست +
فارسی بلده؟ -

سفیر الملک - بله قربان بله....

شاه - بگو عطری بنجاک بوسی سرا فرماز شود.... خوب پدر سوخته
حالا دیدی چه طور مسجّع و متفکّی صرف میزنی بروگم شو
(سفیر الملک پس پس میرود تعظیم میکند)

رئیس خلوت - (داخل میشود تعظیم میکند) قربان اقیانوس العلوم
انبیاری و اما دبحر العلوم شاکرودی یک قدری خرمک
تبرک شده آورده میخواهد بنجاک بوسی سرا فرماز شود +

شاه - خوب.... بیاید

رئیس خلوت - (تعظیم میکند خارج میشود)

اقیانوس العلوم - دربار رئیس خلوت داخل میشود تعظیم میکند) ایها الملک
العظیم - این خرمک تبرک است بجهت ملک الملوک
آورده ام....

لے کیا تو فارسی جانتا ہے۔

لے آج شام کو۔

لے ہم ذرا لے ہم تانیہ۔

پیش میرود و بشقاب خرمار پیش شاه میگذارد)
 شاه - دیکدان خرمار میدارد و در حال خوردن، اقیانوس العلوم
 این خرمار را کی تبرک کرده است؟
 اقیانوس العلوم - ایها الملک الملوک خودم تبرک کردم +
 (شاه و مختار میخندند)

شاه - بارک اللہ معلوم بشود شما خیلے کار ہائے خوب میکنید +
 اقیانوس العلوم - بلا - ایها الملک +
 کریم شیرہ - الپتہ - الپتہ (ہمہ میخندند)
 شاه - اقیانوس العلوم انباری ... خوب بگو بہ بنیم چہ علم ہا
 خواندہ امی کہ اقیانوس شدی؟

اقیانوس العلوم - ایها الملک الملوک ... صرف نجوم، قواعد
 منطق، حکمت، طبابت، فقہ، اصول، علوم ارضیہ
 فنون سماویہ، جفر، رمل - اسطرلاب و ..
 کریم شیرہ - ہش - ہش (ہمہ میخندند)

اقیانوس العلوم - نجوم، فلک، علم اعداد، علم ابدان، علم موسیقی

لہ رکابی - طغتری - لہ چو ہائے ہیں - لہ حاضرین لہ البتہ شہ خواندہ یعنی تو نے پڑھا ہے لہ سمند
 لہ علم مذہب لہ جغرافیہ لہ علم نجوم لہ ایک تم کالہ جس سے چیزوں کی اونچائی معلوم
 کی جاتی ہے لہ گانے بجانے کاملہ -

و علم معرفتہ البلدان +
 کریم شیرہ - ہر ہر شہ پیش (ہمہ میخندند)
 اقیانوس العلوم - علم ...
 شاه - خوب ایسا است ما شمار اللہ ما شمار اللہ تمام اینہا را شما
 خواندہ اید؟

اقیانوس العلوم - بلا - ایها الملک
 کریم شیرہ - الپتہ ... درشت است ... لا بلانوں
 و حلوا الہمہ میخندند)

شاه - خوب ... جناب اقیانوس العلوم بلجیک خوردی؟
 اقیانوس العلوم - بلا ایها الملک العظیم (ہمہ میخندند)
 شاه - خوب یہ یہ بگو بہ بنیم کجا بلجیک خوردی +
 اقیانوس العلوم - نمیدانم در کربلائے معلی خوردم یا در نجف
 اشرف (ہمہ تبسم میکنند)
 شاه - یقین داری کہ خوردی؟

اقیانوس العلوم - بلا ایها الملک ... بہ آن حجری کہ بوسیدہ ام

لہ شہروں کی بابت علم لہ سوائے روٹی حلوسے کے اور کچھ نہیں جانتے - لہ اسی پتھر کی قسم
 کہا تاہوں جسکو میں نے چوما ہے بیٹے تجھ لا سود وہ کالا پتھر جسکو کعبہ میں چوستے ہیں -

خورده ام -

شاه - بزیر تو سر این مرد که (پیش خدمت‌ها میزند بسجده بجز علوم)

مرد که همه علوم تو هم مثل همین است -

ایمانوس العلوم - ایها الملک العظیم بالله وتالله که صیغه قسم است

خورده ام +

شاه - مفرکه احمق بلجیک اسم یک مملکتی است تو بلجیک خوروی؟

رئیس خلوت این مرد که پدر سوخته را بیرون کن (رئیس

خلوت و چند نفر پیش خدمت ایمانوس العلوم را میکشند

بیرون)

پدر سوخته اگر محض خاطر این عمامه نبود پدرت را میزاند

بروگم شو...

(در این حال ندیم دربار داخل میشود تعظیم میکند)

شاه - ندیم دربار -

ندیم دربار - بله قربان (تعظیم میکند)

شاه - مرد که بلجیک خوروی +

له سپر

شاه تیرے سارے علم ایسے ہی ہیں یعنی حکم کوئی علم نہیں آتا ہے -

ندیم دربار (با تسم) قربان بلجیک اسم یک مملکتی است چیز
خورونی نیست -

شاه - کجا است... کدام طرف است؟

ندیم دربار - قربان بان طرف تبریز -

شاه - ایچ کسی را از اهل آنجا میشناسی... دیدی؟ +

ندیم دربار - بله قربان... شیخ الاسلام بلجیک پار سال این جا بود

شاه - یقین داری خودت دیدی؟

ندیم دربار - بله قربان...

این پدر سوخته را هم بیندازید بزنید)

(پیش خدمت‌ها ندیم دربار را میآندازند میزنند)

ندیم دربار - آخ قربان... آخ... آخ... قربان که خوروم

شاه - مرد که اهل بلجیک همه کافرند. تو شیخ الاسلام شازرا

میشناسی؟

ندیم دربار - قربان... تصدقت گروم... میدانم همه کافرند

شیخ الاسلام هم رفته بود آنها را مسلمان بکنه... آخ +

له کہانے کی چیتہ -

شاه بکند - تصدق گروم = آپ پر قربان جاؤں -

شاہ - بزنید بزنید ..
 وزیر دواب - (داخل بشود) آخ قربان بزنید من شیر گفتم
 (خودش را میاندازد و روی ندیم دربار قربان بخانزادہ
 پہنچید ... من شیر گفتم در حالتیکہ میدود بطرف ندیم
 دربار کاغذ شعر از دستش میافتد کریم شیرہ بر میدارد)
 ندیم دربار - آخ آقای وزیر دواب دستم بدامنست -
 وزیر دواب - قربان شیر گفتم بمن پہنچید نشان -
 صدراعظم (تعظیم میکند) قربان پہنچیدش باین خانزادہ
 نمی فهمد +
 شاہ - ولش کنید ... مردکہ ہرچہ از تو میسر شد بخود نگو بلکہ
 وزیر دواب - قربان منم مثل مف تو را الشہرا شیر گفتم -
 (ہمہ میخندند)
 شاہ - وزیر دواب - تو کہ تا بحال شعر نمیگفتی حالا تو ہم شاعر شدی
 بلکہ خودت گفتی ؟
 وزیر دواب - بلکہ قربان شیر گفتم ... خودم ہم گفتم ام

لہ آپ سے مدد مانگا ہوں لہ میری خاطر اسکو معاف کر دیجئے لہ اس غلام کی خاطر اسکو معاف
 کر دیجئے لہ اسکو چھوڑ دو شہ بہودہ نہ یک۔ لہ شاید۔
 لہ خود میں نے ہی شعر بنا لے ہیں۔

شاہ - بخوان پہ بنیم پہ مہلی بہم بافتی -
 وزیر دواب - (میکرد عقب کاغذ) پہ این کاغذ کہ (ہمہ میخندند)
 آخ این کاغذ پہ طور شدہ ... پہ پدر این میرزا بزرگ
 بسزد (شاہ و حاضرین میخندند)
 پہ چرا میخندید - اینکہ خندہ ندارد (شاہ و دیگران میخندند)
 پہ این کاغذ کہہ ...
 شاہ - دباہم (مردکہ کلام کاغذہ +
 کریم شیرہ - آقای وزیر دواب ... کاغذ شامہین است
 (کاغذ را نشان میدہد)
 وزیر دواب - آخ ہمین است ... گور بانٹ برم حاجی کریم بدہ
 بمن +
 پیش میرود کہ کاغذ را بگیرد کریم شیرہ پس پس میدود
 آخ گور بانٹ برم حاجی کریم شیرہ را بدہ (میدود)
 بطرف کریم شیرہ (جان من بدہ گور بانٹ)
 کریم شیرہ - آخ نمیدم ... آخ نمیدم دبا خندہ و حرکات منحہ گی)

لہ تو نے کیا بہودہ باتیں جمع کی ہیں۔ لہ وہ کاغذ کہاں ہے۔
 لہ یہ تو ہنسنے کی بات نہیں۔
 لہ دکھانا ہے۔

(شاه و همه میخندند)

صدر اعظم (با حالت تبسم) آقای وزیر دواب عرض کردم بسم +
کریم شیره - آقای وزیر دواب بفرمائید (کاغذ را میدهد)
شاه - خوب وزیر دواب بخوان به بنیم -
(همه تبسم میکنند)

وزیر دواب - همه - این قدری بکاغذ نگاه میکند
شاه - ده بخوان چه تبه -

وزیر دواب چشم قربان ... گشته سرگین باشد سراطر میش
برده - در گریه می افتند سگان ملا علی ... طباح
تو ای تریس فلکش ز روک - با قلوب پلو آرد پیشتر همه
شبهها - بول بول در درخت ریوی اندر نفس آخوند
(همه بلند میخندند)

شاه - به به عجب شیر گفتی ... به به (با خنده)
صدر اعظم - (با تبسم پیش میاید) آقای وزیر دواب بسم است -
وزیر دواب - (با تغییر) باز همه میخندید ... صبر کن تمام شود +

له سرگین معنی گوهر

له مع قلب معنی دل - له پیشاب

له صدرین معنی گنار

صدر اعظم - (با حالت تبسم) آقای وزیر دواب عرض کردم
بسم است +

شاه - (با حالت خنده) صدر اعظم این کاغذ را بگیر بخوان چه
نوشته -

وزیر دواب - من خودم بخوانم -

صدر اعظم - خوب التفات بفرمائید کاغذ را زود
از دست وزیر دواب میگیرد

شاه - صدر اعظم بخوان به بنیم چه نوشته -

صدر اعظم - گشته سرگین باشد سرا بر تنش برود

در گریه می افتند سگان ملا علی

طباح تو ای خسرو نسر فلکش در نیک

با قاپ پلو آرد آن نسر همه شبهها

ببیل چو درخت دیدی اندر نفس و خواندی

گری که تو گل هستی ای شاه جهان آرا

من بنده این شاهم جز شاه نمی خواهم

له مهربانی فرماید - یا بگوید

له لسانی کانیال

له باورچی -

هر چند که گویندم از خسر و و شروا نمانا
 شاه - صدر اعظم بد مطری نیست وزیر دواب این معر
 را کی گفته -
 وزیر دواب - گوربان این شیرها را خودم گفتم -
 شاه - مر که اینها معراست ... اگر دروغ گفتمی سرت را
 میبرم ... که نخور +
 وزیر دواب - گوربان ... میرزا بزرگ -
 شاه - خوب معلوم شد نفست بگیرد ... صدر اعظم
 (شاه از روی صندلی بلند میشود) خوب حالا همه خص
 هستید عصری همه بالباس خوب بیایید که سفیر بلجیک
 میاید (همه تعظیم میکنند و خارج میشوند)
 شاه - وزیر دواب بمان! کارت دارم
 (شاه و وزیر دواب تنها و همه خارج شده اند)
 شاه - وزیر دواب امر وزیر عصری سفیر بلجیک میاید آن منیر بزرگ
 را میدی میگذارند در اطاق سلام چند
 صندلی هم میگذارند دورش یک نفره قلم

له بقیر قافیه کی نظم له کپڑا ہوتا ہے تہ ذرا ٹہرنا -
 تہ تمہے کچھ کچھ کام ہے -
 تہ ملاقات کریں گا کمرہ - سفرہ قلم کار یعنی بیل بوٹے والاد ستر خوان -

کار ہم بیند از نند روش تا ما بیا ایمم -
 وزیر دواب - چشم گوربان ولی گور
 شاه - ہنس نفست بگیرد
 :- پرده میانفتد :-

پرده پنجم

:- پرده بالا میرود :-
 وزیر دواب - در دربار تنها در اطاق قدم میزنند او قاش
 تلخ است) همه تقصیر این میرزا بزرگ پدر سوخته است
 پدرش را در میآ ورم ... من بانو میگویم شیر بگوا و میگوید
 من پدرش را میآ ورم ... پیش خدمت باشی! ...
 پیش خدمت باشی! ...
 پیش خدمت باشی - (داخل میشود) بلہ قربان (تعظیم میکند)
 وزیر دواب - برو فرماش باشیرا بگو بیاید -
 (پیش خدمت باشی تعظیم میکند خارج میشود)

له آردہ خاطر ہے -
 تہ میر = معر یعنی بقیر قافیه والی نظم -

وزیر دوا ب - (تہا) من پدرش را آتش میزنم -

(فرش باشی با پیش خدمت باشی داخل میشوند

تعظیم میکنند) بروید این میرزا بوزورگ پرسوخته را

زنجیر کنید بیارید +

فرش باشی - (تعظیم میکند) چشم قربان (پیش خدمت باشی و فرش

باشی ہر دو خارج میشوند +

وزیر دوا ب - ہمہ تقصیر این میرزا بوزورگ است - من میگوریم

شیر بگدا و میر میگید - پدرش را میسوزانم +

..... من امروز تہار نخوردم من گورسنہ ہستم

و خودم نمیدانم پدرشان را در میآورم پیش خدمت

باشی !

پیش خدمت باشی (داخل میشود تعظیم میکند) بلہ قربان +

وزیر دوا ب - پرسوخته من امروز یا دم رفت تہار نخورم پدرتان

را در میآورم پدر ہمہ میسوزانم -

پیش خدمت - باشی - قربان بندہ چہ تقصیری دارم ... خوب

لہ زنجیر سے باندہ ہو۔ لہ باہر جاتے ہیں۔

لہ گورسنہ = پہوگا۔

لہ کمانا کہانا بھول گیا۔

ہرچہ میفرمائید حاضر کنم میل بفرمائید +
وزیر دوا ب - پرسوخته حالاً زبان درازی میکنی ... پدرت

را میسوزانم +

پیش خدمت باشی - قربان اختیار دارید (تعظیم میکند)

وزیر دوا ب - خوب من چہ نخورم ؟

پیش خدمت باشی - ہرچہ میل مبارک است امر بفرمائید

از آشپز خانہ ہمایونی حاضر کنیم +

وزیر دوا ب - خوب چند ساعت داریم بعصر +

پیش خدمت باشی - قربان یعنی میفرمائید چند ساعت داریم

بعروب +

وزیر دوا ب - پرسوخته من میگوریم بعصر تو میگونی یعنی بعروب

پدتر در میآورم +

پیش خدمت باشی - قربان بندہ چہ تقصیری دارم - آخر عصر

یک وقت معنی نیست کہ عرض کنم فلان قدر داریم

بعصر -

وزیر دوا ب - پرسوخته یعنی قبلہ عالم نمی نمود -

لہ کہلیئے لہ بآئیں بنائے۔ لہ جو کچھ حضور کاچی چاہے۔ لہ شاہی باورچی خانہ مقرر

فاس۔ لہ تیرے پہر میں آتی دیر ہے۔

پیش خدمت باشی - قربان بندہ میچ میچ غلطی نہ کر دم
(نچو دش) این مرد کہتی تمہد - حالا یک چیز می بگو
خودت خلاص کن - لعنت بشیطان! خدایا امروز
روی کے بگاہ کر دم +

(رو می کنند بوزیر دواب)

قربان درست میفرماید یک ساعت ونیم دایم
بصبر +

وزیر دواب - ہا... ہا... پدرسوختہ اول گفتی بغروب حالا
میگونی بصبر پدرت را میوزانم -

پیش خدمت باشی - قربان اختیار بانہاست ہر کاری بکنید حق
دارید +

وزیر دواب - خوب من امروز چہ بخورم... گورسنہ ہستم -
پیش خدمت باشی - ہر چہ میفرماید بندہ چہ عرض کنم +
وزیر دواب - پدرسوختہ یک چیز می بگو پدرت را در میا ورم
پیش خدمت باشی - چشم قربان چلو میل دارید؟

لہ اپنا چچھا چھوا - لہ آج کس کامنہ دیکھا ہے

لہ آپ کو اختیار ہے -

لہ گبے ہوئے پاؤل -

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - پلو میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - خورش میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - آب گوشت^۳ میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - آتش^۴ میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - کئی فکر می کند میوہ جات میل دارید؟ -

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - تخم میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!
پیش خدمت باشی - ہوتج میل دارید؟

وزیر دواب - نہ!

لہ پناؤ - لہ ساگ - بھجیا -

لہ گوشت کاشورہ - بھجی -

لہ دال - لہ کاجر -

پیش خدمت باشی - ترا بیل دارید؟

وزیر دواب - نه!

پیش خدمت باشی - خیال چنبر میل دارید؟

وزیر دواب - نه!

پیش خدمت باشی - (سجودش) خدایا چہ گم (کی فکر میکند)

تقریل توڑت میل دارید؟

وزیر دواب - نه!

پیش خدمت باشی - پس قربان گرسنه تان تیت - چہ چیزی

میل ندارید؟

وزیر دواب - مرنگہ من میگوم گورسنہ ہستم ... تو میگویی

چہ چیزی میل نداری؟

پیش خدمت باشی - چشم قربان (تعظیم میکند خارج میشود)

وزیر دواب (ربا تغیر) پس مرنگہ چرا نان و پنیر خیک و تغنا گنئی؟

پیش خدمت باشی - ہرچہ بقیر مائید حق دارید ... ہمیں کی را

فراموش کردم بقیر مائید بروم از آشپز خانہ

۱۔ مولیٰ گروی - تہ چہ گویم یعنی کس چیز کا نام ہوں -

۲۔ شہوت - تہ کسی چیز کو جی نہیں چاہتا -

۳۔ تہیلی میں بند ہا ہوا پنیر - تہ تغنا یعنی پودینہ -

ہمایونی نان و پنیر خیک و تغنا خشک بیاورم ...
وزیر دواب - یک نفر بقیرست برو داز اندرون با پنیر خیک

بیاورد؟

پیش خدمت باشی - (تعظیم میکند) چشم قربان (خارج میشود)

وزیر دواب - پیش خدمت باشی! ...! پیش خدمت باشی! ...!

پیش خدمت - باشی - (بر میگردد) بلہ قربان (تعظیم میکند)

وزیر دواب - بگو پنیر از ہر دو خیک بیاورند - تو ہی اندرون

دو تا خیک اٹت؟

پیش خدمت باشی - چشم قربان (تعظیم میکند خارج میشود)

وزیر دواب - (تنہا در اطاق قدم میزند با اوقات تلخ)

امر وزیر پدرش را در میا ورم ... پیش خدمت باشی

پیش خدمت باشی ...

پیش خدمت باشی - (داخل میشود) قربان بلہ ...

وزیر دواب - بروان سفرہ قلمکار را باہفت نہ تا صندلی

بیاورد ...

۱۔ آدمی - تہ قصی -

۲۔ تہا پنیر دونوں تھیلوں کے اندر ہے -

۳۔ تہ بیل بوٹے والا دسترخوان -

پیش خدمت باشی - چشم قربان (تعظیم میکند خارج میشود)
 وزیر دواب - (بخودش - تنها در اطاق) من باید یک آدمی پیدا
 کنم که ہم اہل دفتر باشد - وہم از صف خور الشہرا
 بہتر نیر بگوید - ... ہر روز یک خیری بگوید من بہرم
 پیش شاہ بخوانم خوشنخستین یا این میسر را بوزورگ
 کاری ازش نیاید -

(پیش خدمت باشی با چند فرانسہ صندلی ہا را
 میآورند)

وزیر دواب - (پیش خدمت باشی +

پیش خدمت باشی - بلہ قربان (تعظیم میکند)

وزیر دواب - تو یک کسی سراغ نداری کہ اہم اہل دفتر باشد
 وہم مثل صف خور الشہرا شیر بگوید -

پیش خدمت باشی - (بخودش) خدایا چہ کنم کہ فحش نشنوم کتک

ہم نخورم ... خدایا امر فرجہ گیری اقتادیم -

(وزیر دواب) قربان بندہ سراغ ندارم ..

لہ وہ پسند کریگا۔ لہ اس مرزا بزرگ سے تو کچھ کام بنتا نہیں

لہ تجھے پتہ نہیں۔ لہ کیا کہوں۔

لہ گایاں دهنوں۔ لہ ہا رہی نہ کہاؤں۔

ولی این نائب حسن فرانسہ گفتہ بود کہ یک ہچو آدمی
 می شناسند +

نائب حسن - در حالتیکہ مشغول گذارستن صندلیہاست) بندہ
 کی ہچو عرضی کردم -

پیش خدمت باشی - خدمت سرکار آقای وزیر دواب دیگرہ
 دروغ نگو! ہمار ہم نمکن ... تو دیر روز گفتی ؟ ...

وزیر دواب - مر تکہ چرا پنہان کیکنی - عرض کن ...

پیش خدمت باشی - دیگرہ چرا پنہان میکنی ... عرض کن ...

نائب حسن - قربان من ہچو غلطی نہ کردم +

وزیر دواب - بزیر تو سرش (فرانسیہا میزند پسہر نائب حسن)

نائب حسن - قربان این پیش خدمت باشی با من دشمنی دارہ +

وزیر دواب - اگر این مر تکہ را کہ ہم شاعرست وہم اہل دفتر

فردانیاوری پدرت را میوزارم -

(یک پیش خدمت با یک صینی و دو لبتقاب پنیر

داخل میشود تعظیم میکند)

لہ اس تم کے ایک آدمی کھانتا ہے۔

لہ زیادہ جھوٹ نہ بول۔

لہ زبان مت بدل لہ تعالیٰ۔ لہ رکابی۔

وزیر دواب - از سر دو پنیر آوردی؟

پیش خدمت باشی - بله قربان

(وزیر دواب می نشیند روی یک صندلی و پیش خدمت

بشقاب را میگذارد روی صندلی دیگر)

وزیر دواب - آخ خیلے گورستہ ہستم بد سوختہ ہا۔۔۔

(مشغول خورد میشود) پیش خدمت باشی!

پیش خدمت باشی - بله قربان -

وزیر دواب - از سر دہ دو نیک پنیر بچمت اندرون آورده

بودند +

پیش خدمت باشی - بله قربان +

وزیر دواب - یک نیک بچمت من آورده بودند یک

نیک بچمت خانم .. دیک قدری پنیر از بشقاب

بر میدارد میدهد بہ پیش خدمت باشی رنجور بہ بین

چہ طور است +

پیش خدمت باشی - دپنیر را میگیرد میخورد مزہ مزہ میکند سری

۱۔ کہلے کتابے - لہ سر دہ پنیرے تہ خانہ -

۲۔ دم سرائے تہ بیوی گھروالی

۳۔ ذائقے لیتا ہے - چکرتا ہے -

تکان میدهد قربان خیلے خوب است .. بہ بہ

وزیر دواب - این از نیک من است +

پیش خدمت باشی - بله قربان باید ہمیں طور باشد .. بله +

وزیر دواب - (قدری پنیر از بشقاب دیگر بر میدارد میدهد بہ

پیش خدمت باشی) پیش خدمت باشی ازین رنجور بہ بین

چہ طور است -؟

پیش خدمت باشی - پنیر را میگیرد میخورد مزہ مزہ میکند سرش

را تکان میدهد) بہ بہ .. اینہم خیلے خوب است

در واقع تعریف دارد خیلے خوب است .. بہ بہ

وزیر دواب - این از نیک خانم است +

پیش خدمت باشی - بله باید ہمیں طور باشد .. بله خیلے تعریف دارد

وزیر دواب - خوب یگو بہ بنیم مال نیک من بہتر است یا مال

نیک خانم ..

پیش خدمت باشی - (دخودش) خدایا پناہ تو - چہ بگم کہ کتک

نخورم دپوزیر دواب) قربان گمان میکنم کہ مال

۱۔ کیسا ہے -

۲۔ حقیقت میں بہت عمدہ ہے

خیک خانم بہتر است ۔
 وزیر دو اب - ہا بارک اللہ بلہ میدانی چرا پیر خیک خانم
 بہتر است ۔
 پیش خدمت باشی - خیر قربان - بندہ چہ عرض کنم ؟
 وزیر دو اب - خیک من توی راہ سورخ شد با دزدو - اما
 خیک خانم ہیج باد نرودہ -
 پیش خدمت باشی - بلہ قربان ہمیں طور است کہ میفرمایید -
 پیر خیک خانم خیلہ تعریف دارد -
 میرزا بزرگ - از پشت پرودہ صدائش بلند میشود (آخ من بیچارہ
 چہ کردم - آخ خدا ؟
 وزیر دو اب - ہا رکمی گوش میدہی آخ این پدر سوختہ را
 آوردند !!
 میرزا بزرگ - (باز بخیر و چند نفر فرارش داخل میشود) ... آخ
 قربان بندہ چہ تقصیری کردم آخ بعد از
 سی و دو سال خدمت این جزای منہ ... امروز

لہ سوکھ گیا خشک ہو گیا۔

لہ این جزا کے من است یعنی یہ انعام مجھ کو ملا۔

از صبح تا حال ایک دقیقہ خوش نبودم ... آخ چہ تقصیری کردم
 وزیر دو اب - پدت را امروز میوزانم -
 میرزا بزرگ - آخہ قربان چہ تقصیری کردہ ام
 وزیر دو اب - پدر سوختہ برائے تبارہ عالم امیر میگویی ... من بتو
 بگفتم شیر بگو ... پدت در میا اورم
 میرزا بزرگ - قربان بندہ عرض نکردم کہ بندہ شاعر نیستم ۔
 تھی تو اتھ شعر عرض کنم ... قربان بندہ اہل دفتر ہستم
 وزیر دو اب - پس چرا گفتی ... پدتر را میوزانم ؟
 میرزا بزرگ - قربان حضرت اجل آنقدر اصرار کرید ... بندہ
 ہم بقدر مقدور چینی عرض کردم ؟
 وزیر دو اب - پدر سوختہ حقہ شو - تو دیگر معزولی - امروز روز
 آخرت ، نائب حسن گفتہ یک ادم بیاور دکہ ہم شیراز
 مف خورالشہرا بہتر بگو ید ہم اہل دفتر باشد -
 نائب حسن - قربان این پنچ خدمت باشی با من و من است بندہ ہا پچھ
 کسی سداغ نداؤم -

لہ میرہ معزای یعنی بغیر تاقیر کی نعم

لہ آئندہ تجھ کو معزوف کیا گیا۔

لہ تجھ کو تو اس قسم کے آدمی کا پتہ نہیں۔

وزیر دواب - بزیند تو سر این پدر سوخته... اگر گونی بیاید پدرت
را در میا ورم... بیر و نش کنیند *

(فراشما بیر و نش میکنند)

میرزا بزرگ - قربان بنده را تصدق کنیند - مرض بفرمایید
بنده دیگر میخواهم در این آخر عمر گوشه نشین بشوم -

وزیر دواب - پدر سوخته خفه شو... پدرت را میسوزانم... *

پدر سوخته را بیندازید... (فراشما میرزا بزرگ

را میداند از تدا آن سفره قلکار را بیندازید رویش..

میرزا بزرگ - آخ قربان بنده را بخدا ببخشید... توبه کردم

دیگر نوکری نمیکنم...

وزیر دواب - خفه شو پدر سوخته... آن صندلی ها را بگذارید

دورش -

میرزا بزرگ - آخ مردم بفریاد من برسید... آخ من چه

تقصیری کردم؟

وزیر دواب - بزیند تو سرش

فراشما - (از پشت پرده) برید... برید... پالیت... *

له نخچہ - معاف کیجیے - زہ جگوا اجازت دیجیے -

لہ اس کے سپر بارو -

پالیت *

(شاه و صدر اعظم و سفیر الملک و سفیر بلجیک و سایر

اجزاد داخل میشدند)

شاه - (با حالت تعجب و تغیر) وزیر دواب... وزیر دواب

این دیگر چه چیز است؟! این کیلہ؟! *

(ہمہ در حالت تعجب ہستند)

وزیر دواب - گوربان این میرزا بوزورگت.. قبلہ عالم

فہر مودید -

شاه - (با تغیر و تعجب) مرد کہ من گفتم میرزا بزرگ بگذار اینجا

وزیر دواب - گوربان اینم میرزا بوزورگت میرزا کوچک کثیت

شاه - بزیند تو سر این پدر سوخته (فراشما میزنند)

وزیر دواب - گور...

شاه - بزیند! بیر و نش کنیند! (فراشما وزیر دواب را بیرون

میکنند) *

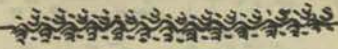
میرزا بزرگ - (با حالت پریشان از زیر سفرہ قلکار سر بیرون

کرده) *

لہ ڈرامہ کے سب آدمی -

لہ گیت - کون ہے -

آخ تصدقت گروم بدادم برسید۔ از زیر قلم کار بیرون
 میاید میرود بطرف شاه... آخ قربان بدادم برسید
 شاه - خوب بس است پدرش را میسوزانم +
 سه پرده میافتد:-



انتخاب ناسخ التواریخ

جنگ اسکندر ببادار او غلبه بایران پنج هزار و دو
 و شصت و یک سال بعد از هبوط آدم علیه السلام بود

چون اسکندر در شهر طراسه تجمین لشکر و اعدا و سپاه فرموده
 بعضی رزم دارا کوچ داده از دجله و فرات عبور نمود و وارد
 طابلس گشت و چون معلوم کرد که دانا در ارض از بلا شکر گاه ساخته
 یک طبلین مرد و سپاهی که عیارت از دو کر و بیانشد مترجم رکاب
 ماوست حکم داد تا چهار روز لشکر در طابلس توقف نموده کار خود
 را بنظم کرده و از آنجا کوچ داده قریب به ارض اربلا فرود آمدند

له نیت کریموالا۔ شایانوالا۔ له هبوطی گرتا نیچے ازنا۔ یعنی حضرت آدم علیه السلام کا پشت
 سے زمین پر اترا نا۔ له قیاری له بند و بیت شه لوانی۔ له کر کے۔ کہ زمین۔ کہ۔ نہ مطلب
 یا منے۔ له ساتھ رہنے والا نہ اترے۔ قیام کیا۔

له میرا نصاب کیجیے۔

و در آنجا لشکر گاهے بقانون بر آورده گردن آرا سگرے به نهایت
 متین کردند آن گاه مردم پیر و ناتوان و مریض را در لشکر گاه بجائے
 گذاشته خود نیم شبے با چهل هزار تن پیاده و هفت هزار تن سواره
 بعزم جنگ را از آن جای گاه بیرون شد و حکم داد که لشکر یان زیاد
 بر آرزو فتنه اندک و آلائک حرب چیزے با خود حمل نہ کنند و چون یک
 نیمه از آن مسافت که با دارا در میان داشت در نور دیدتے بزرگ
 پدیدار گشت اسکندر از اسب بزود بر سر آن تل برآمده لشکر گاه
 دارا را از آن سوے مشاهده نمود که چند آنکه نور بضر را گذر بود
 بر مرد و مرکب نے گذشت اسکندر زمانے دیر ہے با خودے
 اندیشید که بآن سپاه اندک اگر بدیشاں تا حقن کند از قانون
 خرد بیرون است پس لشکر یان را فرمود تا در آنجا فرود شدند
 و منادید سپاه را برائے مشاوره حاضر ساخته ایجنے بر آرات
 و هر کس سخنے گفت عاقبت پاریتنا که سردار بزرگ بود بر پائے خاسته
 عرض کرد که صواب آست که چند تن مرد دلا در از لشکر بیرون
 شده بجانب ایشان نزدیکی کنند که رسم و روش آن جماعت را باز

له مورچه جو گردن کی برابر او چاهو۔ له مغبوا۔ له توشه۔ خرداک۔ له دلائی کے تیار۔

له اٹھانا۔ لیجانا۔ له ٹیلہ۔ له نظر۔ له حملہ۔

له جمع مندیہ یعنی سردار۔

داند و باز آید تا در میدان جنگ کا بر بصیرت بو دین سخن در حضرت
 اسکندر پسندیدہ افتاد و خود کہ از دیگر مردم ہمدی و دلاوری برتری
 داشت با چند تن از گزیدگان سپاہ اسپ بر چاند و نبردی کے لشکر
 دارا رسیدہ از رسوم و نظام ایشان وقوف حاصل کرد و باز آمدہ
 مردم را نزدیک نظر داد و سر ہنگان سپاہ را بالکاف و اشفاق خسروانی
 امیدوار ساخت و فرمود آن شب را در فرزان کہ بیاسا بند و فرود
 چگاہ جنگ در اندازند و از آن سوے چون دارا از درو و لشکر دشمن
 آہی یافت صبح گاہ صف بر کشید و چون سپاہ ایران از آن زیادہ بود
 کہ در آن عرصہ بر یک صف شوند بضرمود گروہ گروہ از پس یکدیگر بہ
 ایستادند و جنگی را بر دو پہرہ ساختہ و خود پاپا نزد ہزار سوار جبار و
 شہزادگان و فلان خاصہ در قلب صف اول جائے گرفت و چند
 آنکہ از لشکر یونان در میان سپاہ ایران بود فرمود تا در نیمتہ و میسرہ
 لشکر جائے گرفتند و از اعیان ایران سرداران بزرگ بر میمنہ
 و میسرہ بگماشت و یا این ہمہ بسبب کثرت مردم و فرودنی لشکر بدان
 نظام کہ لایق بود موافق و متوفی نیامد سوارہ و پیادہ با ہم مختلط شدند

له دانائی له تنجب لوگ۔ چھے ہوئے آدمی۔ له خوشخبری له جمع لطف یعنی مہربانی شہج

شفقت یعنی مہربانی۔ له اوپر۔ له فوج کا طایاں بازو۔ له فوج کا پایاں بازو۔

له مل گئے۔

و عزا دہلے جنگی را از پیش روئے سپاہ بداشتند و قیلہمائے
 کوہ توان را از دنبال جانے دادند و لشکر ترکان را کہ مردم انگریز
 سیطیا گویند و اہل عراق را کہ بخطر یا نامند با قبائل گبی و ویسا یہ فرمان
 دارا در مقدمتہ الجیش ایستادند و حکم شد کہ چون سپاہ اسکندر تزدیک
 شوند نجبال دہند کہ بہ لشکر گاہ در آیند و از دنبال ایشان برآمدہ آن
 جماعت را محصور دارند و از میان برگیرند و لشکر دارا بر چہار بہرہ بودند
 بعضی را از آلت حرب بشمشیر بود و بر تھے راینزہ و گر وہے با تیر زمین بود
 و جماعتی چوب ہائے گران در دست داشتند و آمادہ قتال بودند
 اما سپاہ دارا را سگرے در اطراف نبود و از لشکر اسکندر بغایت
 ہراسناک بودند خاصہ آن جماعت کہ در جنگ غراگس و اسس
 حاضر بودند علی الجملہ اسکندر نیز سی و دو ہزار تن از لشکریان خود را بر
 دو بہرہ کرد و ہر بہرہ را بقانون نظام فالکس کہ ازین پیش مذکور شد
 بداشت و جمعے را کہ آلات جنگ ایشان گران بود از قفلے آن گروہ
 جانے و اوقات حفظ و حراست ایشان قیام نمایند و سوارگان سپاہ را
 در مینہ و میسرہ بگماشت و حکم داد کہ با تیر خارا اشکاف اسہلے عرا
 و

لہ توپیں نہ پیچھے ۔ لہ جمع قیلہ یعنی قوم ۔ لہ فوج کا اگلا حصہ نہ متوج نہ کام تمام کر دیں ۔
 لہ تیار نہ کہلاؤ ۔ لہ تھل کرنا ۔ لانا ۔ لہ گہبانی اور سنبھال ۔
 لہ پتھر کوئے والا ۔

را با خاک در اندازند و چون اسکندر دانست کہ گزیدہ سپاہ دارا
 در قلب جانے دارند لشکر خود را فرمود تا بسوئے میسرہ حملہ بر تزد چون
 لشکر اسکندر بچانب میسرہ روئے آوردند و دارا حق تدبیر اورادانت
 کہ از جنگ رو بر و سر بر تافت میسرہ سپاہ خود را حکم داد تا قریب
 بقلب شودند و جنگ اسکندر را بقلب اندازند مع القصدہ ناظرہ حرب
 بالاکزنت و ترکمانان کہ مقدمتہ الجیش لشکر دارا بودند اسپہرا میختمہ
 و با سوارہ سپاہ اسکندر جنگ در انداختند ز مانے بر نیامد کہ ترکمانان
 شکستہ شدند و راہ فرار پیش گرفتند دارا چون چنان دید حکم داد کہ
 عرا دہائے جنگی را بتازند و لشکر دشمن را در ہم نوردند چون عرا دہا
 بجیش آمد کمان داران یونان با خدنگ خارا در اسپ ہائے
 عرا دہ را بجاک در انداختند چنانکہ عرا دہا از رفتن بماند دارا چون
 چنان دید از قلب سپاہ بچینید و چون سوارہ و پیادہ ایرانیان مختلط
 بودند کار لشکر از ان تا حقن پریشان گشت و اسکندر با مقدمتہ الجیش
 بدیشان تاختہ از دنبال او پیادگان با نظام فالکس نیز در رسیدند
 و بہ جنگ در پیوستند چنانکہ کار بر ایرانیان تنگ شدہ را ہ ہزیمت پیش
 و

لہ فوج کے بیچ کا حصہ نہ قصہ کوتاہ ۔
 لہ شعلہ نہ پتھر کو چیرنے والا تیر ۔
 لہ بھاگنا ۔

گرفتند دارا نیز مجال درنگ ندیده از پیش بگریخت و ہنوز پارمینا کہ
در مسرہ سپاہ اسکندر بود با ایرانیان جنگ در میان داشت و سپاہ
ایران گردا گرد او را فرو گرفتہ غلبہ کوشش نمودند اسکندر چون حال
ایشان را بدانت جمعے را از قلب با عانت لشکر پارمینا فرستاد
در این وقت دارا کہ از میان میدان باز پس گریختہ بود چون حال
اسکندر را معلوم کرد ودانت کہ در قلب لشکر مردمے اندک باقی
ماندہ اند گروہے از سوارہ ہند و ایران را بجانب قلب مامور
داشت و ایشان اسپ ایگختہ با اسکندر در آویختند و پادشاہ
یونان جمعے از جنگویان را کہ از آلات جنگ گرانبار بودند حکم داد کہ
با سوار ہند و ایران جنگ در انداختند و مردانہ کوشیدند ایشان
را بشکستند آن گاہ اسکندر خود بجانب مسرہ با عانت پارمینا تاختن
کرد و بالشکر ہندیان و بظہریا و پارس کہ بدان جانب بودند جنگ
پر پیوست و دیرین کارزار شخصت تن از سرداران بزرگ یونان
مقتول گشتند اما با این ہمہ مردم یونان ظفر بستند و ایرانیان را
یک بارہ ہزیمت کردند و دیرین مصاف چہل ہزار تن از لشکر ایران

لہ اسکو گھیر کر تہ مدد۔

تہ مقرر کیا۔ تہ لڑنے لگے

تہ لڑائی۔

و پان صد تن از سپاہ اسکندر غرضہ ہلاک گشت و مبلغ چہل ملیان
زر و سیم وآلات و آوائی زرین و سہین و جواہر شاداب و ایشیلے
نقیسہ غنیمت مردم یونان گشت کہ آنرا ہزیمت ہزار ہزار ستر
و پنج ہزار نقرہ حبل کردند و بعد ازین فتح ممالک بابلونیا و سوزیانا
و پرسیس کہ بخراسان و خوزستان و فارس مشہور است مستخر اسکندر
گشت و دار الملک این ممالک کہ بابلان و سوزا و پرسیس کہ عبارت
از تخت جمشید است بہ تخت فرمان آمد و کار ایرانیان چنان بے شامان
گشت کہ دیگر نیرویے مقابلہ اسکندر نداشتند *

غلبہ اسکندر بہدرا پنچ ہزار و دولیت و ہشتاد و یکسال
بعد از بہبوط آدم بود

چوں اسکندر یکپارہ سپاہ ایرانیان را ہزیمت کرد بشہر بابل
در آمد و مردم آن بلدہ کہ از اعمال دارالصلو بہت روزیے بردند
از ورود اسکندر بہ نہایت شاد و مسرور شدند و پس از یک ماہ

لہ چہ چیز پیش کی جائے۔ تہ جمع آئند جو جو جمع ہوا کی معنی ہزن تہ چکتے ہوئے یعنی تہمتی۔

تہ ٹوٹ۔ تہ خچر تہ فتح کیا گیا۔ تہ گردا ہوا۔ تہ طاقت۔ تہ نہر۔ تہ تختی یا عیبت

ہیں زندگی بسر کرتے تھے۔ تہ بونچھنا۔ اتنا۔

از بابل بشهر سوز که اکنون بشوئستر مشهور است در آمد و در آن
 بلده دینت نماز دارا بدست اسکندر افتاد که پنجاه هزار طالینت
 زر خالص عاید گشت که هر طالینت عبارت از دولیت دینار
 نزر باشد و در ایام توقف اسکندر و شوئستر شش هزار تن پیاده
 و پانصد سواره از ماکادونیه در رسیده بطریق سپاه و گشت و
 درین وقت به عرض اسکندر رسید که دارا بار ارضی میدیایک عبارت
 از آذربایجان است گر خیمه و بعضی از ممالک عراق عجم نیز به زیر
 فرمان اوست اسکندر متعوض او نشده سخت به سوی اصلطغر و
 پرسیس عبور فرمود و بعضی از لشکریان ایران که در حضرت او نافرمانی
 کرده و بیجا لشکر خیمه بودند در عین عبور بگی را کینفر داده مطیع و متقاد
 فرمود و در ایام توقف در اصلطغر پرسیس ضعیف اسکندر که او را طیس نام
 بود و پیوسته کین ایرانیان در دل میداشت شب شوهر راست
 طافح یافته بخدر متاوتتافت و معروض داشت که مردم ایران
 سالها ممالک یونان را خراب و ویران داشتند و بیج دینقه از نهر بابل
 و قتل باقی نمیکند اشنتد هر گاه پادشاه را سر مکافات باشند من چنان

له دارا کزین گره ها هو ایک خزانه له بکل - له سلا هوا - له روکنه والا - مهرانم - له جبال
 صحیل معنی پہاڑ - له بند - اوپنے - له سنا - له فرماں بر ناز - له بخواہ - بیوی -
 له ہمیشہ - له دشمنی - له بدست - له ٹوٹنا -

خواهم که یک شب آن کینفر بدیشان دهم و آن چنان است که فرمان
 دی تا در همین شب لشکریان شهر اصلطغر را خراب کنند و آتش در
 زنند مع القصه درستی حکم از اسکندر بستد و سپاه را فرمود تا در آن
 شب اموال مردم را که یک صد و بیست هزار طالینت بقلم آمد بغارت
 برگرفتند و براستر و انتزاع حمل کرده از شهر بدر بردند آنگاه تمامت اصلطغر
 را که سالها دار الملک ملوک ایران بود خراب کردند و آتش در زدند و
 تخت جشد را بسوختند و ویران ساختند چنانکه هنوز آثار آن حرق
 و تخریب باقی است بالجمله روز دیگر خبر رسید که دارا در اکباتاناکه
 اکنون بقلم و سمدان مشهور است سکون دارد اسکندر ساز سپاه کرده
 یدان جانب کوچ داد و مدت پانزده روز هر روزی ده فرسنگ
 را قطع مسافت نموده در آن اراضی فرود شد و معلوم شد که دارا
 خبر تاختن اسکندر را صغافر موده پنجره قبیل از و رود او فرار نموده
 پس اسکندر روزی چند در آن جا توقف فرمود و از حال لشکریان
 باز پرسی بسترا فرمود و سواره طسالیا را که در بهرنا و رذرحمت
 فراوان دیده بودند با ایضال مر سوم و بذل عطا خوشدل ساخته

له ٹوٹ لیا - له تیرہ کر دیا - له ایک خاص جگہ کا نام ہے - له مینا - له پتہ کرنا - له قیام
 له سنا - له مناسب تحقیقات - له لڑائی - له ادا کرنا - پونہ چانا - له مقررہ خواہ
 له بختنا -

بعلما وہ دوہزار طالینت زر با انعام ایشان مقرر داشت و آن
 جماعت را شاد و کام رخصت انصراف داد تا یک چند مدت در
 خانہائے خویش آسودہ و غنودہ باشد آنگاہ امرائے درگاہ
 و سران سپاہ و عموکم لشکریان را حاضر ساخته فرمود کہ مارا در حق
 بیچکس حکومتی بشایستگیان نباشد ہر کہ را دل بسوئے ماست و ملازمت
 حضرت مارا طالب است تمام اورا و رفتہ چاکران بر بنگارت
 و مرسوم اورا مقرر و معین فرمایند و ہر کہ امیل آن باشد کہ از
 ملازمت خدمت استعفا بخوید و باخانہ خویش شود ہم با او سخنی
 نخواہد بود عموکم لشکریان پیشانی بر خاک نہادند و ملازمت کاتب
 را اختیار کردند و قلیلی از مردم کہ عزیمت وطن نمودند ہم ایشان را
 مطلق العنان ساخته با انعام و افضال خسروانی رخصت انصراف
 داد آنگاہ مردے از بزرگان ایران کہ آتے و اطمینان نام داشت
 و روزگارے دارا از حکم دارا در قلعه شوشتر مجبوس بودہ بفرمودہ
 اسکندر از مجلس نجات یافتہ بایالت و حکومت آذربایجان منتقل
 گشت و از پس این واقعه پادشاہ یونان با مردان مبارز بطلب

لہ اجازت تہ والی۔ تہ عام سپاہی۔ تہ جبراً۔ زبردستی۔ تہ نوکری میں رہنا۔ تہ معائنہ
 یا محققاً یعنی اب تک نوکری سے معاف کیجئے۔ تہ خدمت میں رہنا۔ تہ بہتر سمجھا۔ ترجیح دی۔
 تہ خود مختار۔ آزاد۔ تہ خوشنہیں تہ قید میں تہ قید۔ تہ سرداری۔ تہ بفرمائیے۔ تہ جگہ۔

دارا کوچ دادہ دارو شہرے گشت و دارا از آنجا در تنگی کبندیان
 کہ عبارت از کنار دریائے خوزراست گریخت و از آنجا عبور کردہ از
 اراضی کرکان بسوئے خراسان در رفت چنانکہ مذکورے شود +

جلوس اسکندر در مملکت ایرانیاں پنج ہزار و دولیت

و ہشتاد و یک سال بعد از بہبوط آدم علیہ السلام بود
 از ان گاہ کہ لشکر ایرانیاں در ارض اربلا شکستہ شد ہرگز
 آن اجماع کہ در خور جنگ اسکندر باشد فراموش گشت اما چون دلائل نظر
 خراسان گریخت و از جانب اوس بس کہ یکے از بزرگان درگاہ
 بود حکومت اراضی خراسان و بلخ داشت بخدومت شتافت وی
 ہزارتن از مردم یونان و چہار ہزارتن از لشکریان فلانن انگن
 و سہ ہزار سوارہ کہ بیشتر از ایشان از مردم عراق بودند بر سر دارا
 گرد گشتند و دارا عزم کرد کہ با آن لشکوہ بجانب عراق آمدہ و دیگر بارہ
 سپاہی در خور جنگ فراموش کند و چند منزل کوچ دادہ ہم از نیمہ راہ پیشیمان

لہ تگنئے تہ اگر زنی نقطہ کسین تہ تحت پریشنا۔ تہ زمین۔ تہ ہار گیا تہ جمع ہونا۔
 تہ لائق۔ مناسب تہ تھوہ ہینکے کا لہ گو پیا لہ رسالہ تہ از ایشان یعنی ان میں سے۔

گشت و مراجعت کرد و گفت که در همین اراضی نشین کنم و چون اسکندر
 بدین جانب شود با این سپاه تلیل مصافق بود و مدین هنگام بس
 یا ابن زائس که هم کے از بزرگان حضرت دارا بود تنہائی ساز شور
 طراز داد و گفت مردم ایران از دارا رنجیدہ خاطر اند و ہرگز در راہ
 او کوشش نکنند بہتر آن است کہ اورا از میان بر گیریم و خود بکار سلطنت
 پرداختہ با اسکندر مصاف دہیم و جمعہ از صنادید و سپاہ را بدین
 سخن ہمدستان ساختند۔ مردم یونان در حق بس بدگمان شدند
 از بد سگالے او با خدمت دارا ملکایت بردند و عرض کردند کہ صواب
 آن است کہ درین مدت فقرت حافظ و حارس پادشاہ ایران لشکر
 یونان باشند و ارا سخن ایشان را بصواب نشمر و چہ اندیشید کہ مردم
 یونان زمین دور نباشند کہ ہولے اسکندر جویند و چون فرصتے بدست
 کنند بجهت تہرب باوٹے مراگزندے رسانند لاجرم بعد از سہ روز
 بس و ابن زائس و جمعہ دیگر از بزرگان ہمدست و ہمدستان شد
 بردار ایشان شدند و اورا گرفتہ باز بحیر زمین بر بستند و درختے نہادہ بر
 پشت استران حمل کردن و پوشش آن تخت را از پوست جانوران

لے واپسی سے رہنے کی جگہ لے مصاف دہی لے لے جنگ منکے سامان سے نقش کھچا پتاری
 کی۔ لے کام تمام کریں سے متفق سے کمزوری خطرہ سے بچید۔ نامکن لے سکندر کی بھلائی چاہیں گے
 لے جب موقع پائیں گے لے اکی بہر بانی حاصل کرنے کی عرض سے۔ لے عملہ کیا۔
 لے مندرقی۔

نمودند تا مردم ندانند کہ آن نشین دارا است آن گاہ بجانب عراق
 کوچ دادند و لشکر یان جنگی بس را بہ سالاری و سلطنت سلام
 گفتند جز سپاہ یونان کہ سر از اطاعت او بر تافتہ باز اضی پارطیا
 فرار کردند تا آن سوی چون اسکندر وارد با طاناکت کس پہ
 پیش کلیطس کہ بواسطہ ناتدرستی اورا در شوش گزاشتہ بود فرستاد و شش
 ہزار تن و پیادہ و سوارہ کہ از اہل ماکادونیہ در زردا و بود طلبے نمود
 پس از ورود ایشان از با طاناکوچ دادہ یازدہ روزہ بزین رے
 آمد و جمعہ از مردم او بسبب استعجال در راہ باز ماندند و برخے پائمال
 ہلاک شدند علی الجملہ اسکندر نخستین با شصت تن از خاصگان خود وارد کرد
 گردیدہ پنج روز در آنجا توقف فرمود تا لشکریان برسیدند و کار ایشان
 را بہ نظم و نسق کردہ از رے کوچ داد و از راہ کسبیان عبور کردہ ارد
 پارطیا گشت و رآن مقام از اعیان و بزرگان ایران تامہ رسید کہ
 ایرانیان عزم گرفتن دارا کردہ اند اسکندر بعد صفائے این خبر لشکر
 را بقراطیس کہ یکے از سرداران بزرگ بود سپرد و خود با جمعہ از سواران
 جرار بجانب بس تاختن برد و سہ روز شوش بتاخت روز سیم پدیں

لے پہنچتا۔ لے جدی۔ لے قصہ کوتاه۔

لے انتظام۔ بندوبست۔

لے مستا۔ لے خونتاک۔

فرود شد کہ شب پیش لشکر گاہ بس بودہ و معلوم کرد کہ بس دارا
را گرفتہ مجبوراً بجانب بکطرا بردہ و مردم ایران او را بسطنت
برداشتہ اند اسکندر بے توانی از آنجا کوچ داد و با جمعی از سواران
گزیده از دنیال بس تاختن کردہ روز دیگر بالشکرا و دوچار شد و
سپاہ بس چون مردم اسکندر را بدیدند بے آنکہ معلوم کنند کہ ایشان
چہ کس اندوے بہزیمت نہادند بس چون این حال بدید از کردہ
پشیمان شد و با جمعی از بزرگان سپاہ بخدرت دارا آمدہ زبان بخت
بر کشود و عرض کرد اے ملک ایران ما از برائے صراست مملکت
این چارہ اندیشیدیم و ترا گرفتار ساختیم اکنون کہ مفید نہ بود اینک
اسپ جنیبت حاضرست بر نشین تاراہ فرار پیش گیریم و اگر گفت ہرگز
ازین تخت بیرون نشوم و اینگونہ زندگی را نخواہم بس چنانکہ بزم
والحاح نمود و از آن تخت بدر شد عاقبت الامر غضب بس بس
و دیگر بزرگان غلبہ کرد و تیغ بر کشیدند و دارا را از خیمائے کاری
رساندہ بینداختند و بر اہمائے خود سوار شدہ فرار کردند از تنگائی
ایشان سپاہ اسکندر در رسید و از دنیال آن جماعت ہے

لہ اڑا - لہ قیدیں - لہ اُسکو بادشاہ بنایا ہے لہ بغیر ڈھیل یا توقف ہے مقابلہ ہوا۔
لہ حفاظت - لہ کوتل گہڑا۔
لہ اچکارنا - لہ عاجزی کرنا لہ پیچھے۔

بتاقت و درین ترکہ از جمعی از آن خیانت کاران مقتول گشتند و درین
وقت اسپ ہائے کہ تخت دارا را سے کشیدند از جادہ بیرون شدہ
ہشت ذرع از راہ یہ یک سوشند و در نزدیکی دیہے بخنار
چشمہ ایستادند از قضا پولطاطیس کہ یکے از بزرگان ماکا دونیہ بود
بخنار آن چشمہ عبور فرمود و از غایت عطش فرود شدہ تلب لے آب بنید
و چون خود از سر برگرفت کہ پُر آب ساختہ بیاشامد ناگاہ نالہ حزین
بگوش اور رسید بے توانی بر خاستہ بسوے آن بانگ شتافت و دارا
را در میان تخت قریب بسکرات موت یافت چون چشم دارا برا و
اقتاد تخت ازوے جرءہ آب طلبیدہ بیاشامید آنگاہ گفت کہ
من در طلب شخصے بودم کہ وصایائے خود را با او بگذارم و اکنون تو
حاضر شدہ معلوم باد کہ من اکنون با دست تھی ازین جہان بیرون
مے روم از من با اسکندر سلام برسان و بگو من از تو راضی و شاکرم چہ
ازان زمان کہ زنان و فرزندان من اسیر و دستگیر تو شدہ بہ سز نیکی
با ایشان روانداشتہ در نفس باز پسین از خدا میخواہم کہ ترا پادشاہ
روئے زمین کند و از تو خواستارم کہ بعد از من دختر من روشتنک

لہ بے ایمان - نمک حرام - لہ راستہ - لہ پیاس - لہ ایک گہونٹ پانی - لہ جان کنی -
لہ گہونٹ - قطرہ - لہ جمع و میت یعنی وہ ہدایت جو مرتے وقت کیجاتی ہے لہ گرفتار
لہ آرزو رکھتا ہوں۔

راجبالیه نکاح در آوری و بر مملکت من بیگانه را مسلط نه کنی و قاتلان
 مرا مکافات عمل در کنار نمی این گفت و دست پهلطیس گرفته فرمود
 که چون بخدمت اسکندر شوی دست خود را بجای دست من با او ده
 و بر دست او بوسه زن که من الحال جز دست تهن چیزه با خود نمی
 برم بعد از گفتن این کلمات حال دارا دیگرگون شد و پهلطیس او
 را در بر کشید که باشد بجای خود آید همچنان در برابر او جان بداد و زلمنه
 بر نیامد که اسکندر که در طلب دارا بود و در انجا عبور کرد و چون دید که
 پادشاه ایران رحمت بدیگر کرده بر زده جامه بر تن بدید و بانگ
 ناله و شیون برداشت و از پس سوگواری جسد دارا را با بن پادشاهان
 با خاک سپرد و کار مملکت را بطیار این نظم و نسق کرده شکریان را
 بجفایت قمر اطیس سردار گذاشت و خود با گزیدگان سپاه عزیمت
 هنر کانی که عبارت از مملکت مازندران است فرمود و از مشعب
 کوستان راه سپردن گرفت و حکم داد که قمر اطیس بالشکر از راه راست
 بدانشوئے شود و چون خبر ورود اسکندر بمازندران رسید صفار و کبار
 آن مملکت باستقبال بیرون شده پیشانی بر خاک نهادند و از دل جان

له رتی له غاب - له بده - ستر - له دے - له ہوش میں آجائے - له عم - رنج -
 له جم - بدن - نقش - له دهن کردیا - له انتظام - فرموداری - له درہ - له جمع صغیر
 یعنی چھوٹا - له جمع کبیر بیستے بڑا -

مطیع و متقاد گشتند و چون خبر تسخیر مازندران در آریا که عبارت از
 ہرات است شائع گشت ساطی باز زانیس کہ از جانب دارا حکومت
 ہرات داشت باتفاق بزرگان آن مملکت نامہ از در ضراعت بخدمت
 اسکندر فرستادند و اظہار عقیدت و چاکری نموده از ورطہ بیم و ہلا
 رستند و اسکندر از مازندران بجانب ہرات شد پس از ورود بدین
 اراضی بساطی باز زانیس را بجکومت آن مملکت سرافراز ساخت
 و خود بر تہامت ایران پادشاهی یافت و درین وقت کہ بلدہ ہرات
 لشکر گاہ اسکندر بود در حضرت وے معروض افتاد کہ مردم بارو کے
 کہ بلدہ ایست بر یک سوے ہرات بامید استوار کے قلعہ
 و صعوبت عبور از طریق و شوارع آن شہر سرازیر مان تافتم اند و طریق
 عضلیان و طغیان پیش گرفته اند اسکندر ساز سپاہ کردہ بدین جانب
 کوچ داد و چون خبر لشکر کشتے پادشاه یونان بارو کے منشر شد
 مجال خود داری در مردم آن بلدہ نما ندلا جرم بقدم ضراعت یہ حضرت
 اسکندر شتاقتمہ استرحام نمودند و پادشاه یونان جبراکم ایشان
 را معفو داشت اما از ان سوئے چون بس اراضی ایران را از

له فرمانبردار - له پس گئی - له عاجزی - انکاری - له دفا داری - له ہنر - له مضبوطی - له شوارعی
 له جمع طریق یعنی راستہ - له جمع شارع یعنی سڑک - له کشتی - له بغاوت - له مشہور - له اپنا چاکو
 له ہم کیواسے التجا کرنا - له جمع چوہ یعنی قصور - له معاف کیا گیا -

وجود اسکندریہ یاقت با ساطی باز زانیس حاکم ہرات پیمان محکم
 کرد و سلطنت بر آورد و نام خود را از تک زر کس نہا و حکم داد تا
 ہر کس از سپاہ یونان بفرمودہ اسکندر در بلاد و امصار ایران
 بحفظ و حراست مشغول بود مقبول ساختند چون این خبر بہ اسکندر رسید
 بگردار ہنر غضبناک از بارگئے ہرات کوچ و اد ساطی باز زانیس چون
 این خبر بد است از ہرات گریختہ بہ نزد یک بس آمد و اسکندر دین
 کرت چون وارد ہرات گشت ارسالیس را کہ یکے از بزرگان آن بلدہ
 بود یا یالت برگزید و حکومت ہرات را با وسے تفویض نمود و خود
 باگروہے از لشکر ایران برائے قلع و قمع قبائل زرگی کہ با ساطی
 باز زانیس ہمدست و ہمدستان بودند بیرون شد این خبر چون
 بوئے رسید از میان آن قبائل بیرون گریختہ از رود خانہ اندس
 کہ عبارت از رود اٹک است بگذشت و از آن سوئے رود خانہ
 آرام گا ہے اختیار کرد مردم پنجاب گفتند ساطی باز زانیس را گناہ
 فراوان ست تخت آن کہ در قتل بادشاہان ایران شریک بودہ
 و دیگر آن کہ با اسکندر کہ اورا ایالت ہرات داد خیانت ورزیدہ

لہ بادشاہ بن بیٹھا لہ جمع مصر یعنی شہر۔ لہ غضبناک شیر۔

لہ قلع۔ لہ قلعہ۔ بار۔ لہ سرداری۔ لہ حوالہ کرنا۔ سونپنا۔

لہ نیست دباو کرنا۔

بہ نزدیک بس شد و بفرمودہ او بمیان قبائل زرگی آمد و ما اگر
 این ہمہ را ندیدہ انگار یکم و با او از دربار اشوگیم بیگان اسکندر
 از دنبال او بشتابد و خاک مارا بباد دہد پس ہنگی ہمدست شدہ اورا
 بجزقتند و بحضرت اسکندر ستاروند و پادشاہ یونان حکم داد تا مسر
 از تن وسے برگزقتند دین وقت سپاہ یونان کہ مقرر رکاب اسکندر
 بودند ہنگی ماے فراوان حاصل داشتند کہ از غنیمت و غارت
 بلاد ایران بدست کردہ بودند و روقر کار بلہو و لقب مے بودند و
 در تہذیب و مال و مخارج ناستودہ جڈے تمام داشتند چند انکہ
 اسکندر بزبان نصح ایشان را منع فرمود مفید بقا و عاقبتہ الامر
 زبان بشکایت باز کردند و گفتند اکنون کہ اسکندر مالک ایران
 را بہ تخت فرمان آورد از چہ روئے مارا رخصت نہد تا روزے
 چند بجاہ خویش شدہ و دیدار زن و فرزند تازه کنیم چون این سخنان
 گوش زد اسکندر گشت جمعے از قوا و سپاہ را کہ شمالی بہ سمر اداد
 و گروہے را پانچ بگذرانید تا دیگران چنین سخن بکنند و از پس این
 واقعہ آن و توفیق کہ با سپاہ یونان داد تخت سلب گشت و مردم

لہ کے ساتھ ہی ہے پیش آئیں۔ لہ میں بر باد کر گیا۔ لہ نے تنفق ہو کر لہ کیل کو دشمن و مشرت۔

لہ نالک کرنا۔ اٹرانا۔ لہ بڑے خرچ لہ کوشش۔ اشتیاق۔ لہ نصیحت لہ جمع کا لہ

یعنی سردار۔ رہبر۔ لہ ہر وہ۔ اعتبار۔ لہ کہو یا گیا۔ جاتا رہا۔

ایران که بتازگی کمر خدمت بسته بودند در حضرت او معتبر شدند
 و طرف شور و مصلحت افتادند و فرمان داد که در میان مردم
 ایران و یونان بمتونیت نباشد و در کارها برادرانه روند و هر کس
 باین نیت بیعت کند که از پیش بدست داشته کار کند و کسی را با او سخن
 نباشد اما کار سپاه به نظم و نسق یونان باشد خاصه در میان حرب
 بنظام فالنکس کار کنند و کسی که از تن از جوانان مدار ایران برگزید و حکم
 داد که زبان مردم یونان را آفر گیرد و بنظام فالنکس و قوف حاصل
 کنند مردمان یونان که از حضرت او بار جائے فراوان بودند چون
 وثوق پادشاه نسبت با هالی ایران مشا بده کردند بخجده و دیالوس
 گفتند و این معنی را اسکندر بفرستاد بدانت و یکبارہ دل
 با ایشان بد کرد و در حق آن جماعت بدگمان شد فیلوس را که یکی
 از محرمان اسرار او بود خیال خیانتی که از وظاهر نشده بود
 در معرض بازخواست بداشت و فرمود تا سراز تن او بر گرفتند
 و پچیان پارینا را که پهلای بزرگ بود بی گناہے بین بقتل آورد
 مردم یونان سخت ہراسناک شدند و جمیع صورت بد روزی و بد

لہ ان سے صلاح شور ہونے لگے۔ تہ فرق۔ امتیاز تہ مذہب و ملت تہ یکہ لیں۔
 تہ امید۔ تہ دانائی تہ انکی طرف سے باکل بدگمان ہو گیا۔ تہ جمع میر یعنی ہبید تہ جو بطنی
 سزا۔ تہ ظاہر۔ تہ بد نیتی۔ مصیبت۔

حلے خود را نامہ کر وہ آفاذ ما کا دو نیہ داشتند تا خود ایشان از حال
 ایشان آگاہ باشند از قضا نوشت ہاے آن جماعت بدست گمانتنگ
 حضرت افتاد و جملہ را بنظر اسکندر رسانیدند پادشاہ یونان آن مردم
 را طلب داشتہ باگروہے کہ در حق ایشان نیز بدگمان بود و فوج
 کرد و آن جملہ را فوج مقتدران نام نهاد تا در میان سپاہ شناختہ
 باشند و کسی فریقتہ ایشان نشود و آنگاہ سوارہ یونان را کہ ہمیشہ
 یک سہ سالار داشت فرمود تا دو بہرہ باشند و کلیطس و ہنیدون
 را کہ از بزرگان در گاہ بودند برایشان سپہ سالار ساخت تا
 اگر بکتن خیال خیانتی اندیشد آن دیگر بعض رساند چون این
 کار ہا پر داخت برائے آنکہ لشکریان از کار جنگ بیگانہ نیفتند و
 تخمیر مملکت یونانی و بخارا و سمرقند و خجند و تمامی اراضی ہیاطلہ
 فرمود و با سپاہ ساز کردہ بدان سبے کیج داد و مردم آن ممالک
 بے آنکہ تیغے از میان برکشند یا تیرے از کمان کشند و ہند حضرت
 اوست تا قہ جبین عبودیت بر خاک نہادند و بلدہ آرا نشور یارا
 بہ تخت تصرف آوردہ زمستان آن سال را در آنجا توقف فرمود

لہ کبک۔ تہ روانہ کرنا بیخجا۔ تہ بدکار یا شریر آدمی۔ تہ آنکے دھوکے میں نہ آئے۔
 تہ لونا بہیل نہ جائیں۔ تہ پیشانی۔
 تہ علما۔ اطاعت تہ قبضہ۔

درین وقت مردم هرات چون عرصه را از لشکر اسکندر تپتی یافتند دیگر
 باره ساز مخالفت طرز دادند و سر از فرمان برتافتند چون این
 خیر بعرض اسکندر رسید جمعی از سپاهیان را به تنبیه ایشان مامور
 داشت و آن جماعت قدم جلالت پیش گذاشته با سپاه اسکندر
 مصاف دادند و عاقبت شکسته شده همچنان مملکت هرات به
 تحت فرمان آمده و اسکندر در همان زمستان از شهر آرخشوریا کوچ
 داده به بلده پاراپائیسس فرود شد و بعد از شانزده روز از
 آنجا کوچ داده از بیابان بسیر عبور کرده از تنگ باب البواب سر
 بدر کرد و بارض آذربایجان آمد و در آن حدود دینان شهر متین فرمود
 از بیوت و قصور و کوس و بازار و گرمایه و معبد پرداخته کرد و حکمت
 آن شهر را به پراکس که یکی از بزرگان ایران بود تفویض فرمود
 و هفت هزار تن از لشکریان که از زحمت سفر خسته خاطر بودند در حد
 او باز داشت تا امر ونهی او را مطیع و متقاد باشند و نام آن شهر
 را اسکندریه گذاشت و اسکندر در ممالک سیزده شهر بنیان کرد و جمله
 را اسکندریه نام نهاد از همه بزرگتر اسکندریه مصر است که تا کنون باقی

له میدان له طاعتت سر مو لیا - له سزا - له مقرر له بهادری له لوائی کی -
 له نیاد - له مغیره له جمع بیت یعنی گهر - له جمع قصر یعنی محل له پرستش کی
 جگر له نمیده -

و اسکندریه دیگر در نواحی سامه بود که بعد به محض خوانده شد و دیگر در
 راه مرز و ارض خوزستان بود و دیگر در بلاد هند و دیگر در آذربایجان
 و دیگر در کنار نهر فرات و دیگر در ارض بابل و دیگر در باور انهر و مصر و
 خراسان و دیگر در میان حلب و حماه و دیگر در پنج فرسخ بواسطه
 و دیگر در میان که و مدینه با بجمعه بعضی از آن بلاد اکنون بنام دیگر شده
 و بعضی درین زمان خراب و ویران افتاده -



له تز دیکی - مخرب و جبار - له کوس - له جمع بلده یعنی تصبیه -

انتخاب

از گلستان سعیدی

باب هشتم در آداب صحبت

حکمت . مال از بهر آسایش عمر است نه عمر از بهر گردن
مال عاقلی را پر سیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیت گفت نیکبخت
آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه مرد و هشتت بهریت کن نماز بر آن
بیکس که هیچ نکرد که عمر در تحصیل مال کرد و نخورد . حکمت
دو کس رنج بهوده برودند و سعی بیفایده کردند یکی آنکه اندوخت و
نخورد و دیگری آنکه آموخت و نه کرد . مثنوی علم چند آنکه بیشتر خوانی
چون عمل در تو نیست نادانی به نه محقق بودت دانشمند به چارپایه
برو کتابی چند حکمت علم از بهر دین پروردن است نه از بهر

له جمع کرنا . له یو یعنی عاقبت کا سامان کیا . له چورگیار مال و دولت له ناملانج .
له حاصل کرنا . سما سے مراد نماز جنازه ہے له تحقیق کر میوالا . حکیم کہ اس لفظ میں یاے
وعدت ہے یعنی ایک چارپایہ یا چوپایہ جانور .

دنیا خوردن بهریت هر که پر مهیز و علم وز بهر فروخت به خرمی
گرد کرد و پاک بسوخت به پسند . عالم نا پر مهیز گار کوز شعله سوار
بهریت بیفایده هر که عمر در یاخت به چیزی نخرید و ز پرینداخت
پسند ملک از خوردندان جمال گیر و دین از پریندگان کمال باید
پادشاهان نصیحت خردمندان از ان محتاج تر اند که خردمندان بقدرت
پادشاهان قطعه بندی اگر بشنوی اے پادشاه به در همه دفتر به ازین
پند نیست . جز به خردمند مفر ماعمل . گر چه عمل کار خردمند نیست
حکمت سه چیز به سه چیز پاندار نماند مال بی تجارت و علم بی
بحث و ملک بی سیاست قطعه وقتی بلطف گوی و مد آرا و
مردمی . باشد که در کند قبول آوری دلی . وقتی بقهر گوی که صد
کوزه نبات . که گه چنان بکار نیاید که خطلی حکمت رحم آوردن
بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر
در ویشان بهریت نجلیت را چو تکلید کنی و نوازی به بدولت تو گنه
میکنند با نوازی پسند . بر دوستی پادشاه اعتماد تو ان کرد و بر اولاد
خوش کردگان که آن نخیالی مبدل شود . و این بخوابی متغیر گرد

له یعنی دنیا کا مال و دولت جمع کرنا له تمام . باکل . له رونق پاتا ہے . له قرابت یعنی
نزدیکی یعنی مہربانی . له کتاب یہاں کتب خانہ سے مراد ہے له انتظام کہ نرمی نہ ضرورت
له شاید . له لفتح قاف بات کا ماننا له مصری (در این . له بد باطن . ظالم کہ پرورش
له بحد و له شرکت یعنی تو گناہ کرنے میں اسکا شریک بننا ہے .

شعر معشوق هزار دوست را دل ندهی - ورمیدهی آن دل بجدانی
 بنی چند هر آن سهری که داری با دوست در میان منه و اگر چه دوست
 مخلص باشد چه دانی که وقتی دشمن گردد و هرگز ندی که توانی بدین
 مرساں که باشد که وقتی دوست گردد - پند - رازیکه نهال خواری
 باکس در میان منه و اگر چه دوست باشد که مر آن دوست را
 نیز در دوستان باشند و همچنین مثل قطعه غاشی بر غمیل دل خویش
 با کسی گفتن و گفتن که گوی + ای سلیم آب ز سر چشمه بر بند - که چو پند
 نتوان بستن جوی سرت سخنی در نهان نباید گفت - کان سخن
 بزرگان نشاید گفت حکمت دشمن ضعیف که در طاعت آید و دوستی
 نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی
 دوستان اعتماد نیست تا بملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک
 را حقیقت شمار و بدان باند که آتش اندک را مهمل میگذارد قطعه امروز
 بکش چو میتوان کشت - کالش چو بلند شد جهان سوخت + مگذار که
 زه کند کمان را + دشمن که پتیریتوان و وخت + چند سخن در میان
 دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرم زده نباشی

له فاهر نکر له تجا - له نقصان - له خواه - له سله دار گمار - له هال بهیو مراد
 له احق که کلم کلام - له مناسب نهی ہے - له چا پوسی - له مشا بہت رکعتہ
 له بیکار - له بچھا

مشوئی میان دوتن جنگ چون آتش است + سخن چلین بد بخت
 بهیترم کش است - کنند این و آن نوش و گریاره دل - وی اندر میان
 کور بخت و جمل + میان دوتن آتش افروختن ز عقل ست و خود
 در میان سوختن قطعه در سخن با دوستان آهسته باشد - تا ندارد
 دشمن خو بخوار گوش - پیش دیوار آنچه گوی هوش دار - تا نباشد در پس دیوار
 گوش - حکمت هر که با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد
 بیعت بشوئی ای خردمند از ان دوست و دشمن - که با دشمنانت
 بود هم نشست - پند چون در انضای کاری متر و باشی آن طرف
 اختیار کن که بی آزار تو بر آید بیعت با مردم سهل گوی دشوار گوی +
 با آنکه در صلح زند جنگ بجوی حکمت تا کار بزر بر می آید جان در خطر
 افکندن نشاید - عرب گوید اخرا الحیل السیف بیعت چو دوست
 از همه حلیتی در گسست - عداست برون شمشیر دست - پند بر عجز دشمن
 رحمت کن که اگر قادر شود بر تو بختتاید بیعت دشمن چو بینی تا توان لاف
 از بر رویت خود مزین - مغز نیست در بهر استخوان مر و نیست در هر پیرین
 حکمت نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست

له چغل خور - له کله ہا را را ایند من جھو کے والا - له بر نصیب له خیال رکھ شے لے عقلمند اس ست
 سے کچھ امید نہ رکھ لے جاری کرنا - سمر انجام دینا - شے فکر مند - شے نرمی سے بات کرینا لے سخت
 لے آخری تہمیر تو ہے - حیل جمع حیلہ کی لے غالب - لے رحم نہ کرے لے شچی لے منچے

که بخلاف آن کار کنی که عین صواب است - مثنوی حذر کن ز آنچه دشمن گوید
 آن کن که بزرگوارانی دست تغابن - گرت راهی نماید راست چون
 تیر - ازان برگردد راه دست چپ گیر - چند خشم بیش از حد گرفتار
 وحشت آرد و لطف بیوقت هبیت بیرون بچندان درستی کن که از
 تو سیر گردند و بچندان نرمی که بر تو دلیر مثنوی درستی و ترس
 بهم در برست - چو فاصد که جراح و مرهم نه است - درستی بگیر و خرد
 مندیش - نه شسته که نازل کند قدر خویش - نه مرغ خویش تن را فرونی
 نند - نه یکبار تن در مذلت دهد - جوانی با پدر گفت ای خردمند
 مرا تعلیم ده پیرانه یک پند - بگفتا نیک مرزانی کن بچندان که گردد
 چیره گریز دندان - حکمت و کس دشمن ملک و دین اند
 بادشا و بی علم و زاهدی علم - بیعت بر سر ملک مباد آن ملک فرمانده
 که خدا را نبود بنده فرمان بردار پسند پادشاه باید که تا حدی
 خشم بر بندگان راند که دوستان را اعدا و بماند آتش خشم اول
 در خداوند خشم آتش پس آنگه زبانه خشم رسد باز رسد مثنوی نشاید
 بنی آدم خاک زارد - که در سر کند کبر و تند می و باد - ترا با چنین تندی

له جو کچه دشمن کرینکو کہے اس سے بچ یا احتیاط رکھ لے نقصان لے بیزار - لے فصد کہو لے وال
 لے مریم گکانوالا - یہ تمام مصدر سے ام فاعل سماعی ہے - لے نرمی لے گشا لے لے بکتر
 یا غرور لے رسوائی - لے مروت - لے مانت لے غالب - لے بردباری - لے شعل -

و سر کشی - نہ پندارم از خاکی از آتشی قطعه در خاک بملقان بریدم
 یجا بدی - گفتم مرا بر بیت از جہل پاک کن - گفتا برو چو خاک تحمل کن
 ای فقیہ - یا هر چه خوانده همه در زیر خاک کن - حکمت - بدخوی بدست
 دشمنی گرفتار است که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد -
 بیت اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخوی - ز دست خوی بد خویش
 در بلا باشد نصیحت چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد تو جمع باش
 و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن - قطعه بر باد دوستان آسوده
 بنشین - چو بینی در میان دشمنان جنگ - و گزینی که با هم یک باشند
 کمان راز کن و بر باره بر سنگ - حکمت دشمن چو از همه جلیقی فر خواند
 سلسله دوستی جنبانند آنکه بد دوستی کارهای کند که هیچ دشمن نتواند بر سر
 مار بردست دشمن بکوب که از احادی اخصنین خالی نباشد اگر این
 غالب آمد مارتی و اگر آن از دشمن رستی بیعت بر روز محرم ایمن مشور خشم
 ضعیف - که مغز شیر بر آرد چو دل ز جان برداشت - نصیحت خبریکه
 دانی که دلی میازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارود - بیت ببلبل افروزه
 بهار سیار خبر بد به بوم باز گنار - مکتبه پادشاه را بر نیابت کسی واقف

له میں یہ نہیں سمجھتا کہ تو مٹی کا بتا ہوا ہے کہ آگ کا بتا ہوا ہے لے عالم لے بیاعت - لے اپنی پریشانی
 یا بیعت کی بابت لے متفق لے قطع کی تفصیل لے لجا - لے عاجز آجائے - لے زنجیر لے دو
 ہلاکتوں میں سے ایک لے خوشخبری -

گردان مگر آنکه که بر قبول کلی و اثنی باشی و اگر نه در هلاک خود سعی میکنی -
 نظم پستی سخن گفتن آنجا کن که بینی که در کار گیر و سخن - کمال است در
 نفس انسان سخن - تو خود را بگفتار ناقص مکن پسند هر که نصیحت خود را
 میکند و خود به نصیحت گری محتاج است پسند فریب دشمن مخور و مغرور
 ندان مخم که این دام زرق نهاده است و آن دامن طمع کشاده پسند
 احمق را ستایش خوش آید چون لاشه که در کبش آدمی فریب نماید قطع
 الا تا بشنوی مدح سخن گوی - که اندک بایه نفعی از تو دارد - اگر روزی
 مراوش بر نیاری - دو صد چند ان عیوبت بر شمار و حکمت متکلم را
 تا کسی عیب نگیرد و نختش سلاح نه پزیزد - بدیت مشوغه بر جن گفتار خویش
 یحیی نادران و پندار خویش حکمت همه کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند
 خود بجمال قطع کنی جهود و مسلمان مناظره کردند - چنانکه خند هر که وقت
 از نزاع ایستادم - بطیره گفت مسلمان گر این قبایل من - درست نیست
 خدا یا جهود و میرانم - جهود گفت بتو ریت میخورم سوگند - و گر خلاف بود
 آنچه تو مسلمانم - گر از بسبب زمین عقل منمادم گردو - بخود گمان نیز هیچکس
 که نادانم - حکمت ده آدمی بر سفره بخورند و دو سوگ بر مرداری بس

له کامل یقین رکعت والا لله تصد - اراده - الله اثر کری - الله عیب فالله دهو کاله تعریف
 کریزوالا - که خوش نه - نه که له تری کیا هوا جانده الله اسکی ران کی هوی - الله پورتک الله هرگز
 الله مغرور الله جگر الله غصه له فرس یعنی روئے الله ناپید الله دستخوان

بزند حریص بجهانی گرسنه است و قانع بنانی سیر حکما گفته اند در روشی
 بقناعت به از توانگری بیضاغت - ضرور زوده تنگ بیک نان تنی
 پر گرد و نعمت روی زمین پز نکند و دیده تنگ بمنوی پدر چون دور
 عمرش نقضی گشت - مرا این یک نصیحت گرد و بگذشت - که شهوت آتش
 است از وی به پر همیز بخورد بر آتش و فرخ مکن تیز - در آن آتش نداری
 طاقت سوز - بصبر آبی برین آتش زن امروز - پسند هر که در حال
 توانائی نکوی کنند در وقت ناتوانائی سختی بیند بدیت بد اختر از مردم
 آزار نیست - که روز مصیبت کشش یا ز نیست حکمت هر چه زود بر
 آید ویر نیاید قطع خاک مشرق شنیده ام که کنند بچهل سال کسه
 یعنی - صد روزی کنند در مردشت - لاجرم تمیش همی بینی قطع
 مرغک از بیضه برون آید و روزی طلبد - آدمی زاده ندارد و خبر و
 عقل و تیز - آنکه ناگاه کسی گشت پخیزی نرسید - وین تمکین و فضیلت
 بگذشت از همه چیز - آنگین همه جایابی از ان بی محل است +
 لعل و شوار بدست آید از انست عزیز - حکمت کارها بصبر بر آید
 و مستغفل بس در آید بمنوی پشم خویش دیدم در بیابان - که آهسته سبق

له بقناعت = سر یاب - پوچی - نه استری یعنی صبر و له آدمی کاپریت له بغیر سالن که له برین
 لایچی له گندگیا نتم هوگیا - له بر نصیب - له شیشه کاج - له بے قدر - سستاه تمی همنگ
 نه بد بار له سر که بل گزتابه - سبق برد = آگے نکل گیا -

برداشتن میان - سمند یا دپای از تنگ فروماند - شتر بان همچنان
 آهسته میراند - پند - نادان را به از خاموشی نیست و اگر این مصلحت
 بدالتی نادان نبودی قطعه چون نداری کمال فضل آن به - کز بان
 در دهان نگهداری - آدمی را زبان فنی که کند - جز به غیر است کسیاری
 قطعه خری را ابله تقسیم میداد - بروی صرف کرده سعی دائم حکمی نقش
 ای نادان چه گوئی - درین سودا ترس از لوم لاثم - نیاموز و به نام از تو
 گفتار - تو خاموشی بیاموز از به نام - شتموی هر که تامل نکند در جواب
 بیشتر آید سخنش ناصواب - یا سخن آسانی چو مردم بهوش - یا بشین هم چون
 حیوانان خاموش - پند - هر که بادا تا ترا از خود جدل کند تا بداند
 که دانا است بدانند که نادان است - فرو - چون در آید نه از توی سخن -
 بگرچه به دانی اعتراض کن - حکمت هر که با بدان نشیند نکونی نه بیند
 شتموی گر نشیند نشیند با دیو - و شست آموزد و نیانت و ریوا -
 از بدان جز بدی نیاموزی - نکند گرگ پوستین دوزی - پند مردمان را
 عیب نهانی پیدا کن که مرا ایشان را رسد آنی - و خود را بی اعتماد پند
 هر که علم خواند و عمل نکرد بدان ماند که گاوراند - تخم نیشاند از تن میدال

له تیز رفتار گهوار - له دور و نه تنگ گیا - له رسوا - ذیل له دیوانگی له ملامت له دست
 که نیوالا - له جمع بهیمنه یعنی چار پا به
 له بزرگ - له کرد فریب له می بهت -

طاعت نیاید و پوست - بنوعی بیاعت - را نشاید نه هر که می آید چکت در
 معامله درست - بدیت بس قامت خوش که زیر چادر باشد چون باز
 کنی ما در ما در باشد - حکمت اگر شها هم شب قدر بودی شب قدر بقدر
 بودی - بدیت - گر سنگ لعل بد نشان بودی - بس نعمت لعل و سنگ
 یکسان بودی - حکمت نه هر که بصورت نکوست سیرت زیبا در صورت
 کار اندون دارد نه پوست - قطعه توان شناخت به یک روز در
 شمال مرد که تا کجاش رسیدت پایگاه علوم - ولی ز باطنش امین
 مباحثش و غره مشور که خدش نفس نگر و بسا لها معلوم - پند
 هر که با بزرگان تینز و خون خود میریزد - قطعه خوشتر را بزرگ
 پنداری - راست گفتند یک دو بیند لوح - رز و دینی شکسته پشانی
 تو که بازی بس کنی با غوغا حکمت پنجه با شیر انداختن و مشت با
 شمشیر زدن کار خرد مندان نیت - بدیت جنگ و زور آوری کن
 باست - پیش شال پنجه در غل نه دست - پند ضعیفی که با قوی دلاوری
 کند یا روشمن است در بلاک خویش قطعه سایه پیروده را چه طای
 آن - که رود با مبارزان بقتال بست باز و جمل میگذرد پنجه با مرد

له هتو هتا اخروی مراد ہے - له چنے کو قابل نہیں ہے - له زبانی بخت لکه چالاک - له معامله
 له مراد معالہ تعلیم - له بڑھیا ہوس - له سال میں ایک خاص رات ہوتی ہے جس میں عبادت کرنی
 اسی سال کی عبادت کو برابر ہوتی ہے - له عادتیں - له ہینگا - له نیشا لہ طاقتور -

آهین چنگال حکمت سر که نصیحت نشنود و سر ملامت شنیدن دارد
 بدیت چون نیاید نصیحت در گوش - اگر ت مسرتش کنم خاموش
 حکمت بی همنان همنر مندان را نتوانند دید همچنان که سگ بازاری
 سگ صیدی را مشغله بر آزند و پیش آمدن نیارند یعنی سگله چون بهنر
 با کسی پس نیاید بخشش در پوستین افتد - بدیت کند هر آینه نصیحت حسود
 کوه دست - که در مقابل گنگش بود در بان مقال حکمت گرجوشکم
 نیستی هیچ مرغ در دام صیاد و میقتاوی بلکه صیاد خود دام تنهاوی نکته
 حکیمان دید ویر خوردند و عابدان نیم سیر و زاهدان شد رقیب و جوانان تا طبعش
 برگیزند و پیران تا عرق نکنند اما قلندران چندان بخیزند که در مسده
 جایی نفس نماند و بر سفره روزی کس - فخر و اسپر بند شکم را در و شب
 بگیر و خواب - بشی ز معده شکی شبی ز دل تنگی - حکمت مشورت
 با زنان تباہ ست و سخاوت با مفسدان گناه بدیت ترحم بر پلنگ
 تیز دندان - ستمگاری بود بر گو سپندان *

له ملامت نه دیکه نہیں سکتے یعنی حد کرتے ہیں۔ نه بھونکتے ہیں۔ نه بجزت اویچی آتی کینگی
 کی وجہ سے۔ نه عیب جوئی کرتے گتھے۔ نه اُسکے بولنے کا زبان گوگی ہوگا ہے نه تہوڑی
 سی خوراک جس سے زندگی قائم رہ سکے نه تہاں کاسب کھانا کھایا جائیں۔ نه پسینہ نہ نیند۔
 نہیں آتی۔ نه گرانی معده نه بچہ و تاب (بہوک کیوجہ سے)

انتخاب

بہارستان جامی

حکایت - یکے از حکما گفت کہ چون فطر در حکمت نوشتم با و متفح گشتم
 چہل کلمہ از ان اختیار کردم از ان نیز بہرہ بردست نیا و دوم چہار
 کلمہ از ان برگزیدم و در ان یافتہ انچی طلبیدم اول آنکہ زنان را
 چون مردان محل اعتماد گردان زیرا کہ اگر چہ زن از قبیلہ معتقدان
 آید از ان قبیلہ نیست کہ معتقد را شاید قطعہ

عقل زن ناقص است و دانش نیز	ہرگزش کامل اعتقاد کن
گر بدست از وے اعتبار گیر	ورنگو هست اعتماد کن

دوم آنکہ بہاں مغرور مشو اگر چہ بسیار بود زیرا کہ غاقتبت پائمال
 حوادث روزگار شود۔

له کتاب۔ نه دانائی نه فائدہ اٹھائی والا۔ نه فائدہ

له حاصل نہ کیا۔

له قسم نه لائق ہو۔

له جمع مادہ یعنی آفت۔

قطعه مغز و مشو به مال چول پنجهان زیرا که بود شمال چو برگد ران
 ابرگردان اگر چه گوهر بارو خاطر نه شد مرد خرد من پزان
 سوم آنکه اسرار نهان خود را با هیچ دوستی در میان منه زیرا که
 بسیار بود که در دوستی خلل افتد و بدشمنی مبتدل گردد و قطعه
 ای پستی کش از دشمن نهفتن دوست * بد که از افشای آن با دوستی کم دم زنی
 دیده ام بسیار که تیر سپهر کج نهاد * دوستان دشمن شوند و دوستها دشمنی
 چهارم آنکه جز علی را سراگیری که تبرک آن بزه مندی میری از قصودی
 بگیریز و آنچه ضروریست در آن آویز *
 قطعه عیسکه ناگزیرند باشد دلگرا * فانرا که و گزایر بود جست و جو کن
 و اندم که حاصل تو شود علم ناگزیر * غیر از عمل بموجب آن آرزو کن
 حکایت چهار کلمه است که چهار پادشاه پر دانه اند که گویا یک تیر است
 که از چهار کمان انداخته اند اول کسری گفته است که هرگز پشیمان نشدم
 از آنچه نگفته ام و بسیار گفته که از پشیمانی دلا خاک و خون خفته ام قطعه
 از سر سر به پشیمان نشد که * بس فاش گشته سر که پشیمانی آورد
 خاش نشین که جمع نشستن بخا * بهتر ز گفتنی که پریشانی آورد

له بے و خوف له تو به نہیں کرتا۔ له اکثر ہوتا ہے۔ له فرق آجاتا ہے۔ له ذکر کرے۔ له گوش
 له یہ طینت ہے گنہگار۔ قصور وار۔ له ضروری تہ گرائیدن مسد امر می مائل ہولہ چارہ تہ آرتہ
 کیا ہو۔ ۱۳ تو غیر وان۔ ۱۴ لہ لری مصیبت بن گرفتار ہوا ہوں ۱۵ پوشیدہ بہید تہ المینان سے بیٹھا۔

دوم تبصر روم فرمودہ است کہ قدرت من برنا گفته پیش ازان
 است کہ برگفته یعنی آنچه نگفته ام بتوانم گفت و آنچه گفته ام بتوانم
 نہفت قطعه
 ہر چہ افشای آن بود دشوار * با حریفان مگو با سانسے
 کاچہ داری نہفتہ بتوان گفت * و آنچه گفته نہفتہ نتوانے
 سوم خاتمان چین درین معنی سخن چین راندہ است کہ بسیار باشد کہ
 پریشانی گفتن سخت تر از پشیمانی نہفتن قطعه
 ہر سر سر بہر کہ افتد بخاطرت * سر عت مکن بہوج بیانش بچاشتین
 ترسم شود غرانت اطہار آن ترا * شکل ترا ندامت پوشیدہ و آنتین
 چہارم ملک ہند بدین نکتہ زبان کشادہ است کہ ہر حرف کہ از زبان
 من جستہ است دست تصرف مرا از خود دبتہ است و ہر چہ مگویم
 مالک اویم و اگر بخواہم بگویم و اگر نخواہم مگویم۔
 قطعه بخجروی زار از فاش نہاں * شکلی نیک بر زبان رفتہ
 کین چو تیر لیست ماندہ در قبضہ * وان چون تیر لیست از کمان جبتہ
 حکایت در مجلس کسری سترن از حکما جمع آمدند فیلسوفی از روم

له یار دوست۔ له جلدی۔
 له دولت۔ رسوائی۔
 له عقلمند۔ وانما۔

و حکیمی از هند و بزرگمهر تا سخن با نجا رسید که سخت ترین چیز با صیانت
 روی گفت پیری و ناستی و ناداری و تنگدستی هندی گفت که تن بیمار
 بازده بسیار بزرگمهر گفت نزدیکی اجل با دوری زحمت عمل تمام بقول بزرگمهر باز آمد
 پیش کسری ز خردمند حکیمان نیست * سخن از صعب ترین مین درین بر خیزم
 آن کی گفت که بیماری و اندوه دلزد * وان در گرفت که ناداری و پیری بیم
 سومی گفت که قرب اجل سوی عمل * عاقبت رفت تبریح سوم حکم حکم
 حکایت حکیمی را پس رسیدند که آدمی زاده که بخوردن شاید گفت
 توانگر هر گاه که گرسنه شود و درویش هر گاه که بیاید قطع

بخور چند تا که نهند خسته تن * زبشی و که رود خسرانی
 اگر داری بخور گاه که خواهی * و گرنه باشن هر گاه که یابی
 حکایت حکیمی پس را گفت باید که با داد از خانه بیرون نیامی تا سخت
 بطعام لب بختانی زیرا که سیری تخم حلم و پروباریت و گرسنگی مایه خشک
 مغزی و سکباریت -

قطع خوبی خود را از روزه تیره کن * که همه حلم و پروباریت
 چون شود روزه مایه آزار * روزه خواری از روزه داری به

له کمزوری - له نیک کام - له سبب بزرگمهر کیات مان لی - له سخت شه مندر له بدکاری -
 سور عربی فقط - یعنی برائی - له کم - منصف شه انتظار که له حماقت له پیروی
 له روزه رکبک اپنے مزاج کو نه بگاڑو -

حکمت پنج چیز است که بر کس داده اند ز نام زندگی خوش برد
 او نهاده اند اول صحت بدن دوم ایمنی سوم وسعت زرق چهارم
 رفیق شفیق پنجم فراغت و هر که این محروم کردند در زندگی خوش روی
 او برآوردند - قطع

پنج میرسد اسباب زندگی خوش * با تفاق حکیمان شهره آفاق
 فراغ و ایمنی و صحت و کفایت * رفیق خوب میسر همدم نمکوا خلاق
 حکمت هر نعمت که مرگ فروال پذیرد آنرا خردمند در حساب نعمت
 نمیبرد و عمر اگر دراز بود چون مرگ رسد نمود از آن درازی چه سود نوح
 علیه السلام هزار سال در بهمان بسر برده است امر و زنج هزار سال
 است که مرده است قدر نعمت را بود که جاودانه باشد و از آفت نوال
 بر کرانه قطع

بزد مرد و دانا نعمت آنست * که وجانت بود جاوید مسرور
 ز بیم و زگر که چون گورت بود جا * همانند چو سنگت بر سر گور
 حکمت بزرگمهر را پس رسیدند که کدام پادشاه پاکیزه تر است گفت
 آنکه پاکیزگان از وی ایمن باشند و گنا هر گاران تیرند میت

له باگ مخریت - له کافی ذریعہ معاش - له بے فکری - له آرام کی زندگی بسر کرینکا دروازه اسکے
 لئے بند کر دیا گیا - یعنی آرام کی زندگی بسر کرنے سے محروم ہو گیا - له صحیح سیرت یعنی خصلت
 له همیشه کے لئے له محفوظ له نیک آدمی - له بے خوف -

شاه آن باشد که روشن طرز و خیر بود + نیکو از حال زو نیکو بد بود
 حکمت بادشاهی از حکمی طلب نصیحت کرد حکیم گفت مسئله از تو برسم
 بی نفاق جواب گوئی که زرد و دست ترمید بر یا صم را گفت زرد را گفت
 چیز بر که دوست میداری یعنی زرد را اینجا میگذاری کسی را که دوست
 نیداری یعنی صم را با خود میبری بادشاه بگریست و گفت نیکو
 پند داری که همه پندها درین درج است **قطعه**
 هزار گونه خصومت کنی بخلق جهان + ز بس که در هوس ایم و آرزوی زری
 تراست دوست رویم خصم همان + که گیری ز کفش آزار بظلم و حید گری
 به مقتضای خرد باشد و شجیه عقل + که دوست را بگذاری خصم را بری
حکمت سه کار از سه گروه زشت آید تندی از بادشاهان و حرص از
دانیان بخل از توانگران -

قطعه این سه کار است کشتن گرز + از سه کس خامه ننگ زنده
 تندخوی ز بادشاه قوی + حبس دانا و بخل دارنده
 نکلمت حکیمان گفته اند همچنانکه بعدل جهان آبادان گردد و بجز ویران
 شود عدل از ناحیت خویش به هزار سنگ روشنائی

له عقلند - له چال بازی - بکاری - له دشمنی - له بچکوسه کی خواشست - له حصلت
 عادت - له دوتمند - له خوشحال
 له نزدیکی - پروس -

بخت و جور از جائے خود به هزار سنگ تایی دهد **قطعه**
 بعدل کوش که چون صبح آن طلوع کند + فروغ آن برود تا هزار فرنگی
 ظلام ظلم چو ظاہر شود بر آید پند + جهان ز تیرگی و تلخ عیش و تنگ
حکمت میباید که بادشاها تراپنهان راست کرداران و راست
 گفتاران در کار باشند که احوال رعایا و کاشته کاران پریشان ترا برایشان
 رسانند گویند اردشیر بادشاهی بود آگاه چو در تدمیان با ممداد آمد
 گفتی که فلان کس چه خوروه است و یا فلان زن با کینزک چه صحبت
 داشته است و مثل آن هر چه کرده بودی گفتی تا مردمان گمان
 بردند که مگر آنا آسمان بوسے فرشته می آید و آگاه میدهد و محسوس
 بکنگین نیز ازین قبیل است **قطعه**

چو شاه را نبود آگهی ز حال سپا + کجا سپاه ز قمر وے اقرار کنند
 بقصد جام هزاران بهمانه پیش آرند + بچنگ فنی هزاران ترانه ساز کنند
حکایت از سطا طالیس گوید بهترین بادشاهان آنست که بگرگس
 مانند که گردا گرد وی مردارست نه آنکه بگردار مانند که گردا گرد آن کرگس
 یعنی میباید که وی از حال حوالی خود آگاه باشد و حوالی وی از حال

له روشنی - له جمع خلعت یعنی اندامهیرا - له تاریکی - له مصیبت - له عقلی - له توکله مضمنا
 له گفتگو - له بدکاری
 له یعنی بدکاری کرنے کے ہزاروں طریقے محالے ہیں -

وی غافل نہ آنکہ وی از حال حوالی خود غافل باشد و حوالی از حال وی آگاہ قطعہ

یادشہ باید کہ باشد چو گرسن با خیر + زانکہ اقتادست گرداگرد و مردار با نی چومردار یکہ گردش صفت کثیر گرسن + تیز کردہ بہ نفع خود در وقتقا رہا حکایت نوشیروان روز توروز با ہر چنان انروز مجلس میداشت دید کہ یکے از حاضران کہ با وی نسبت خویشی داشت جام زرین در بغل نہاد و غافل کرد و چیزی نگفت چون مجلس بر شکست آہرا گرفت ہمکس بیرون نرو و تا جس کہم کہ جام زرین میباید نوشیروان گفت بگذرا نس کہ گرفتہ باز نخواہد داد و آنکس کہ دید ظاہر نخواہد کرد بعد از چند روز آن شخص در آمد جامہ نو پوشیدہ و موزہ نو در پا کردہ نوشیروان اشارت بجامہ وی کرد کہ اینہا ازانت وی دامن از موزہ برداشت کہ این نیز ازانت نوشیروان بچندید و دانست کہ اثر از ضرورت احتیاج کردہ بود و بفرمود تا ہزار شقال بوی دہند قطعہ

از گناہ تو چو آگاہ شد و شاہ کریم + مستحق باش بان و ز کیش غدیر خواہ مکن ای کارگرتہ زانکہ گناہ دگر گرت + بلکہ بسیاری از ان ہم تیرا بخار گناہ

لہ آفتاب - لہ دل خوش کرنے والا لہ رشتہ داری کا تعلق - لہ لا پرواہی - لہ پانی پلانوالا لہ تلاش - لہ جو تہ - لہ آسور - لہ پسنے کی بڑی ضرورت ہونی ہوگی لہ ایک سونے کا رسکہ لہ اقرار کرنیوالا لہ بدتر -

انتخاب

اخلاق محسنی

باب شانزدہم در عفو

وآن ترک عفو بہت گنہگارست در حال قدرت برود این نصیحت در فضیلت ہر جملہ خصائل فائق است وحق سبحانہ پیغامبر نمود را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدین صفت امر کرد کہ خذ العفو فیراگیر سیرت عفو را و تجاوز از گناہی کہ نسبت تو کردہ باشد نہ عادت کن و ازین بود حضرت رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وسلم در روز فتح مکہ ہمہ صناید پدید فریش را کہ انواع ایذا و آزار بد و رسانیدہ بودند آزاد کرد کہ اتم مطلقا و دلہای ایشان را بہتر دہ عفو شاگردانید کہ لا تتریب علیکم رباعی

ما عادت خود بہانہ جوئی نہ کنیم
جز نیکی خلق و نیک خوئی کنیم
و انہما کہ بجائے ما ہدیہا کردند
ما با ایشان بجز نیکوئی میکنند

لہ جمع خلق یعنی نیک عادت لہ سزا لہ جرگی - لہ جمع نصیحت لہ بڑھ کر لہ خدائے پاک لہ خدائی برکتیں اور سلامتی اس پر اور اسکے خاندان پر ہوں - لہ معاف کرنے کی نصیحت حاصل کرو - لہ چشم پوشی لہ پیغمبری لہ مرکہ - لہ تم آزاد ہو - لہ تمہارا قصور نہیں ہے -

حکما گفته اند هر چند گناه بزرگ است فضیلت عفو کننده زیاده تر است
 آورده اند که یکی از گنهگاران نزدیک ملکه از ملوک عرب آمد و حال آنکه
 چندس را از اقربای ملک کشته بود ملک گفت بے جرات است که با وجود
 گناهان بزرگ که از تو به نسبت من و خویشان من صادر شده از عقوبت
 من ترسیدی و نزدیک من آمدی جواب داد که جرات من در آن است که بجز
 تو و نزدیکان از عقوبت تو جرات آنست که میدانم هر چند گناه من بزرگتر
 است عفو تو از آن بزرگتر خواهد بود ملک سخن او را پسندید و گناهان
 او را عفو فرموده بمواهب عنایتش مستظهر گردانید یکی از محرمان
 ملک سوال کرد که بر چنین خصمی قادر شدی و از او انتقام نکشیدی سخن
 او فریفته گشتی گفت نه چنین است با خود تامل کردم که اگر از او انتقام
 نفس من شاد شود و تشفی یابد و اگر عفو کنم دل او شاد گردد و مرا نیکنامی
 دنیا و ثواب عجب حاصل آید دانستم که مصرع
 در عفو لذت است که در انتقام نیست * از لعل غنچه منتوال است که اگر مردمان بداند
 که ما را چه لذت است در عفو کردن و چه بهجتی از سرگناه کسی در گذشتن هر آنینه
 تحفه در گناه ما بجز گناه من نیارند -

له نزدیکی رفته دار له واقع له بخشین له مدد یگیا -
 له آخرت له نقل کیا گیا له خوشی - مزاج -
 له کسی کا تصور معاف کرنا -

قطعه مجرم گر این دقیقه بدانکه نمیدم * ما را چه لذت است از عفو گناهگار
 همواره از کتاب مجرم کند بگویم * پیوسته نزد مانگنه آرد با اعتدال
 اسکندر را از اسطو پرسید که در باب فلان گنهگار چه میگوئی گفت ای ملک
 اگر گناه نبودی صفت عفو که بهترین فضیلت است از کسی ظاهر تری پس
 گناه آئینه عفو است و گنهگار سبب ظهور آن صفت شده در یابا او باید
 که این معنی بطور رسد
 ششم گناه آئینه عفو و رحمت است شیخ * بین چشم حقارت گناهگاران را
 اسکندر گفت عفو در چه وقت نیکوست گفت در وقت قدرت و ظفر
 بر خصم تا بد العفو نشکند گزاری ظفر کرده باشد و در حکایات آمده که پادشاهی
 بر دشمن خود ظفر یافت و او را اسیر کرده در معرض عتاب باز داشت
 پادشاه از او پرسید که خود را چو می بینی جواب داد که خدای چیز می دوست
 میدار که آن عفو است و تو چیز می دوست میداشتی که آن ظفر است
 چون حضرت عزت ظفر است که تو دوست میداشتی تیمار زانی فرموده
 عفو می که او دوست میدار و تو نیز بجای آرز پادشاه این سخن را پسندید
 و او را آزاد کرد پس ملوک چنانندار را پایا یک ترک مجازات بدی به نسبت

له گناه کرنا له جمع بر میه یعنی قصور - له اذنا تصدرا - له معافی کیواسطه له فتح له ظاهر چونکی
 جگه - له غصه - هنگی - له خدائے تعالی له پنجا - له استعمال کر پیش کر له دنیا پر حکومت
 کرنے والا - له بد

مجرم پر دل مغیل آسان سازند و بشکرانه قدرت بر انتقام گناہگار
خجالت زده را بہ بشارت عفو بنوازند کہ عادت سلاطین کثیر کشائی و طرقتیہ
لوک عالم آرا می چنین بود **فرو**

ز ابتدای دور عالم تابع پادشاہ * از بزرگان عفو بود از فرودستان گنا
آورده اند کہ یکے از مقرر بان جرمی کرده بود و در معرض تادیب و تعذیب
اقتاد روزی آن پادشاہ بایکے از خواص در بارہ آن مجرم مشاورت
میکرد و آن شخص گفت اگر بندہ بجای پادشاہ بودے حکم سیاست کردے
شاہ فرمود اکنون تو بجای من بیستی کردار من باید کہ بخلاف کردار تو باشد من
اورا عفو کردم چه اگر گناہ از او بد نمود عفو از من نیک می نماید **فرو**
گر عظیم است از فرودستان گناہ * عفو کردن از بزرگان عظیم است
و ہر گاہ کسی در گناہی کہ از و صادر شد تامل کند و دانند کہ بعفو خداے محتاج
ست باید کہ عفو خود را از گناہگار در بیخ ندارد تا خداے نیز عفو خود بولے
ارزانی فرماید **فرو**

اگر توقع بخشایش خدا داری ز روستے عفو و کرم بر گناہگار کن بخش
آورده اند کہ پادشاہ یکے را بمحلی فرستادہ بود و از وی طوریکہ پادشاہ

لے پد کینے لے خوشخبری۔ لے ہرمانی کریں۔ لے ملکوں کو فتح کرنوالے۔ لے دنیا کو رونق دینے
والے۔ لے زبردستان ماتحت لے سزا لے تکلیف
لے خاص سردار لے عفو کرے۔

را تا پسندیدہ بود صادر شد پادشاہ اورا غل کرده فرمودہ تا بندش کردند
و در پای تخت آوردند و عتاب و خطاب آغاز کرد آن بیچارہ گفت
ای شاہ اندیش کن کہ ترا ہم فرود و موقوف عتاب مزدورٹ الارباب
باز خواہند داشت تو در اوقت پیمیز دوست میداری گفت عفو الہی
گفت در حق من ہم عفو فرمائی کہ عفو الہی باز تیتہ است بعفو پادشاہی
فرو من پیش تو مجرم تو پیش خدا * گر عفو کنی حق از تو ہم عفو کند
پادشاہ را این سخن پسند اتمام دلور بند برداشت و بر تیتہ کردہ باز
بر سر عمل فرستاد **لطم**

عفو فرمودن مبارک **خصیصے** * بہر کہ وارد عفو صاحب دولتیت
دل ز نور عفو روشن می شود * و ز نیش سینه گلشن می شود
دوست دارد عفو را پروردگار * آنچه از دوست دارد دوست را
عفو در حدتے از حد و الہی نشاید بلکہ در ان محل تضرع و غضب بہکار

آید لطم

اگر آن جرم را حدیثت شرعی * نباید داشت آنجا عفو شرعی
کہ عفو و در ان اجرائے حدت * بلار ا حد شرعی ہچو حدت

لے موقوف لے دار الخلاق لے ملامت۔ لے کہلے ہونے کی جگہ لے مالکوں کا مالک یعنی خدا۔
لے منحصر۔ لے پرورش۔ لے خدائی قانون کی سزا کو ہیں سے۔ لے نہ بیت کے بموجب سزا
لے مری داشتن معنی لمانا کہ تیار مایت کرنی۔ لے تعمیل لے شرمی سزا۔ لے دیوار
لے کا وٹ۔

باب ہفتم در علم

کے از اخلاق الہی علم است کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللہَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ وَجملہ
 انبیاء و اولیاء ازین صفت نصیبی دادہ اند تا بقوت آن سورت غضب
 را کہ مفسد ایمان و پیش رو لشکر شیطان است بشکستہ اند و در حدیث آمدہ
 کہ قوی ترین شما آنکس نباشد کہ مردمان را میفکند و از پای در آرد قوی تر
 آنکس است کہ در حال غضب خود را بیفکند و مالک نفس خود باشد یعنی
 مردے گمان مبر کہ زور پردہی * با خشم گریزانی دانم کہ کاملہ
 در کتاب انجیل مذکور است کہ لوک را واجب بود کہ نفس خود را ریاست
 دہند بحکم و راتم سازند در قمر مابرفاری تا ہرچہ بشنوند کہ خلاف رضای
 ایشان باشد و خشم نشوند زیرا کہ ایشانرا قدرت و توانائی ہست وزیرستان
 مطیع ایشانند اگر خشم ازیر دست علم نباشد و غضب محکوم بر دباری نبود
 و بہر قولی و فعلی خشم گیرند ہر آئینہ مردم متاسل شوند و ملک را رونق
 مانند و بس زیبا گفتہ اند **نظم**
 بر دباری خسرینہ خردست * ہر کہ اعلم نیست او چو دوست

لہ میا خد اعلم ہے کہ ہمہ کہ بیشک خدا بخشنے والا اور بڑے بار ہے نہ جمع ہی تہ جمع ولی بعضے دوست
 تہ تیزی حملہ تہ بگاڑیوالا تہ پھاڑ دے۔ تہ اپنے آپکو قابو میں رکھے تہ غالب آ جائے
 تہ مشق کرائیے۔ عادت ڈالیں تہ مطیع لہ فرمانبردار تہ جڑ سے اکھڑ جائیں گے یعنی بالکل برباد
 ہو جائیں گے۔ تہ دشتی چو پایہ۔

دیوبند دست علم اگر دانی غضب از دست اوست ز نذاتی
 مرد عظیم آنست کہ سیلاب غضب با آنکہ کوه شامخ اگر در مہمرا واقعہ
 پر خذر گشت اور از جای نتواند برود و نازہ خشم با وجود آنکہ کرہ اثیر از التہا
 آن در خطرست در وی تصرف نتواند کرد و بی مدد علم آتش غضب ہیج
 سلطانی تسکین نیاید و بی معاونت بر دباری ہیج حاکمی بارگفت و گوئی
 رعایا بر تہا پس بادشاہ عادل آنست کہ علم را زیور روزگار سازد
 و بدستباری او دنیا و خشم عالم سوزیر اندازد
نظم چو علم اندازد غضب آنکس پست * غضب را ہمیں بر دباری شکست
 ستون خرد بر دباری بود * سبک سمر ہماشتہ بخوارے بود
 از سیلیمان وزاق نقل کردہ اند کہ گفت کہ روزی در خدمت ملوک
 بودم نیکنے از یاقوت دیدم کہ طول او چہار انگشت و عرض او دو انگشت
 و در صفا و روشنی چون خورشید تابان و ناہیدہ درخشاں بود
 پس زرگری را خواند و گفت خانی بسا از کہ این یاقوت ہمچین آن تو اند
 بود زرگری یاقوت برگرفت و ہر فن قضا را روزی دیگر ہم در خدمت
 دی بودم کہ از ان ہختری یاد کرد و بفرمود تا زرگر را بسا ورنہ

لہ غصہ بر دباری کے ہاتھ میں قیدی ہی یعنی بر دباری غصہ کو قابو میں کرتی ہے۔ تہ اونچا۔ تہ رتہ۔ تہ در تہا
 تہ نہیں ہلاکتا۔ تہ شعلہ آسمان تہ ہڑکتا تہ اتر تہ مدد تہ اٹھائیں سکتا۔ تہ تنگ مزاج
 تہ تیسرے آسمان ہر ایک تارہ کا نام ہے جسکو نہ بھی کہتے ہیں و ہندی میں شکر تہ گھوٹی۔ تہ اتفاق سے

چوں زرگر حاضر شد دیدم که ریشته روی افتاده است و چوں بید میزد
 نامون پرسید که سبب تغیر تو چیست گفت مرا مان ده تا بگویم گفت
 امان دادم زرگر بخین بیرون کرد به چهار پارہ شدہ گفت اے خلیفہ
 انگشتری ساختم و خواستم کہ بخین را بہ بخین دان برم از دست من برندان
 افتاد و چهار پارہ شد نامون بسم کرد و گفت برو و این را چهار انگشتری
 ساز و ترا دین بیج گناہی نیست و این صورت کہ نامون صادر شدہ
 غایت علم و بردباریت منظم -

علم سرمایہ کمال بود * مسبب عزت و جلال بود
 علم شادی فزائی هر محفل * مویمانی ہر شکستہ دل است
 نوشیر وان از ابو زہر پرسید کہ علم چیست گفت نمک خوان
 اخلاق ست چہ حروف آن را چون برگردانند مدح میشود چنانچہ معلم
 بیس مزہ نہ بدین بیج خلقی بی علم جمال تمام نہ نوشیر وان گفت علامت
 جہلم کہ ام است گفت علیم راسہ نشانہ است یکی آنکہ اگر ترش روی سخت
 گوئی با او سخن تلخ در میان آرد و در برابر آن جواب شیرین بزبان نہ
 و اگر بفعل نیز او را بر نیاید بانای آن یا او احسان نماید

لہ کاتینا - لڑو - لہ اہرن -
 لہ باعث - لہ ایک دو او جہکان اور دور رخ کردی ہے -
 لہ نمک لہ اسکے برے ہیں -

قطرہ با تو گویم کہ چیت غایت علم * ہر کہ زہرت دہش کر بخشش
 ہر کہ بخش شدت جب گنجنا * ہر کہ کان کریم زر بخشش
 کم مباح از درخت سایہ نکلن * ہر کہ سنگت زندہ بخشش
 علامت مہم است کہ در عین آنکہ آتش ختم زبانی گیرد و صولت غضب
 و سطوت آن یغایت رسد خاموش گرد و این دلیل طہیمان دل
 و تسکین روح است و در ویشان سالک علاج غضب بدین نوع کردہ
 اندنشانہ سوم فر و خوردن خشم است اگر کسی فی الواقع مستحق عقوبت
 بود آورده اند کہ روزی آن نوکباوہ بوستان ولایت باکو رہ
 باستان ہدایت سبط نبی و نخل ولی حسین بن علی رضی اللہ عنہما با جمع
 مہمانان از اشراق عرب بر سر خوانی نشستہ بودند خاموش
 باکاسہ آتش گرم در آمد از غایت دہشت پاش بجاشیہ بساط در
 آمد و کاسہ از دستش بر سر شہزادہ افتاد و آشہا بر رخسارہ مبارکش
 فروریخت امام حسین از روی تادیب از راہ تعذیب در و نگریت
 بر زبان خادم جاری شد و الکاظمین الفیظ حسین گفت خرم خرم
 خادم گفت والعاقرین عن الناس گفت عقوت کردم خادم تمہ

لہ بخشش = بخش اور ایضہ اسکو دے لہ ٹھیک سوقت جب - لہ بندی - لہ تیزی - لہ سہ پی جانانا
 لہ سزا لہ تازہ میوہ لہ ولی اللہ ہونے کا مرتبہ لہ پودا - لہ نواسا لہ نخل یعنی بیٹا لہ کنارہ
 لہ ادب سکھانا لہ وہ لوگ جو غصے کو پی جاتے ہیں لہ جو لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں -
 لہ باقی - ولی سے مراد حضرت علیؑ ہے -

آیت بر خواند **وَاللَّهُ يَجِبُ الْمُحْسِنِينَ** حین گفت از مال خودت آزاد کردی
و موت میت حدیثت تو بر زدم خود لازم گردانیدم **منشکونو**

بدی را مکافات کردن بدی + بر این صورت بود بخیرزدی
یعنی کسانی که پے پرده اند + بدی دیدہ و نیکوئی کرده اند
در اختیار آید کہ حضرت عیسیٰ علیٰ بنینا و علیہ السلام سوال کردند کہ سخت
ترین ہمہ چیز ہا چیست جواب داد کہ خشم خدای گفتند یہ چیز از غضب
اکہی ایمن تو انشد فرمود کہ ترک غضب خویش و حضرت مولوی معنوی
در مثنوی اشارتے بدین معنی فرمودہ **منشکونو**

گفت عیسیٰ را یکے ہشیارتر + چیت درستی ز جملہ صعب تر
گفت ای جان صعب تر ختم خدا + کہ ازان دوزخ ہمیں تر سد چوما
گفت زین خشم خدا چه بود امان + گفت ترک خشم خود اندر زمان
ترک خشم و شہوت و حرص وری + بہت مردی در رو پیغمبری
دیبا یاد آنت کہ غضب در بسیار مواضع از علم بہترست چه غضبی
کہ از جہت حرص و طمع یا بواسطہ تکبر و خوشتین داری بودند نومست
اما برای اعلام معالم دین متین و جہت حفظ مراسم شرع میں
لے تشافی علامت۔ تو کران شریف کا ایک جملہ اور خدایکی کریم الا ان محبت رکھتا ہے۔ لے بوجہ لکھ روئی

لے کاہر پرست یعنی دنیا دار لوگ لے عقلندی لے معنی - حقیقت - رومانی۔ لے پہنچ گئے ہیں۔
لے ہمارے نبی پر اور آپس سلاتی ہو۔ لے دانا لے بچاؤ لے جمع موضع یعنی جگہ یا موضع لے غرور
لے بڑا۔ لے اطلاع دینا۔ لے علامتیں۔ لے مضیہ لے قاعدے لے روشن۔

بسیار ستودہ و پسندیدہ است مثلاً اگر کے از خیانت محرمان حرم خویش
علم و زرد عقل و شرم و غیر نا مذموم بود و از نظر اہل مروت ساکت شود
چون غیرت بی غضبی و دشوئی دست و ہد کمال مرد در آنت کہ محل علم
و موضع غضب را بنظر صحیح تمیز کنند تا ہر جا آنچه مناسب بود بکار بر و
تقر و لطف اندر محل خود نکوت + جای گل گل باش و جای خار خار

باب ہشودہم در خلق رفق

مراد از خلق خوش خوئیست و غرض از رفق نرمی و دیکوئی کے از سازگاری
باشد یہ ملاحظت و یکے کار سازی بہدار او ملایمت اما خلق نیکو ترین
نعمتی وزیر ترین نصیلتے رت و چون حق تعالیٰ ایمان را بیا فرید ایمان
گفت اکہی مرا قوی گردان حضرت حق بحدت عظمتہ اورا بہ نیک خوئی
و سخاوت قوی ساخت و چون کفر را بیا فرید گفت خدایا مرا قوت
وہ حق سبحانہ اورا بہ تند خوئی و خیل قوت داد و در حدیث وارست

کہ بہ بہشت در نیاید خلیل و بد خوئی بدیت

من ندیدم در جہان جستجو + ریح اہلیت بہ از خلق بخو

لے بوجہ روح لکھ گر جاوے لے ذلیل ہو جاوے لے سختی لے واقع ہو۔ لے نرمی۔ لے بہت لے نعمت
لے کام بکمال لینا۔ لے خدا۔ لے اسکی بزرگی شاندار ہے لے مذہبی روایات لے لکھا ہوا
ہے لے قابلیت۔

روزی حضرت روح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام میگذاشت ایلی پاؤ
دو چار شد و از حضرت عیسیٰ اسخنی پر رسید سبیل تملط و تخلق جوایش باز
داد آن شخص مٹم نہ داشت و آغاز عریبہ و سفاہت کرد چند پنج او نظرین
میکرد عیسیٰ رحیمین میفرمود ہر چند وی از مجادلہ دری آید عیسیٰ طریق
ملاطقت رعایت می نمود عزیز می بد آنجا رسید گفت ای روح اللہ
چرا از بون این کس شد ہر چند او قہر میکند تو لطف می نمائی و با آنکہ
جو روح جفا پیش می برد تو مہر و وفا پیش میفرمائی عیسیٰ گفت -

لے زمین موافق گل آنا و تیر سحر پمانیہ + مصراع از کوزہ ہمان بر تو تراود کہ درد
از فال صفت میزاید و از من این صورت می آید من از وی در غضب
نی شوم و او از من صاحب ادب میشود من از من او جاہل نیگرم
و او از خلق و خوی من عاقل میگردد و نظم

چون نشوم من تر سے افروختہ + او شود از من ادب آمیزتہ
من کہ ز دم مایہ وہ جان شدم + این صفتم داد خدا ازان شدم
خلق نکو و وصف سیما بود + خصالت بد مرگت متقا جا بود
حکما لقتہ اند نشان خوشخوی دہ چہ ترست اول با مردمان در کار

لہ حضرت عیسیٰ لہ ہمارے نبی برادر اسپر سلاسی ہوں۔ لہ راستہ طریقہ۔ لہ تسلیم نہ کیا۔ نہ مانا لہ جھگڑا
لہ حماقت۔ لہ عاجز۔ لہ تمام بر تنوں میں سے وہی چیز چپکتی ہے جو انکے اندر ہوتی لہ اپنی پہونک
سے (دُروے میں) جان ڈال دیتا ہوں۔ لہ ناگہانی موت۔

نیکو مخالفت نا کردن دوم از نفس خود انصاف دادن سوم عریب
کسان تاجستن چہارم چون از کسی ذاتی در وجود آید آنرا تاویل نیکو کردن
پنجم چون گنہگار عیب ندن آن را در پذیرفتن ششم حاجت محتاجان
بر آوردن ہفتم رنج مردمان کشیدن ہشتم عریب نفس خود دیدن نہم
با خلق روی تازہ داشتن دہم با مردمان سخن خوش گفتن یازدہم
بہم خلق جہاں خلق پسندیدہ نمانی + کہ کج خلق بدترین راہ ہدان خواهد بود

و چہ زیبا گفتہ ست ہم درین معنی ہدایت

خوش ست عالم آزادگی خوشخوی + بدین مقام در آگر بہشت میجوی
ا مافوق سازگاری و مدارا باشد و در خیر آمدہ کہ رفیق بڑی چیز نہ پیوندد
والا کہ آنرا از میرت ڈہد و نا سازگاری یہ تیج کاری مقترن نشود الا
کہ آنرا بر ہم زند و ناخوش گرداند و حضرت عزت بدین صفت حبیب
خود را صلے اللہ علیہ وسلم تعریف میفرماید فیما رحمتہ من اللہ
لذت کم و سخن درشت سبب طبیعت ست و نرمی ملائمت وسیلہ
مودت و وصلت ہدایت

بشرین زبانی و لطف و خوشی + توانی کہ پیلے بہرئی کشی

لہ بیان مطلب۔ لہ معافی مانگے۔ لہ گول کے واسطے بحلیف برداشت کرنی۔ لہ خندہ پیشانی
رہنا بہنس کہ رہنا۔ لہ او چاہیشت لہ نیکی۔ لہ جکو روزن نہ دے۔ لہ ہا ہوا۔
لہ خدا کی برکت اور سلاحتی اسپر ہو۔ لہ پس خدا کی رحمت سے تو اُپر نرم ہو لہ اپنیوں سے
قطع تعلق کرنا۔ لہ دوستی۔ لہ میل جول۔

آرد شیر با یک که سر بر سلطنت را بزیور حکمت آراسته بود فرزند
خود را دید جامه قیمتی پوشیدہ گفت ای پسر سلطین را جامہ باید پوشید کہ
درینج نرزانہ نہ باشد و هیچکس مثل آن نہ تواند کہ ہر پوست مثل این جامہ کہ
تو پوشیدہ یافت میشود و ہمہ کس میتواند پوشید پسرش پرسید کہ اصل آن
جامہ از چه چیز است گفت تارش از نیکو خوئی و نیکو کاری و پلوش از
سازگاری و بردباری اگر کسی درین کلمہ تامل کند مانند کہ جامع اقسام
خیرات است قطعہ

پادشاہان و شہسازان را + یا ہمہ آفریدگان خدای
کار سازی نکوست در ہمہ وقت + سازگاری خوش است در ہمہ جا
فریاد و نرا پرسیدند کہ ملازما را بچہ چیز نگاہ توان داشت گفت
یہ ملاطفت و بردباری گفتند شکر ہا را بچہ چیز حل توان کرد گفت بہ مائمت
و سازگاری و درین باب گفتہ اند قطعہ

مہ کہ بسیار مشکل بود + برفق و مدارا توان ساختن
توان ساختن کاری بزمی چنان + کہ نتوان پہنچ و سنان ساختن
جمشید از وزیر خود سوال فرمود کہ سلطین را انصاف بکدام صفت

لہ تارہ تا بلوہ بانا لہ غور

لہ نیکیاں ر خوبیاں یعنی اس میں سب طرح کی خوبیاں شامل ہیں۔

لہ بہالہ

از جملہ ضروریات است گفت کہ برفق و نرم خوئی و مائمت زیراکہ
رعیت بدین صفات و عای پادشاہ گویند و لشکر یا بدین صفت
رضای پادشاہ جویند و سلطنت بدعا گوئی رعیت و رضا جوئی سپاہ
انتظام مے یابد و برفق گوشمال مجرم بروہی میتوان داد کہ بعنف
مثل آن میسر نہ شود چنانچہ آوردہ اند کہ یکے از ملوک کہ بہ سرت
رفق و تملطف موصوف بود مطیع خود را گفت کہ از برائے وے فلان
نوع از طعام یہ پزود و دوران تکلف بسیار بجائے آورد مطیع آن طعام
ترتیب دادہ یا انواع دیگر از اطعمہ بنظر در آورد سلطان بران کہ خود
فرمودہ بود نظر انداخت کسی دید در وے برداشت و بینگندانگہ لقمہ
بر گرفت کسی دیگر در وے بود دور کرد دور لقمہ دیگر ہم کسی دید دست
از ان طعام باز کشید و از طعام دیگر تناؤل کرد چون خوان برداشتند
مطیع را طلبید و گفت این خوردنی کہ ساخته بودی بغایت لذیذ بود فرود
ازین بسیار ما بشرطے کہ گس در وے بسیار نہ باشد حاضران ازین
معنی تعجب نمودند کہ مطیع را شرمساری داد و تغذی بان نبود ہمیت
چو در مقابلہ بجرم لطف بیند کس + شود نجل درہ و این خجالت و راس

لہ عفت یعنی سختی۔ لہ ممکن نہیں لہ نشان۔ لہ نشان لگایا گیا یعنی شہرہ۔ لہ تمہ لہ جمع طعام

یعنی کہا۔ لہ کہایا۔

لہ سزا۔ لہ شہر مندہ

حکما گفته اند که یکے از آثار شفقت سلطان آنست که چنان رعیت را
دارد که پدر فرزند را و هر چه خود نپسندد برایشان نپسندد و تا ایشان
نیز مال و جان خود را از وسع دریغ ندارند. و هر چه دارند فدای
وے کنند و همه همت خود را بر درازی عمر فریادتی و دولت او گمارند و چند
انچه او را رحم و شفقت بر خلق بیشتر باشد حق سبحانه را نظر رحمت
بر او بیشتر بود. مننوی.

پنجشانی به بخشایند بر تو * درمی از غیب بکشایند بر تو
اگر رحمت ز حق داری تمنا تو هم بر دیگران رحم بفرما
آرد شیر با پاک پس خود را وصیت کرد که آن فرزند بجد کن تا
بشفقت عام و مرحمت الا کلام رعیت را از مرتبه رعیتی بدرجه دوستی
رسانی تا دلها از آن توشو و که چیز نماند دیگر تا دل است حکمی را پسیند
که بهترین شکاری مرید شاهان را کدام است فرمود که صید دلهاست
رعیت کردن خوب ترین شکاریست زیرا که چو دلها می ایشان را بخود راه
دهد دیگر هر چیز در پهل می رود و چون دوستی پادشاه در دل رعیت جای
گرفت در هیچ چیز باقی مضائقه نمیکنند بعبت
ملک معنی طلبی پیر وی دلمان * لشکرت گزیند و ملک مسلم نبود

له کوتاهی کریں له ناقابل بیان له مکت
له تنگی - کوتاهی - شه قائم -

حفظ اقتباس از

دیوان فیضانی

(مترجمه پروفیسر منموهن لال مآثر دهلوی ایم اے)

از عمر بے نماند مارا	غیر از نفسے نماند مارا
هر سو و زریاں که دیده بودم	دیگر هوسے نماند مارا
مایم و دل رسیدہ از خود	پرواے کسے نماند مارا
گوروی زمین گیسر آتش	انکوں که خستے نماند مارا
بهر چه درین دیار باشم	چوں ملتے نماند مارا

له سوائے - له نفع نقصان له بے خود - مدبرش -

له تنگایے برائی یا عیب -

له عرض - تمنا -

رشتیم چنناں کہ درد دل کس گردن سے نساںد مارا
 بس آہ زویم چون فغانی
 فریاد سے نساںد مارا

درین چمن چہ گلے باز شد بتزل ما
 نذیر روشنی دیدہ امید ہنوز
 دگر برائے چہ نخل امید بستانم
 بچوں زلالہ رخاں نچہ کہ بر تابم
 قیامت است ملامت با ز غائب خویش
 خناں ہے کہ مقابل بچم روشن بود
 کز ان بباد قنارت غنچہ دل ما
 فلک نشانہ بیکدم چراغ مغل ما
 چو گل نگر و نہالے کہ بود حاصل ما
 کہ در میانہ عیاں نیت رست قابل ما
 فغان کہ تا بہ قیامت بماند شکل ما
 ہیں کہ چوں فلکش بر داز مقابل ما
 بلند ساز فغانی سر و دوزخ کہ رفت

ترانہ و طرب بیغی ز سنزل ما

نہ ہوائے باغ ساز و نہ کنا کشت مارا
 چو تو کافر سے ندیدم بفران رفت تم
 نہ ہند رہ بکویت چسکم چہ اسوزم
 بکل فسر وہ مانر پیدا بر رحمت
 تو بہر کجا کہ باشی بوداں بہشت مارا
 کہ نہ بودیچ درد دل ہوں کشت مارا
 ہمہ گل بر بند و بر سر بر بند خشت مارا
 چہ امید خیر باشد ز چینیں سرشت مارا

لے زندگی بسر کی لے گھوڑا۔ ہمارے گھوڑے کا گرد کی سے نہیں لگی یعنی ہم کسی کے لئے غبارِ خاطر یا باعثِ رنج
 ہوئے۔ لے درد گار۔ دستگیر۔ لے بجا دیا۔ لے امید کا پودا لگاؤں۔ لے نہ کھلا لے پودا۔ لے کسا۔
 لے ظاہر۔ پیچہ۔ رتاقتن۔ کش کش کرنا۔ دانا۔ لے رنج۔ نعم۔ لے خوشی۔ لے موافق ہو لے بت خانہ۔

ہمہ وقت بود مارا دل پاک جان آگہ
 فلک دوز و چو بر مار تم ہی زود آخر
 تو بدی بسر فغانی بکے گمان تہمت

کہ گواہ حال باشد صرکاتِ شت مارا
 دار دوزیوں بہ تیغ زباں طعنہ گو مرا
 از بخت شور و تلخی عمرم خبر نہ داشت
 آید ہاں شکست ز سنگ ما تمم
 ضائع چنان شد کہ گرا تم بگوشہ
 دیگر صریف رشک جگر سو ز نیتم
 بتاں بخیر اے اجل ز دست او مرا
 آں کز خدا بخواست بصدا زرو مرا
 دوراں اگر کند گل و ساز و سبب مرا
 کس ننگ دزدینک بد از بیچ سو مرا
 نشیں بغیر یا بخش اے تند خو مرا
 یارب چہ کینہ داخت فغانی بن کاو

شد ہنموں بدیدن آن تند خو مرا

رفسے کہ دل ز جان شود و جان تن جدا
 من چوں زیم کہ ہر نفس آں مثل آتشیں
 گر جاں ز تن جدا شود تن ز جاں پیغم
 یک جلیوہ کرد و شیخ جہالت شیخ صالح
 ہر یک جلا ز عشق تو سوزند و من جدا
 میوزدم بچندہ جدا از سخن جدا
 یارب مباد و درد تو از جان و تن جدا
 اقتادہ پر تو لیت بہرا بخمن جدا

لے مصیبت میں گرفتار کر دیا۔ لے مکار۔ لے مٹکا۔ لے تباہ۔ بر بارہ اچھے بڑے لوگوں میں سے۔ لے بہشت
 کرنے کے لائق لے قریب کے پاس سے سرخ ہونٹ۔ لے محبت۔
 لے چکارہ۔ جہلک۔

دامت جعد پشکنت کز فریب فن دار و نزار سلسله در هر شکن چسدا
گرنون ز داغ جگر بگرید غریب نیست آواره که به تو شود از وطن جدا
از گرد خانه تو فغانی جدا نشد

ببلس کجا شود ز صرکیم چمن جدا
من از سوز جگر دارم دل جانم نظر اشب
بر از قید تن ای جان اگر آسایدگی خواهی
نخواهم سوختن این آتش که دارم در جگر اشب
منز و گریه بر چرخ هستی خود و این آفتابم
تو هم ای جانم ز غم این آتش بدر اشب
سر جان باغتن دارم پیاپی بشجو پروانه
که شمع ملذوت آن ماه دارم در نظر اشب
نمی آید بروی اینک فغانی از سر کوشش
ز مجلس ای زین آس شمع بر ایس و بر اشب
بمانا کز جهان دیگرش شد آنچو را شب

پیش تو نازم و سهی جز نیاز صیبت
جایکه قامت تو بود سر و ناز صیبت
بهر چه دامن از من دیوانه می کشی
یار بچه کرده ام بدب احترام صیبت
در سجده گریه روبرو تو دارم سیر عشق
تا با آن ز رویش این همه نور نماز صیبت
با دل دارم حلقه زلف تو بسته ام
دانسته ام که حاصل عمر در ناز صیبت
گر صورتت جلیل ندارد و حقیقت
چندین فسانه در پی عشق مجاز صیبت

له زلف - له زنجیر - له پاس - له اعطاء - له رسائی - نمر منگی - له بجا دوں - له چهره
له آب روانه - له عاجستی - له پرینز -
له خوبصورت -

ناز و نیاز عاشق و مشوق چو یکمیت در صیر تم که قاعده امتیاز صیبت
تا چند برق آه فغانی و اشک گرم
کام دلت ازین همه سوز و گلا صیبت

در کج محنت این دل دیوانه خوشتر است
دیوانه را مقام یویرانه خوشتر است
ای بند گونموش - که در گوش جان من
یک ناله سزین ز صد فسانه خوشتر است
شرم و ادب که کشیده تنخی و لب نیست
وز زگرش تو نشود ستایه خوشتر است
تلکے درون پرده کشیدن شراب عشق
این گیر و دار بر در میخانه خوشتر است
دیوانه شد فغانی و درت از کند عقل
آزادگی بگردم دیوانه خوشتر است

باز اشکم ز لاله گل خانه پر شده است
وز آب دیده کلبه یویرانه پر شده است
چندان به زگرش تو نظر بانتم که باز
چشم و دلم ز عشوه ستانه پر شده است
عاشق چگونه بکنف از آستنازند
چون مجلس از حکایت بیگانه پر شده است
شبهما بزخم تیغ ز فرستم ز کوی تو
امر و فرچاره نیست که بیگانه پر شده است
چون زده عاشقان نگرانند شمع من
ز شمار بر زمره که پروانه پر شده است
در حسرت نظاره باین محبت همسود
بر آستانه باشم اگر خانه پر شده است

له نرقی - له مقصد - له مصیبت - له غمناک - له پوشیده - له هنگامه - له جھو پڑی
له ناز و انداز -
له عمر ختم ہوئی -

این حال کس نیافت فغانی مگر بجاوب
ستی کن که شهر زانسانه پر شده است

لے دل بیا کہ نوبت می گذشتہ است
از آپ زندگی چه حکایت کند کے
خواہی بلند ساز مرا خواہ پست کن
دارم چنان خیال کہ شکستہ دلم
بنشین دے و باقی عمرم عدم شمار

ہم در شراب خانہ فغانی خراب بہ
غمزں چو در خرابی وستی گذشتہ است

لے کہ رخسار تو آئینہ مقصودین است
شب کہ بے لعل تو مے کشم از ساغر حشم
بسکہ در آتش سوزانے تو سوزم بہ شرب
چند بشینم و اندیشہ بیہودہ کنم
من کہ سرور سیر سوزانے نعمت نغمہ ام
عاشق درندہ نظر بازم و بدنام ولیک

لے شہر بخاری - لے مست - لے خوش نصیبی کا ستارہ لے کہڑکی - لے دہواں - لینے آہ
لے فائدہ -
لے قابل تعریف -

نظرے سکو فغانی فلکن از گوشہ چشم
کہ ہمیں شیبہ زویدار تو مقصودین است

عیدست و لب بہار چمن سبز و حرم است
بر نماز کان سر چمن سر و نماز من
بخرام سوسے باغ کہ از جا رو و قدم
بر یاد اگر رود دل ما در ہولے تو
آں گل کہ مے نهند بنارش تبارج سر

لے گل محواں فغانی غم دیدہ رہا باغ
گشت چمن بنا رہے لہلے بے غم است

دل بے تو چنان سخت کہ داغش نتوان یا
ہر چہ کہ گم گشتہ ماہست پری رو
مجنون در رکبتہ خوبان ست دل ما
مخورد ہا ندیم ازیں بزم کہ ساتی

مرغے کہ سرا سیمہ دامت فغانی
در گرد گل و گوشہ باغش نتوان یافت

لے سرو کے نازک پودے لے برتر - بڑا کر -
لے آرزو - محبت لے قدم رکھنے کی جگہ -
لے سیر - لے عبادت خانہ لے پیالہ -

روزیکہ در دلم غم عشق تو خانہ ساخت
نقاش فطرت آن رخ عابد صبر را
آن قطره ہاکہ بر پتھر ام خوشہ بستہ بود
صد بار یاد کرد گلستان کونے تو
شمشاد را کہ فاختہ در طوق بندگیست
خواب اجل گرفتہ من خستہ را کہ دل
عاشق بیک نگاہ تو لے ماہ چہ مارده

مطرب برائے گریہ جانسوز اہل ل

گفتار در دنیاک فغانی تراز ساخت

من بندہ حسنہ کہ فشانش تو انیتا
گنچے کلازل کون و مکان است بخر باد
افتادہ چو دولت بکنارین درویش
نزدیک راز لب بدہانت دین بلغ

چل عاقبت از رُور و کُشاں دید فغانی

دیر لیت کہ در دیر فغانش تو انیتا

لے قدرت لے جے ہوئے تھے۔ لے دہن کا زیمائی کر نیوالی عورت لے چہ کہت ہے تمام دنیا
لے بیتبہ مراد ٹھوڑی ہے۔ لے شہر انجوار ہے آتش پرستوں کا عبادت خانہ۔ مع بمعنی
آتش پرست۔

اقتباس از

راما کی فارسی

منظومہ نشی امانت رائے دہلوی

بر آمدن رام از خانہ کونشلا ما در خود و رسیدن در مقام سیتا
و آگاہ شدن او از حالت پر ملالت قصہ انراج و عین استغای
شادی جلوس رام و فخرندہ انجام مقالات نخصت زفاقت کہ با ہم مذکور
شده

زبان وان این قصہ سوز و ساز
کہ از خانہ مادر نوحہ شستن ..
کنند فاش چون شمع از پردہ راز
چو شد رام بیرون در گام زن

لے جلا وطن۔ شہر بدر۔ لے گفتگو
لے رنج و غم
لے قوم رکھنے والا۔

شہیدند مردم کہ اور از شہر
 بزدان گزیدند دست فسوس
 بگفتند راحت بیدرد محض
 کہ این گوهر زیب بخش نگیں
 خموشی نمودند از بیم جان
 غرض رام در خانه خویش شد
 در انحال سیتای امیدوار
 کہ رام از سرتخت دولت کنوں
 شود دور اقبال ما را بکام
 ولی بود غافل ازین ماجرا
 چو زلفش نگہ کرد آشفته حال
 چو گل دید پتر مرده رخسار او
 بگفتش بقبر ما کہ این رنگ چیست
 ز رویت چرا رفتہ چوں شمع نوز
 خبر بود ہر سوز جشن جلوس

نمودند اخراج از روی شہر
 نمودند فریاد از غم چو کہ کس
 ز انصاف و دانش بود فرخوش
 بنیادخت بیجا بروی زمین
 پستند از حرف گفتن زبان
 چو گل از غم دل جگر ریش شد
 سراپا نگہ بود از انتظار
 بدولت سرائی من آید درون
 بگرد و فلک وقف مقصد چون عالم
 کہ نقشی و گر نیت دست قضا
 گرفتار و تیغ و تاب مال
 بلب سوخت چوں شمع گفتار او
 ز دور فلک طرح نیزنگ اچیت
 عیال نیست ہرگز نشان سرور
 بلند است ہر جا صدائے فسوس

لہ ظلم - زبردتی لہ غم لہ تقارہ لہ باکل بے بہرہ - شہ مہر لہ ز مانہ شہ کامیابی کے
 ساتھ شہ کامیابی میں مصروف - شہ کچھ اور ہی تفتہ بجایا ہے یا چال چل ہے - لہ تقدیر لہ عالم
 حالت - لہ بنیاد لہ جانو - لہ تخت پر بیٹھنا -

تہ پتہ راست بر سر ترائی کلاہ
 ہ آواز مدح تو آید بگوشش
 تعجب حالت عیال بودہ است
 خبر گوین حال میں از چہ روست
 جوی از سر محنت گفت رآم
 مرا با تو چون اتھا و دلیرت
 دگر متی از خساند ان نجیب
 بود قصہ حال من ایس چنین
 پدیر یعنی آل دستہ تھ نامدار
 بد بچویش بس کہ فرمود کار
 شوم چہار وہ سال صحرا نورد
 کنون رخصت از تو طلب میکنم
 رسم تاز صحرا بسوی تو باز
 اگر خواہش دل شود رہنما
 بمن زندگی گر وفا میکند

تہ قسط اس موجود در بار گاہ
 لب باد خوانان چرا شد خموش
 لبت خشک و خشک لبان بودہ است
 کہ بر سنگ غم شیشہ آبروست
 کہ ای جلوه ات رشک ماہ تمام
 منتقن ز تو را ز جہ اصیلت
 و ناداری از تو نہا شد مجرب
 کہ شنونده را میشود دل مزین
 پی کیکی داشت عہدا ستوار
 مرا اگر د خارج ز شہر و دیار
 بہ آوارگی سر کشم ہچو گرد
 بخود اختیار تو لب میکم
 تو با در و تنہائی من باز
 تو در خدمت ما درم گیر جا
 مژہ بخت خواہی سہ و اسیکند

لہ ترازو - لہ تعریف کرنوالا - ہندوؤں میں ایک قوم جو راہ بہاؤوں کی تعریف کرتی ہے -
 جے بہاٹ کہتے ہیں - لہ یگانگت لہ عالی نسب -
 شہ مصیبت لہ گزارہ کر شہ پلگ -

ترا با ز بنیم بکام نظر
 ازین روز تا انقطاع سفر
 و گر حکم نفیر دیگر بود
 ندارد کسی چاره از سر نوشت
 مرا خود به بیچارگی کن محفل
 و گرنه نمایم نصیحت ترا
 هنرهای من پیش او زینهار
 غرور حکومت بود در سرش
 مبادا که گردد منقصل ز تو
 بود شیوه یادشاهان چنین
 ترا باید ای مونس جان تار
 کنی خوشگل ریاضت مدام
 کنی خدمت والدینم بجان
 رضای جوی باشی ز اخوان من
 کسی را ز نخواستنی از خویشان

غم بجزر و روز غم آید بر
 محبت شود درد کم بیشتر
 چه حاصل ز تدبیر بر سر بود
 اگر خوب باشد و گرنه زشت
 تسلیم حق ساز خورسند دل
 که در خانه ات گر کند بهتره جا
 نگوی که دور است از اعتبار
 نیاید ز احوال من باورش
 شود ننگ از توبه بزم آبرو
 که مدح کسی کم شود دل نشین
 که در غیبت من شوی روزه دار
 بکاشانه صبر گیرے مقام
 که این باشد از تنگنوی نشان
 که باشنده خوش قمر بایان من
 که هم ازین وجه خورسند من

له مصیبت کے دن تہ ختم ہو جائیں گے۔ تہ ختم ہونا تہ تقدیر ہے معاف تہ تو گل بخدا
 تہ یقین۔ تہ یقین تہ ناراض تہ کمزور تہ عبادت سپر تہ جمع آخ یعنی بحالی۔
 تہ رشتے دار۔

نگوئی سخن از برتھ با غرور
 یقین دان کہ گرا از سلاطین کے
 فرشته صفت مہربانی کند
 و گر بر سر قمار آید نشان
 ندرند در قتل او بیج باک
 بگفتم ترا از پئے احتیاط
 بود در رضائے برتھ سود تو
 چو سیتا شنید این سخنهای درد
 بگفتا کہ ای زاده شہسپار
 بود سایہ مرد زن در جہاں
 اگر گرس فر از دم و گز خویش پست
 پدر کیت دیگر برادر کدام
 تو ہر جا کہ خواهی شدن گام زن
 مرانیت از صحبت تو گریز
 تو انصاف فرما کہ شرط وفا

کہ این شیوہ باشند ز اخلاق دور
 نماید سلوک و مدارا بے
 بخوان کرم میہمانی کند
 ندارد در گرفتاریت پیش شان
 کہ سازند در دم برابر نجاک
 کہ از خود پسندی نہ چینی بساط
 برای معاش است بہبود تو
 برون آمدش از جگر آہ سرد
 خبر دار آغاز و انجام کار
 جدا نیست ہرگز از و یک زمان
 حیات و مہاتم بدست تو ہست
 کہ زن راز شوہر بود احترام
 نہا تم جدا از تو زنہ سار من
 کہ وار و شکر احتمالی بشیر
 روا میشود در جسدانی کجا

تہ غصہ۔ تہ ناراضگی۔ تہ عزت۔ تہ غرور کا سامان نہ کرے۔ تہ اگر من با عزت ہوں تہ حقیر
 تہ میری موت تہ عزت۔
 تہ میل۔ تہ لاپ۔

روی پا برهنه تو در خارزار
 ترا بستر از کاه و بالین ز رنگ
 غذای تو برگ شجر در جهان
 تو کردی یویرانه هاشنه کام
 تو شبها بوییرانه گردی خراب
 مرا تاب این دروزها ز نیت
 بعالم مرا نیت غیر از تو کس
 بود التماس من از تو همین..
 مکن یک دم از صحبت خود جدا
 کنم در جهان پای تو آرزو
 همین بس بود ز هر طاعت مرا
 بود خدمت تو سعادت مرا
 که در بیشه مشیر و جایی همیب
 قدیم بود با تو برگ گیاه
 مرا خواش نعمت و تاز نیت

مرا بالین گل بود در کنار
 مرا مصلی خوا بگره رنگ رنگ
 مرا میوه خلد بر برگه خوان..
 مرا شربت تند باشد بجام
 من آسوده باشم در ایوان خواب
 با اسباب آسایشم کار نیت
 که بودن تو انم با و یک نفس
 که پسندم هر خبر خوشم جزین
 که نبود در آیین الفت روا
 که باشد سرم بر کف پائے تو
 که از خدمت تو نباشم جدا
 نه باشد ازین به عبادت مرا
 شرم با تو ای جان جانها قریب
 تدویرم به نعمای جزت بگاہ
 با سباب عیشم کنون ساز نیت

له تکیه - نه تکیه - نه بهشت - نه آواره - پریشان - نه محل - نه قاعه - نه خوش نصیبی -
 نه خوفناک - نه اونی -
 نه نیتیں - نه گزاره -

خواهم در زندگی بی تو من
 بگاہم بر اسباب دنیا کجاست
 مرا بی تو کاشانه زندان بود
 بود شمع بی نور در خانه ام
 در خانه ام کام اثر دور بود
 مرا بیجالت بشام امید
 کشته چکن ز جیب اُفق صبح سر
 نه روزم قرار و نخواستیم به شب
 گذر تینو گروی گلشن کنم
 نیاید بگام گل و نی به سار
 بود سر و سوبان روحم بی باغ
 به بستر بود برگ گل انگرم
 تصویر کنم چون بر جلال خود

کفن چون گم باشد از پیرهن
 جدا از تو ام در جهان با کجاست
 چشمم بچشم گلستان بود
 که ظلمت بچشمم بگوشد ز کاشانه ام
 ز سقم بلا سایه بر سر بود
 بود ماه تیره چو چشم سپید
 شود پاکم از دور و هجرت جگر
 چو خورشید شمع بود تاب تیر
 ز خون جگر گل بدامن کنم
 که چو شدره شجره شسته شزار
 دلم گردد از آتش لاله داغ
 شود هر شب از آتشک بالین ترم
 کنم این غزل شاہد حال خود



له پھول کی طرح میری پوشاک ہی میرا کفن بن جائیگی - نه انیسرا تہ حق - نہ انگر - نہ اندھی آنکہ -
 نہ میرے چراغ میں آفتاب کی مانند گرمی اور ملین ہوگی - کہ ۲ نوؤں کے راستہ اپنے جگر کا خون
 بہا کر اپنے دامن پر پھول بوٹے بنا لوگی - نہ جگو نہ پھول اپنے معلوم ہونگے نہ بہار کا موسم بلکہ یہ
 معلوم ہوگا کہہ وقت میں سے بہت ہی چنگاریاں نکل رہی ہیں -

مکزن

مرا بتیو نباشد میل عیش و کامر اینها
 مرا جان بر لب آدر دوزخ نوب از قهرت هر دو
 بود چو ل برگ ریزان کو آفت صف محشر
 غم حیرت انگیز است من بی طاقت و یالم
 سبک چون ایام از آشتی موهوم در عالم
 جدا از تو نخواهم شد مباد آدم درین عالم
 ایامت رقم الفت باش و بر بند از رخ لب
 که در پیش محبت هست بجا قصه خوانیها
 تو هستی پناه همه مردمان
 بخوبی بگنجان عالم توئی
 چه باشم من زار و بیدار نگاه
 اگر با تو باشم من ناتواناں
 نظر بر تو دارند اهل جهان
 بر آرنده نقش آدم توئی
 که محروم دارم مرا از پناه
 نگردد بین اندر هم شرگران

له رغبت له قیامت رتله بال یعنی عاتق -
 له ملج له بے کس له ہندوؤں کے ایک دیوتا کا نام
 له متعورہ ناراض -

در اندم کند ہر کہ با من عتاب
 و گر بتیو باشم نیر ز م بہ جو
 تو گذار ایجا مرا زینھار
 ولم زین ہوس آدر ایجان ستوہ
 بسازم پگلمے صحرا اور اراغ
 روادار آزار تو زینھار
 اگر با تو صد سال باشم مقیم
 دے از تو باشم اگر من جدا
 مرا با تو صحرا بود گلشن
 بزندم اگر بتیو سوسے بہشت
 ہی گفت سیتا سخنها بہ رام
 ہی ریخت از چشم خود داشتک گرم
 نسلی در اں وقت میدا درام
 مکن در دل خود خیالیں چنین
 برائے حصول رضای پدر

گویم من از قوت تو جواب
 ندارم و گرتاب گفت و شنو
 کہ در مومم تخت بی اختیار
 کہ با تو کنم سیر صحرا و کوہ
 کہ منظور من نیست گلشن بلخ
 نباشم نوعی در ان خارزار
 ولی پیش نبود دین ازو نعم
 برابر بعد سال باشد مرا
 جدا از تو گلشن بود گلشن
 بود و وز خم سیر کوی بہشت
 چو شمعش بدل بود سوز تمام
 چو موم از لطف غم دلش بود نرم
 کہ ای از تو آرام جانم مدام
 کہ ہستم جدا از تو ای نازنین
 گر تمام بسر بار رنج سفر

له غصہ بخگی مے کی لائق نہیں ہے ہرگز نہ کیونکہ مرے میں ہے تابوہوں یعنی جگہ مجبور اپنی جان کہوتی
 پڑگی۔ مے ماجز تہ میں جنگ اور چراگاہ کے پہلو پر گزارہ کر لوگی۔ مے سیر مے پہاڑ۔ پٹی مے گری بطن
 مے تکلیف۔

نخود صبرم پوست با استخوان
نگهداری اورا بصد حیات
نخواهی شدن غافل زوی و

گرت هست بر دوتی هاعمل
زین روزم یاد داین غزل

غزل

قد گرا ز قضای آسمان طح جاییها
بنظ هرگز فقی از رفیق خود جدا افتد
خیال جلوه معشوق باشد مقیم دل
چشم از ظلمت بهمای جهل غلظت دل را
تمنای وصال یار جان رازنده میسازد
اگر چون غنچه فکر جلوه بخشش بدل داری
باینی که دور میشی وصل یخا بشرد

سپر دم امانت بدست تو جان
که باشد برای تو وجه نشاط
که نبود چو او دیگری محرمی

بصحرای و دوی و شیر و پلنگ
ز سر ما و گر ما بود در سفر
بود میوه تلخ آنجا غذا
گذر بر سر خار و خار را بود
بود فاقه و فقر و مساز ما
تو باین همه ناز پرور چنان
کف پایت از گل بود نرم تر
خوشت نیست سیر شب ماهتا
بود میوه تر و لیده سایه بهر
نیدی گی روی روئے محنت خواب
دلیم بر تویی سوز دای جانمن
بگنجم ترا شمع کاشانه باش
بگیر و هر آنکس که همراه زن
چو صرف ریاضت شو من بجان
که باشد آنجا دماغ طرب

کند فرصت عیش را بر تو تنگ
بی سر و دگر کم زمانه بسر
گوارا شود بر مزاجت کجا
نه از کس امید مدا و بود
بود محنت و درد انباز ما
پسند چنین رخ و محنت بجان
بود چون بران خار زارت گذر
نشینی چنان روز در آفتاب
نباشد ز سر سایه آنجا اثر
کجا باشد از رخ صحرات تاب
به پیش ساق چشم گریان من
چو صرف کنین زینت خانه باش
بود خواهش او به آرام تن
نمایاں شود بر تنم استخوان
که فرصت نباشد ز رخ و تعب

له راز وال له اتفاق - له همیشه - له گیر اهر - پریشانی له اندهیرا
له جو کچه واقع هوا
له تخم ہو گیا - له تخم ہو جایگا

له مربع له آرام اور محلیف -
له علاج له میبت - له شریک -
له بکهرے ہوئے له سامیان - له رغبت

سفر نیست ای ماه من کار تو
ز رو به صد اشنوی در شغال
منقص کنی آن زمان عیش ما
چو سیتا شنید این تنه ما تمام
که من کردم این جمله محنت قبول
تخواهم جدائی ز تو زنجار
نباید بدست فراتم سپرد
توانصاف فرما که مردن مرا
مرا پیش ازین خیال اختر شناس
که باشی تو بار ام صحرانشین
هوای بیابان بجان داشتم
کنون وقت آل آمد علی جان
چنین گفته اند اهل هوش خیر
زنی کو بشوی خود از جان دل
بود سایه شان همسره اولام

که گرد و سیاه رنگ خسار تو
ز سببت شود زودگر گونه حال
چه حاصل ازین رنج محنت ترا
چنین گفت پاسخ در اندام برام
بخود دارم این رنج غربت قبول
که بی روح قالب نیاید بکار
یقین دان که خواهم به جگر تو مرد
بود خوب یا با تو بودن بجا
نمودند آگاه حال از قیاس
شوی هم ترش سخت محنت گزین
بدلین هوس را نهان داشتم
که دادند اختر شناسان نشان
که در الفت آباد نوع بشر
ببند و با خلاص پیمان دل
نباشد بر او وفا تا تمام

له گونا - بدمزه - به لطف - له سفر

له گره - له آرزو -

له شوی یعنی فاند - له مانند

دگر تا دم مرگ او از رهی
به یک جا بودی شان بعد مرگ
درین آزمون که با این چشم داشت
چون خواهمت هم تو خواهی مرا
چو شد عاقبت ختم این گفتگو
ز بس گشته آشفته و گریه پاک
نماندش دگر هوش احوال خود
شد از کلفتش رام اندوین
همی کرد از چشم او اشک پاک
منی کرد لب با سخن آشنا
چو سیتا نمودشش بدین رنگ تو
بختم آمد از جوش الفت چنان
بگفتا که یادت بود این سخن
بودش که ایند که دالاد من ،،
به مرا دانگی هست یجتای دهر

نیفتد خلل در محبت گسی ،،،،
شود حال از عیش خاندن بزرگ
تخواهم جدا از تو خود را گذاشت
توان بودن از یکدگر چون جدا
شد از چشم سیتا روان آب جو
بیفتاد چون اشک بر روی خاک
تمیزش شد از گردش حال خود
چو همی که دارد دم واپس
بزد از کلفتش سر از روی خاک
ببهرت چو بیت بود ساکن بجا
در آن حال چون غنچه دل تنگ تو
که شد رنگ خسار او از غوان
که با پای من گفت در این سخن ،
بزر و شجاعت بود وصف شکن
بود شهرت او بهر ملک و شهر

له کسی طرح - له سانا - له امید - توقع - له اپنی حالت کی بختی کی اُسکو کچھ خبر نہ رہی شد یعنی جاتی
رہی اور از یعنی با بیت -
له قائم - له خدا - له زمانہ -

تو تنها مرا میگذاری چسرا
 زنی داشت یک شخص بنیت تمام
 جدا چل نشت هرگز از شوی خود
 چو او از تو من هم نباشم جدا
 بود در بهای با رتبه این ما چرا
 بمن گفتی از رسم در راه بلوک
 ز عزت بود دور این گفتگو
 بچو او مردم بود این شعار
 مناسب بشان تو از نکازیت
 چه لازم که تنها گذاری مرا
 و گرنه خود گناهی ز من دیده
 مرا اطمینانی ده از حال من
 پهنش از کرم آن گناه مرا
 ز بهر اهی خود جدا نم کن
 سر و پا برهنه خوشم با تو من

که در کیش مردی نباشد روا
 به ساقبتری او بود مشهور عام
 در خیر او دید بر روی خود
 که نبوشت بر وجهه من قضا
 ز داناتی فن شد مفصل او
 که خود با بهر تهن کن پندیان کسل
 ندانم که گفتی من از چه رو
 که ز نهان خود را دهند اختیار
 بمن لازم اینگونه گفتار نیست
 به بیگانه مردم سپارے مرا
 به میزان تحقیق سنجیده
 بشو نامه جمله اعمال من
 بنده این لب عذرخواه مرا
 گرفتار چندین بلا کم مکن
 بودی تو ام آج نامه زر کفن

له ذمب . طریقه . له اس طرح سے .
 له کس وجه سے . له قیاض . سخی .
 له ترازو له مرا یعنی بگور .

مرا دلنشین نیست ایوان کلخ
 زگر ما و سر ما و باران و برق
 گرا رام باشد و گرد در بر
 چو احوال خود گفت سیتا تمام
 گرفتش در آغوش رام از کرم
 تو ز نهان غمگین و بیدل مباحش
 بی امتحان و فای تو من
 و گرنه میان من و تو چنین ،
 که امکان دخل جسدانی نماند
 بیا شد اگر زینب ویر بهشت
 تو با من بهر جا که باشی مقیم
 بیات کنوں پیش دستم ریوم
 چو او هست در خصلت معبود ما
 ترای پر ز او رشک مشر
 و گرنه همین جا گذارم ترا

بصحراروم با تو در سنگلاخ
 قبولم بود جمله آفت بفسر ق
 برم با تو اوقات خود را بسر
 بصدعجز افتاد و دریای رام
 که ای در دو فاکت ثبات قدم
 که بر من ضمیر دل است فاش
 بدین طرز روانداز گفتم سخن
 بود اتحاد و وفادار نشین
 بدل و بهی از بهی فای نماند
 مرا بینه خوش نیست سیر بهشت
 ز هیچ آفت نیست ز نهان بیم
 من و تو با امید رخصت رویکم
 اجازت از او هست بهبود ما
 بتجویز او می برم در سفر
 که باشد خلاف بزرگان خطا

له محل . له پتھر فی زمین . له فرق یعنی سمر .
 له گور له خوشنما . له مندرکے چاند .
 له اجازت . له مخالفت .

کنوں انچہ از دولت سہا بہت
 دران حال سیتا بفرمان رسم
 ہر زور و خوشی را پھو گل
 برابر باب حاجت بیفشاند گل
 ہر افشان بر گدایان ز روست
 زر و مال را کرد بخش تمام

انتخاب

سعادت نامہ از ناصر خسرو علوی

باب اول در تسلیم

دلا ہموارہ تسلیم رضا باش	بہر حالے کہ باشی با خدا باش
خدا را دان خدا را بخوان بہر کار	بدان تو یا اوران را بہ ازویار
پو حق بخشد کجا ہر بندہ	تو دل بہر دیگرے بہر چہ بندی
خدا را باش اگر مرد خدائی	مکن بیگانگی گر آشنائی
حدیث جنت و دوزخ را کن	پرستش خاص از بہر خدا کن
تسا بہر دو گیتی برگزیدہ است	ہم آخر بہر کارے آفریدہ است
تو جو بہر بندگی کردن نباید	از خود جسہر خداوندی نیاید

لہ اشہ آکہ خدا کے جلال کرتا۔ توکل بخدا۔ مانتا۔

لہ خدا کی مرضی۔ سے مددگار۔

لہ ذکر کہانی سے مالک بننا۔

لہ جمع رب یعنی مالک۔ اریاب حاجت یعنی محتاج یا مفلس۔

برین دریغ اگر آہے نباشد
اگر لافے زنی ہم لافین زن
بہر کارے مددگارت خدات

فرین پہنچ درگاہے نباشد
ہمیشہ دست در حیل المیتین زن
دلیل راہ دینت مصطفائیت

باب دوم در نیکی

دلایندم نیوش و دل درو بند
انرا گر بخود خواری خواری
مکن کارے کہ از شرم و ندامت
چو در نیکی رضائے کردگارت
درون دروستان شامے دل
مکن از حال مسکیناں فراموش
چو از صحبت کند بر نفس تاثیر
دلت را راست کن گزرت کاری
تا مؤزنده پند نیک بر گیر

ز تو تو بہ ز پیران کہن پند
مکن کارے کہ باز آرد تباہی
یہ روی کنشی اندر قیامت
بہ از نیکی مگر کن تا چہ کارست
ز روز در گذشتن یاد میدار
چو داری مایہ در علم دین کوش
پہ صحبت و دوستان مقبرہ گیر
کہ مت از راستکاری رستگاری
ز نیکی گزرت افتد مرا گیر

لے خدا کے دروازہ پر اگر آہ نہ بہری یعنی توبہ نہ کی (تو کچھ نہ کیا مخدوفت) لے مطبوعہ دارالافتاء قرآن شریف
دست زن - سہارے - مدے - رہے - برگزیدہ یا منتخب یعنی رسول اللہ محمد - لے دل -
لے معیت زدہ لوگ - لے چہ لے کادون یعنی موت -
لے لائق - لے نجات -

باب سیم در کم آزاری

فزون خواهی بقا دلہد میا زار
بیاد حق تعالی باش خوشنود
میر بر کس حسد گر مالدارست
ہمیشہ نیک خواہ مردمان باش
چو بدخواہی بکس از غم بکاهی
دلت را با ضرورت متفق کن
مدوہ تا کہ حق یار تو باشد
مروت نیست از افتادگان
زیرکان باش اندر نیکی کوش
بہ نیرکان عمر و ساز بزرگ خواہد

کہ دایم دیر زنی باشد کم آزار
کہ خوشنودی رضا حاصل کن زود
کہ تو در رنجی و اوشاد کارست
بہ نیکی کوش و تا نگہ درامان باش
بہ بینی اینچ بدگر نیک خواہی
و گر خیرے کنی باستی کن
ہمہ عالم مددگار تو باشد
برہ بینی و خود مرکب برانی
مکن نیکی کس از دل فراموش
بدانرا خلق عالم مرگ خواہد

باب چہارم در برودباری

بکس مہبت آہنخت ناپندرت

کہ واجب کشتن را از گزندت

لے عمر زندگی - لے بہت دن تک زندہ رہنے والا - لے گھٹے لے حقدار - لے معیت زدہ لوگ -
لے گھوڑا -
لے ساز و سامان لے نقصان -

مشوکس را بکین خانه برانداز
 مکن شیرین بدل مال یتیمان
 تو با خلوت خدا خوش باش و خوشگو
 گذر از تمندی و از تند خوئی
 گره با هر کس مکن بر آبرو
 پسند را ز لب خندان یاب
 فخر و نور ختم اندر گاه گرمی
 حلیمی کن چو دانای در گه تنگ
 مشو غره بزور بازوی خویش

که هر کس بد کنی یا بد بدی باز
 که از مالت بکا هدیم ز ایمان
 که خون از پرورش شد مشک خوشبو
 تو واضح پیشه گیر و تازه بسوئی
 چه بدتر باشد از طبع تر شرو
 که خندان را ز اهل خندان مست
 ز مومن خوش بود چربی و نرمی
 گرت بر سر بگرد آسپاسنگ
 که باشد زور بازو هائیش

باب پنجم در بیان جاهل و ناجس

بہل از جاہل اریخ خویش باشد
 ز نادان و ز ناجس و ز ناکس
 مکن دل خویش بسو و بیکرانش
 خدرا ز مالدار پر تکبر

که رنجی ز راحت بیش باشد
 بشب بگریز و منگر هیچ بر پس
 که صد سوختن نیز زدیک زیانش
 که مہرز گندہ تر گردو چو شد پُر

لے کیں ڈھنی۔ لے بر باد کر نیوالا۔ لے کیوں کہ۔ لے کن کا تات میں خون پرورش پا کر خوشبو دار فلک چھا لہے۔

لے نرمی۔ عابری۔ لے خندہ پشانی۔ لے ہر کسی کے ساتھ تیوری میں بل نہ ڈال

لے بد مزاجی۔ لے جمع جنت معنی بہشت لے برو باری نہ آفت کے وقت

لے چکی کا پاٹ لے پائمانہ۔

مکن کارے کہ بریکار تو باشد
 تیرا کن زہر بد فعل و بد نام
 مکن صاحب سر از نام و نماز
 مہباش ایمن تر دست چشم طراز
 مکن ہمراہی کس ناز مودہ
 منافق را مدان یار موافق

کوان بر ہر دل آزار تو باشد
 کہ بد نامت کند چون خود سر انجام
 بکش دامن ز دزد خانہ پر داز
 ہمہ کس دزدوان کالا نگہ دار
 تفاوت دان ز ریدہ تا شنیدہ
 منافق را منافق دان منافق

باب ششم در گفت و شنود و پند شنودن

سخن دانستہ گوچیزے کہ گوئی
 بمیدان فصاحت چوں دانی
 مکن چیزے بر اہل روزگار
 سخن بشنو ز لفظ ہر منہ بجے
 گونہا خوش کہ پاسخ ناخوش آید
 مشو با خسر وان گستاخ بازی
 سخن ناگفتہ باشد کے چو گفتہ

خود آن آہستہ گوچیزے کہ گوئی
 مران بس گرم تاد رسر نیائی
 کہ پرسد از تو بیسے کرد گارت
 از آنسانی کہ خوش آید چنانکے
 بکوہ آواز خوش دہ تا خوش آید
 زبان ہش داتا سر در بازی
 چو شد گفتہ کجا ماند نہفتہ

لے بیزار۔ لے نفرت۔ لے آخر کار لے بھید لے عیب جو شہ چھوڑ۔ لے چھپا رہ۔ لے تو کر شہ چالاک آدمی
 جیب کتر لے مال۔ اسباب لے فرقی لے مکار چا لباز لے زیادہ تیز نہ ہانک تاکہ سر کے بل نہ گسے
 لے خدا۔ لے جن طرح لے لے جواب لے زبان کو قابو میں رکھنا تاکہ جس لے نہ کہو بیٹھے۔

بهر گفتار نما پیش دوستی
همیشه مشورت باد و ستان کن

مگونا گفتنی بار و که رستی
ز دشمن راز دل و اتم نهال کن

باب هفتم در دوستی و دشمنی و وفا

چه خواهی کرد با کس دشمنی ساز
نگدن دوستی با کس سلیم است
مرنجان کس خواهش غدا زان کس
کن تصد جفا گر با وفائی
چو رنجانیدن کس هست آسان
در گنج میشت سازگار است
ز توینق کلید بی ریائی
چو نتوانی علاج درد کس کرد
شان جور بر دل ریش کمزرن
ز مرهم زاده با مردمی باش

میکن دوستی با او از آغاز
و فابرون بسر کار غلط است
که بد کارے بود رنجانیدن کس
ز شگ طبعی بود گرگ شنائی
بدست آوردنش نبود بد انسان
کلید باب جنت برد بار است
همه در هائے دولت بر کشائی
میفرزای از جفائش روی درد
چو مرهمے فشار ریش کمزرن
چه باشد دیو بودن آدمی باش

له بعد بازی. له آسان. له بسر بردن یعنی پورا کر تا که اے بعد اس سے معافی. نه انگ شه کینگی ته اسکو خوش کرنا. له خوشحالی. له موافقت. له کنجی ته در وازه له فدای رحمت.
له مکاری. له خوش نصیبی. له بهالا.
له چو زتابه یعنی لگا تابه.

باب هشتم در طمع خواری

طمع در هر چه بستی پائے بستی
طمع بسیار کردن خواری آرد
مدار از کس طمع هر دم بچیرے
طمع آرد بروے مرد زردی
هر آن سختی که با تو روے نمود
بهر یادے مجرب از جای چول بید
چو مزان پائے حکم نه دیں راه
قناعت کن بنان خشک خویش
خنک بارے بود بار قناعت
طمع داری سگ هر شهیره کیشی

چو دست از جمله بستی رو که رستی
نیجه خویش. غمخواری آرد
شود خواری از توقع هر عزیزے
طمع را سر برگر مرد مردی
گر آسان گیریش آسان شود زو
به تکلیف باش همچون ماه و خورشید
ز آرزو آرزو کن دست کوتاه
چو کردی از برتوت منفه منیدیش
کجا باشد چو با نزار قناعت
چو بریدی طمع سلطان خویشی

باب نهم در احسان

پے نفع احتیاط سلفه مگردین

که دنیا و دنیا بفرزاید رود دین

له سب کی امید چو طردی. له مصیبت له شرمندگی. له ظاهر ہوئی شه رکه له لاج.
له بونجه. له بد مزاج آدمی.
له میل جول. له کینه.

پنجشش گوش چون دستت دبر
بد چهل داد نعمت کردگارت
بر آور حاجت درویش لیش
چو انهدی سعادت را دلیل است
سخی طبع این است از دوزخ و ناز
منزور در خانه گزینے نزاری
چه بدتر در گرم تاخیر کردن
مخور غم بهر رزق و روزی او
بتابستان مدوده کوزه آب

کن بر کس بیسم وزر تفتان
که نهدت بهر تو میراث خوارت
بترس از روز ما جمنده نغوش
زهر کس این صفت نایخیل است
خیل ندر مستقر گردد گرفتار
که در پسته بهمانے نزاری
چه بهتر گرسنه را سیر کردن
که با هر کس روان شد روزی او
زستان آتشی و موضع خواب

باب دهم در راحت رسانیدن و میگوئی خواستن

میش کارے که اندر زندگانیت
توگر توفیق داری هم بران باش
بلطف و مرحمت دلها بگمبار
بکار افتاده کار آموزے باش

نکو خواهی کس راحت رسانیت
نکو خواه و کس راحت رسان باش
کس از دست زبان خود میازار
بهر دل سوخته دل سوزی باش

له اگر تیرا با تبه پهل دے یعنی اگر تیکو مقدر ہو۔ لے گھنڈ۔ لے کیونکہ تیرا جانشین تیرے واسطے خیر
نہیں کریگا۔ لے آگ لے دوزخ۔ لے دیر۔ لے سب بڑا۔
لے مصیبت میں گرفتار لے ہمدرد۔

علاج مرد مندان کن بہر درد
چو مرہم خستہ را راحت سان باش
پیوستہ اندر جوانی راہ نیردان
پر پیری خدمت مادر پدر کن
مزن طعنہ بر ایشان از دل شیر
کہ پرورد دست مادر کنارت

کہ ہر کس کہ جزا طت کرد بد کرد
پختی چارہ بیچارگان باش
جوان بہتر خدا ترس و خدا دان
جوانی و جنون از سر بدر کن
کہ گریبان زمان گروی تو ہم پیر
پدر بد سالما تیمار وارت

باب یازدہم در اختلاط با مردم و انا

سعادت اختلاط زیر کان است
زواتانی مے از د جہانے
زواتا بدرتے دانش پذیرد
میر از صحبت وانا کہ دانش
بلطف از خویش بہتر چو حریفیت
بیاموز آنچه شناسی تو ز نہار
بہ شاگردی ہر انکو شاگردو

زناوان گر رسد سوزیانت
نیز ز صد سر تاوان بناتے
چو شمع کان ز شمع نور گیرد
کند تاثیر بر تو از زبانش
کہ بچوں خویش گرداند طریقت
کہ ہر کس نیست از آموختن عار
یود روزے کہ ہم استاد گردو

لے مصیبت زدہ۔ لے دھم لے دھمی۔ لے دوا بھی لے خوش دل۔ لے پیر کے ساتھ قافیہ ہونگی وجہ سے میری رائے
مصدق سے پڑھنا چاہیے۔ لے بڑے بڑے خبر گیر۔ سنہ بال رکھنے والا لے بد چن آدمی لے مت کاٹ
یعنی قطع تعلق نہ کر۔ لے خوبی یا عمدگی میں لے شرم۔

انتخاب

کلیات صحیح مصلح الدین سعید شیرازی

فے المعظت والنصیحة

توانگری نہ ہمال است پیش اہل کمال
من آنچه شرط بلاغت با تو میگویم
محل قابل دانگ نصیحت قابل
نصیحت ہمہ عالم چو یاد و نفس است
پر چشم گویش دوہان آدمی نباشد شخص
دل لے حکیم دین معبر ہلاک میند
چنان بلطف ہی پرورد کہ مر واید

کہ مال تالب گوار است بعد از ان اعمال
تو خواهی از سختم پند گیر و خواہ مال
چو گوش ہوش نباشد چو سوخن مقال
بگوش مرقوم نادان و آب و زغریال
کہ ہست صورت یوار رہمین تمثال
کہ اعتماد نہ کردند بر جہان عقال
وگر یہ قہر چنان نتر و میکتد کہ انفال

لہ وظہ اور نصیحت کے بارے میں لہ دو تہندی لہ جمع عمل۔ لہ پیغام پہچانا لہ عمدہ تقریر۔
لہ چھلنی لہ مثال۔ تصویر۔ لہ راستہ۔
لہ جمع عامل۔ لہ ہیکری۔

کن بچشم ارادت نگاہ در دنیا
بمحر عاریتی، مسج اعتمدا کن
برفت عمر نہ رفیق شمرط راہ ادب
کنون کہ رغبت خیر است و زور غمت
زمان تو بہ عذرت و مت بیلاری
وصال حضرت جان فرین مبارکینا
بزیر بارگنہ گام بر نئے گیرم
چنان شدہ است کہ دیگر امید خیر نماند
نہ آفتاب وجود ضعیف انسانرا
کنول ہوائے اطل میں پند کہ تو بر نفس
چنان شدم کہ بانگشتی نہایت ہم
بزرگ وار خدا یا بحق مردانے
سبازان طریقت کہ نفس بتکتند
مہر و نفس نہ داوند ازین سر غرور
تفاخورد دلامت کشند و خوش باشند

کہ پشت ما نقرش است و زہر او قتال
کہ چخبر فرد گر میرود بہ استغجال
برستی کہ بیازی بر رفت چندین سال
در بیخ روز جوانی کہ صرف شدہ مجال
بر آروست و پلے و رو بخاک کمال
کہ دیر روز و فراق او فتنہ بہ چو وصال
کہ زیر بار پہ آہ تنگی رود حمال
مگر یہ غفو خداوند نہ شمع متعال
کہ آفتاب فلک ارض و آسمان زوال
کہ دست جو زمانہ نہ پرگداشت نہ ہال
نماز شام کہ بر بام میروم چو ہلال
کہ عازقان جمیل اند و عاشقان جمال
بزد و بار بار تقوی و لمحروبے جال
کہ صبر پیش گرفتند تا بوقت مجال
شب فراق با امید یاد و وصال

لہ رغبت۔ دوستی۔ لہ مارینوالا لہ ماگی ہوئی یعنی عارضی۔ لہ جدی۔ لہ بیہودگی لہ جہانی لہ پوچہ
لہ اٹھانوالا لہ خدا سے تعلق جو گوئی نہ نیکیاں کرتا ہے۔ لہ ضروری ہے یا لازمی ہے۔ لہ امید۔ لہ خدا
شناس۔ لہ پزیر نگاری۔ لہ مرد لڑنے ہی کے واسطے ہوتے ہیں لہ دھوکا لہ تہنیر۔

پہ سر سید نے این دوستان علی التفصیل
رہے نہیں ہم و چارہ نے دانم
مرا صحبت نیکال بید بسیار است
بود کہ صد نشینان بارگاہ قبول
تو فتح است ز انعام و اکرم المعرف
بیتہ در کوش بودہ ایم دور نقش
سوال نیست مگر بزبانہ کرمش
من آن ظلم و جہولم کہ ہم تو فرمودی
مرا تحمل بارے چگرتہ دست دہد
تو تمام عمر خدا یا بہ فضل و رحمت خویش
تو نے حضرت عزت نیتوانم گفت
بر آستان عیادت و قوف کن سودی

کہ دستگیری و رحمت کنی علی لاجمال
بجز محبت مردان مستقیم لاجمال
کہ مایہ داران رحمت کنند بر بطل
نظر کنند پہ بیچارگان صف نعال
ز بہر آن کہ نہ امر و نہ میکنند افعال
ز آستان صوفی کجا روند افعال
سوال نیز چہ حاجت کہ عالم است بحال
چہ آید از ضعف الے کریم و ز جہان
کہ آسمان زمین بر تناقند و جہان
بخیر کن کہ بہن است غایۃ ال مال
کہ رہ نمیرد آنجا قیاس و ہم و خیال
کہ وہم منقطع است از مسراوقات جلال

فی صفة الزبج

علم و ولایت نور و زبج ہر خواست
شکر رحمت سرما ز سرما ہر خواست

لہ تفصیل دار لہ علم طور پر۔ لہ راہ راست پر پینہ دالہ بیکار لوگ۔ لہ جوئے آمارنے کی جگہ لہ پرورش
کرینوالا۔ لہ جاننے والا لہ گمراہ بے وقوف۔ لہ احمق۔ لہ جمع جاہل لہ جمع جاہل یعنی بہاؤ لہ انجام۔
لہ امیدواری مد لہ ٹھہرا رہ۔ لہ جمع مراد یعنی سرپردہ یا خیمہ لہ موسم بہار کی تعریف میں۔

تار باید کلہ تا علم ہر برف از سر کوه
برعروسان چمن بست صبا گہرے
انچہ بودیست کہ از جانب خلق برید
چہ ہوا است کہ فلشیں تجیر ہشت
طارم اختر این عکس چمن حمر گشت
موسم نغمہ جنگ است کہ در زمین
بوئے آلودگی از زخمہ صوفی آمد
از زمین نالہ عشاق بگردون برید
بسکایہ خیابان تبرقہ سوسے صحرانقند
عاشق اصر و بند و قہ بر شاہ شہادت
ہر کجا طلعت خورشید رخ سیاہ نگند
ہر کے راہوں روسے گلے در سر شد
با رخس لالہ ز انہم چہ رونق بشگفت
سر بہا لیس عدم با ز تہ لے نرس مست
بسخن گفتن او عقل ز بہر دل برید

بزرگ تابش خورشید بیغما ہر خواست
کہ بہ غمناکے بر از دل دید ہر خواست
وین چہ بادست کہ از جانب صحرانقند
چہ زمینے است کہ چرخش بنو لابرخت
بسکہ از طرف چمن تو کو لالہ برختا
بلبلان را چمن نالہ و غمنا ہر خواست
شور و دیوانگی از سببہ وانا ہر خواست
فد ز لے نالہ آستان بہر بار ہر خواست
الغیبات از چمن و گلین حمر ہر خواست
کہ دل زہا از اندیشہ فرود ہر خواست
بیکہ خستہ مگر بہتہ جو جزا ہر خواست
نہ کہ این دلایل از میل تنہا ہر خواست
باقدرت سر و زانہم چہ پا ہر خواست
کہ خواب بحر آن نرس نہیں ہر خواست
عاشق آن قہر سر و دم کہ چہ بیاب ہر خواست

لہ ایک چھوٹا سا سفید جانور لہ ہر اول لہ بیغما یعنی کوئی۔ لہ غوطہ خوری لہ تو لہ یعنی دوستی۔ لہ ہر ہی چیت
یعنی آسمان۔ لہ سرخ لہ چمکہ امروقی لہ گڈری۔ لہ زمین لہ ایک تارے کا نام ہے پر وہی ہی کہتے
ہیں۔ لہ جو اتوری لہ فریاد۔ لہ آسمان کے تیسرے بوج کا نام لہ بہت۔

روزرویش چو بر انداخت لقب سرزلف
وزرق خوبه مشوق زهم بر کردند
ترک عشقش بزم صبر چنان غارت کرد
سعد یا نامہ سید کردن سواد تاکه

گویی از روز قیامت شب ایلدا بر خا
قلم عافیت از عاشق شیدا بر خا
که جهان را ز حرم را ز معما بخواست
که قلم را بسرازد دست تو سودا بر خا

ایضاً فی الموعظة والنصیحة

خوش است عمر دنیا که جاودانی نیست
وزحمت قد سنوبر خرام انسان را
گل است خرم و خندان تازه و خوشبو
دوام پرورش اندر کنار مادر دهر
مباش غره و قافل چو پیش سر پیش
چه حاجت عیان را با تماع و بیان
کدام باد بهاری وزید در آفاق
اگر ممالک سوائے زمین به دست آری
دل لے رفیق دریں کاروانسرا مبند

بس اعتماد بریں پنجره ز فانی نیست
ملم رونق تو پاوه جوانی نیست
ولے امید شایش چنان که دانی نیست
طمع کن که در دلبوسه مهربانی نیست
که در طبیعت این گرگ گاه بانی نیست
که بیوفائے دور فلک نمانی نیست
که بازو عقش آفت خروانی نیست
بہائے دولت یک روز فزندگانی نیست
که خانه ساختن آئین کاروانی نیست

لے لمی اور بہت اندھیری ات لے بنیاد۔ لے دیوانگی۔ ہم سے کہیہ مراد لے افسوس لے ہمیشہ کا۔
لے نیاپودا۔ لے قیام لے مغرور لے سستا۔ لے قافلوں کا قاعدہ

اگر جهان ہمہ کامل است و زمین اندو
چو بیت پرست بصورت چنان غمی تو
جهان ز دست بدو زدوستان خدا
بمگاہ وار زبان تا بہ روزخت نہ برند
عمل بیار و علم بر کنش که مردان را
طریق حق برو و ہر کجا کہ خواہی باش
کن نیاز بہ درگاہے نیاز بر آر
کنن کہ حیف بود و در خود آزدن
چہ سود ریش باران عطر بر سر خلق
زمین بہ تیغ بلاغت گرفتگی ای سعوی
بدین صفت کہ در آفاق صیحت تو
نہ ہر کہ بکجور آوری کند با ما
ولے بہ خواجہ عطار گو ستایش مشک

بدوتی کہ جهان بلے کامہانی نیست
کہ دیگرت خیر از لذت معانی نیست
کہ پایے بند غنارا جز این جهانی نیست
کہ از زبان تیر اندر جهان تریانی نیست
سے سلیم تر از کتبے نشانی نیست
کہ کج خلوت صاحب لاکانی نیست
کہ کار مرد خدا بر خطہ خوانی نیست
علی الخصوص مران است کہ انانی نیست
کہ مرد بارادت ضد دہانی نیست
سپاس را کہ بر فیض آسمانی نیست
نزفت و جلکہ آتش بدین انانی نیست
بسہر کہ سعادت بہ پہلوانی نیست
کنن کہ بے خوش از تیر تری تہانی نیست

لے مقصد لے پیچھے لگا ہوا لے حقیقت۔ رومایت۔ لے دولت۔ لے نقصان والی چیز لے جھنڈا
بلند نہ کر۔ یعنی خود نمائی نہ کر۔ لے کسی خاص جگہ لے شہرت۔
لے کامیاب ہو سکتا ہے۔ لے خریدار۔

فی النصاب والمواظب

اے نفس اگر یہ دیدہ تحقیق بنگری
 اے پادشاہ وقت جو وقت فریب
 گریخ نوبت بہ در قصرے زند
 دنیا نے است عشوہ وہ دولتان لیک
 آہستہ رو کہ بر سر بیاد مرد است
 آہستے کہ ایں ہمہ فرزند زاد و کشت
 این غول روئے لیتے گوئے نظر فریب
 ہاروت را کہ خلق جہان بحر ازو بر بند
 مردی گمان مبر کہ ہر سر چہ است و زود
 یا تیر مردیت سگ ایس امید کرد
 ہشدار تا بنگندت پیر گو نفس
 سر در سر ہوا و ہوس کرد و باز
 دنیا بہ دین خرید از بے بصارتی است

دروشی انت سیار کنی بر توانگری
 تونیز با گداے محلت برابر ی
 نوبت بہ دیگرے بگڈاری و بگڈاری
 باکس بسر نے بردا و عمد شوہری
 این جرم خاک را کہ تو امر ز بر سر ی
 ویکر کہ چشم وار دوازو ہمساری
 دل سے بر دنیالیہ اندوچا دری
 در چہ فگند غمخوہ خوبان بہ ساعری
 بانفس اگر برائی دائم کہ شاطر ی
 اے بے ہنر بیری کہ از گر کیست سری
 در ورطہ کہ سوونہ دارد مشناوری
 در کار آخرت کنی اندیشہ سر سری
 اے بد معاملت بہ ہمہ تیج بخسری

اے نصیحت کی جمع نصاب سے موفقت کی جمع مواظبہ تریح دینا۔ بہتر سمجھا۔ اللہ دن میں پانچ دفعہ نفاہ
 بچنا۔ اللہ کر کے زمین کا جسم سے حاملہ عورت سے تو حج لے خوشبو دارا اُٹنا نہ چالاک۔ پالباہ۔
 اللہ شیطان سے بہتر ہے تیرا کی۔

تا جان معرفت نکند زندہ بت شخص
 لیس دی کہ دیو پرستی غلام دوست
 گر قدر خود بدانی قربت فزون شود
 چہ دت نیاز و آزد و لذیر و بھر
 پیادست قطرہ کہ بعقمت کجا رسد
 گر گیمیلے دولت جاوید آرزوست
 اے مرغ پاپے بستہ بدام ہو اے نفس
 باز فیدر و ضیہ انسی چہ فائدہ
 چون بوم بدخبر سنگن سایہ بر خراب
 آن راہ دوزخ است کہ ایس میرود
 در صحبت رفیق بد آموز ہچتان
 راہے بسوئے عاقبت خیر میرود
 گوشت حدیث میشدو دہوش بخیر
 دعویے اکمن کہ بر تر م از دیگران بعلم
 از من بگوئے عالم تفسیر گوئے را

نزدیک عارفان تو چو حیوان محقر ملی
 در صورتش نماید زبیا تر از پری
 نیکو نماو باش کہ پاکس نہ جوہری
 شناس قدر خویش کہ در یامو گوہری
 لیکن چو پرورش بودت دانہ دری
 شناس قدر خویش کہ گوگردا حمری
 کے برہولے عالم روحانیان پری
 کاندر طلب چو بال بریدہ کبوتری
 در اوج سد رہ کوش کہ فرخندہ طائری
 بیدار باش تاپے اورا ہ نپسری
 کاندر کتدوشمن آہنہ خنجسری
 راہے بسوئے ہادیہ کنڈن مخیری
 در حلقہ بصورت و چون حلقہ بردری
 چوں کبر کردی از ہمہ دونان فروری
 گرد عمل نکوشی نادان مقصری

اے خدائاسی اللہ ذلیل حقیقتہ نزدیک۔ اللہ سرشت ہے تو قطرہ ہے لے گندہک۔ اللہ سرخ نہ خواہشات
 اللہ باغ تلہ ان یعنی محبت اللہ ویراتہ اللہ ایک بیری کا درخت جو بہشت کی سرحد پر لگا ہوا ہے۔ اللہ تو بے پلے
 اللہ دوزخ ہے لگا آفتاب کی تلہ نمازیوں کی جماعت۔ اللہ کینے لوگ۔ اللہ تشریح۔ اللہ تصور وار۔

باز رحمت علم ندانم مگر عمل
 از صدی که بجایه تیا ورده شرط علم
 علم آویت است و جو نمدی و ادب
 هر علم را که کار نه بندی چه فائده
 امر و زغرّه بقصاحت که در حدیث
 قمر و انقیح باشی در موقف حساب
 در صد هزار غمگینی گناه را
 مردان بسی ورنج بجایه رسیده اند
 ترک هواست و امانی در یای معرفت
 در کم ز خویشین بچهارت نظر کن
 در بے نهر مال کنی فخر بر کسی کم
 فرما نبر خدا و نگهبان خلق باش
 عمری که میر و دیه همه حال جمد کن
 مرگ اینک از دوائی ناست پچ پیچ
 فارغ نشسته بفرخی و کام دل

با علم اگر عمل کنی شاخ بے بری
 در حجب جاه در طلب علم در بگری
 ورنه ووی بصیرت انسان مسوری
 چشم از براسے آن بود آخر که بنگری
 هر نکته را هزار دلائل بیادری
 گر علقے گوئی و عذرے نیادری
 هر شیدے کرده را بنود نریب دختر می
 توبے نهر کجاری از نفس پروری
 عارف بذات شومیه وقت قلندری
 گر بهتر بی مال به گوهر برابری
 کون خرت شمار و اگر گاو عنبری
 این هر دو قرن اگر بگرفتی سکندری
 تا در رضائے خالق یچون بسبر می
 لیکن چه غم ترا که بخواب خوش اندری
 بارے ز تنگنای نمد یاد تا وری

له محبت - له تو درنده ہے - له خاوند له کنڈرا بن له گڑھی -
 له حقیقت ذات - له نالایق له شاخ - زمانہ -
 له خوشنوار - له قفس

بارے گرت به گور عزیزان گذر بود
 کا خجابت واقعه بینی خلیل وار
 فخر قی عزیز پہلوئے نازک نازک
 نیکم شو گر اہل تمیزی کہ عارفان
 قی ز ند بندہ البست خدار غمش نخور
 گر مقبالت گنج سعادت برک اوست
 پیش ازین تو بر رخ جانما کینہ اند
 آنرا کہ طوق مقبلانی اندازل خدایے
 ز نهار زندمن پدرانه است گوش دار
 تنگ از فقیر اشعث و اغبر ملاز انکه
 دامن کش ز صحبت ایشانک در بخت
 روی زین بطلعت ایشان منور است
 در بار گاہ خاطر سعدی ضارم اگر
 گدگه خیال در سرم آید که این منم
 بازم نفس فرورد از بول بل فضل

از سر بنہ غرور کیانی و مسوری
 در ہم شکستہ صورت تہما کی آذری
 مسکین نجشت بالشی و خاک تیری
 بردند گنج عاقبت از گنج صابری
 تکتی کہ بہ ز خدایندہ پروری
 در بر است بیخ زیادت پیہ پیبری
 طغرے انیکنجی و تیل بدانتی
 روزی نکرد چوں نکشد عمل بدری
 بیگانگی موزک در دین برابر می
 در وقت مرگ اشعث و در گور اغبری
 دامن کشان سندس خضر زرد و عبیری
 چوں آسمان بزہرہ و فخر شید و خستری
 خواہی زیاد شاه سخن و ادشاعری
 ملک عجم گرفتہ بہ تیغ سخن در می
 با کف موسوی چه زندگسر سامری

له بادشاہت - له دوست - حضرت عابراہیم سے مراد ہے - له پڑا ہوا - له تکبیر - اپنے آپ کو خدا کے
 والد کر - له خوش نصیب - له بخت - له فرمان - له نشان - له زنجیر - له بکرے ہونے بال واللہ خاک بود
 ۱۳۱۳ھ رشی سپڑوں کی تمیں - له وہ جادوگر ہے حضرت موسی کا مقابلہ کیا -

شرم آید از بضاعته قیمت و لیک در شہر آگینہ فرشتہ ست جوہری

ایضائی الموعظہ

درین روز جوانی و عہد یرنانی
 سر فرستی انداخت پیری تدریش
 درین بازوے سپرنگی کہ بر بوجید
 زبے زمانہ ناپا اندار عمد شکن
 کہ اعتماد کند بر مواہب نعمت
 ہزار تر گسلی ہر چہ خوبتر بندہ
 بہ عمر خویش کے از تو کام بزرگرفت
 اگر زیادت قدرت در تغیر نفس
 مرا ملامت دیوانگی و سرسبکی
 شکوہ پیری بگذار و علم و فضل ادب
 چو باقتضا واجب بر نئے توان آمد
 نہ آن مجلس اتیس از کنائس رفتہ است

نشاط کو دیکو و عیش خوشین رانی
 پس از غرور جوانی دوست بالائی
 ستیز دور فلک سا اعد تو انانی
 چہ ہوتی است کہ بادستان نیدانی
 کہ بچو طفل بہ نختی و باز بر بانی
 تباہ تر شکنی ہر چہ خوشتر آرائی
 کہ در نیکوچہ ناکامیش نہ فرسانی
 نحو اتم کہ بہ قدرین از انفرائی
 ترا سلامت پیری و پلے بر جوانی
 کجا است جہل جوانی و عشق یرنانی
 تفاوتے نکلند گریزی و دانائی
 کہ بعد از و متصور شو و شیکبائی

لہ سرمایہ - پونجی لہ جوانی لہ زور واری - لہ کافی لہ بخشش تہ مقصد - شہ قیمت -

تہ خدا کا حکم لہ بے وقوفی

لہ ہم نفس لہ محبت کر نبوالا -

درین خلعت زیبایے احسن التوقیم
 غبار خط مغنیر نشستہ بر گل روے
 اگر ز یاد و قتلے پسر بیدیشی
 زمان رفتہ نخواہد کہ بہ باز آمد
 نہ در حق جامہ کلمے بقدر کس گردون
 چو جوان بیغما بر ہم زند بہ ناکامی
 چو نخم خرمافر دات پائمال کنند
 برادران تو بیچارہ در شرے رفتند
 ہمیشہ باز نہا شد در دود و تھچہ چم
 خیال یتہ و بر یاد عمر تکیہ زدہ
 دماغ پنختہ کہ من شہر مر و ویر نیام
 اگر بود دل موئن چو موم نرم نہاد
 بہر آن زمان اکتلو مرے بر آساید
 و گزیر جہل بر نیتی بگذر باز پس لے
 سخن در از کن سعد یا و کو تہ کن

بر آستین تنم طمہ سرازیر بانی
 چنانکہ مشک با دُر و بر سن سانی
 چو گل بہ عمر دوروزہ غرور تمانی
 بہ آب دیدہ اگر خون ل بیالائی
 کہ عاقبت بہ صیدت نہ کرد یختائی
 زمانہ مجلس عیش تباں بغمانی
 و گریہ سوری امر در تحمل خرمائی
 تو همچنان ز سر کبر بر شریائی
 ضرورت کہ روزے بگل بلزائی
 پوچخیز فرہ کہ در عیش و در تمانائی
 برو کہ با سگب بد نفس ہم تو بر تائی
 تو مومہستی ایدل کہ سنگ خالائی
 درست شد حقیقت کہ مردم آسائی
 کہ چارہ بہرست برون از شکستہ پیرائی
 چو روزگار بہ پیرایہ مسر ز غنائی

لہ نہایت خوبصورت شکل یعنی صورت انسانی لہ خوشحالی - اقبالندی لہ غیر کے رنگ والا یعنی سیاہ

لہ گلاب کا عرق لہ گوٹ - ایک شہر جو خوبصورتی کے لئے مشہور ہے لہ کراؤ لہ ایمان والا -

لہ خوبصورتی - وضع واری -

وگر عنایت تو فوق حق نگیرد دست
 بختن بار خدایا به فضل رحمت خویش
 یہ دست سحر تو با دست تازہ بیانی
 کہ در دمن نوازی و جرم بخشائی
 مگر بعین عنایت قبول فرمائی

زود گزمت روی نا امید نیست
 کجا رود گس از کار گاہ حلوائی



انتخاب

سیکند زلمہ مولوی نظامی گنجمی

در حسب حال و سراجسام روزگار

نظامی بسا صاحب آواز ہ چو شیران بہ سر و خبہ بکشائے جنگ شنیدم کہ رو باہ زنگین پردس چو باران بود روزے یا با دوگرد پہ گئے کندے علف چلے خویش پے پوستین خون خود را خورد	کہن گشتی و ہچستان تازہ چو رو بہ میالائے خود را بہ رنگ خود آرا باشد رنگ عروس برون وارد مومے خویش از نورد تہ لیدر گرد دست یا پائے خویش ہمہ کس تن او پوست را پرورد
--	--

لہ شہر گنج کار ہنے والا لہ شہرت لہ خوشس و نرم لہ پنے پنچوں میں چگل کمال یعنی یعنی کوشش
 کرینکو تیار ہو۔ لہ خوبصورتی و وضع داری۔
 لہ وحشی جانور و کئے رہنے کی جگہ۔

لہ خدا کی رحمت یا مرد۔ لہ با بدست یعنی بے فائدہ لہ کارخانہ۔ جکان۔

سمرانجام کا یہ اجل سے او
 یدان موئینہ قصد خوش کنند
 پہلے چہ باید ہر آراستن
 ہر آن جانور کو خود آرائے نیست
 برون آئے زین پر وہ ہفت رنگ
 لب لباب چادویہا برانگیختن
 نہ گوگرد و سہرہ نعل سپید
 بگردم در آمیزا اگر مردی
 اگر کان گنجے نیائی بدست
 چہ گنجت کان ارغنائیم نیست
 چہ دور افتد از میوہ خور میوہ دار
 چو میوہ رسیده شود شاخ را
 جوانی شد وزندگانی نماند
 جوانی بود خوبے آدمی ، ، ،
 چو پست و بوسیدہ شد سخن

و بال تن او شود موے او
 بر سوائی از تن بروش کنند
 کز و تا گزیر است بر خاستن
 طبع را با زار اوراے نیست
 کہ زگی بود آئینہ زیر زنگ
 چو چادویہ کس در نیایشتن
 کہ جویندہ باشد ز تو نا امید
 کہ با آدمی خوگراست آدمی
 بے گنج زینگو نہ در خاک ہست
 درینا جوانی جو انیم نیست
 چہ ضرر ما بود نخل بن را چہ خار
 کہ یوز سرماش کند کاخ را
 جہان گو مان چوں جوانی نماند
 چو خوبی رود کے بود حسری
 در قصہ خدیوئی مخوان

لہ پستین۔ لہ لازی۔ لہ دہسکے باز آسمان۔ ہفت سے اشارہ سات سیاروں کی طرف ہے اور لہ کا
 لہ مئے والا لہ ارغنائیم یعنی تحفہ۔ لہ پکا ہوا لہ باغبان۔
 لہ پے یعنی رگ پہنے لہ کمزور

غرور جوانی چو از سر گذشت
 بہی چہرہ باغ چندان بود
 چو باد خواتی در آفتاب باغ
 پود برگ ریزان ز شاخ بلند
 ریاحین ز بتان شود تا پدید
 بنالے کہن بلبیل ساخو زو
 دو تا شد ہی سرو آراستہ
 چو تاریخ پیچہ بر آمد بسال
 سر از بارشنگے در آمد بنگ
 ضرر ماند دستم ز مئے خواستن
 تنم گو نہ لاچوردی گرفت
 ہیون رونده ز رہ ماند باز
 ہمان نور چو گائے باد پلے
 طرب را بہ میخانہ گم شد کلید
 بر آمد ز کوہ ابر کا فور بار

ز گستاخ کارے فروشنے دست
 کہ شمشاد بالالہ نندان بود
 زمانہ دہد جلے بلبل بہ زراغ
 دل باغبان تر و شود درو مند
 در باغ را کس نجوید کلید
 کہ ز خسارہ سرخ گل گشت زرد
 کہ یور شد از باغ بر خاستہ
 و گر گو نہ شد برشتا بندہ حال
 جہازہ بتنگ آمد از راہ تنگ
 گران گشت پایم ز بر خاستن
 کلم سرخی انداخت ز روی گرفت
 ببالیں کہ آمد سرم را نیاز
 یہ صد زخم چو گان نجند ز جلے
 نشان پشیمانی آسید پدید
 مزاج زمین گشت کا فور خار

لہ دلگی لہ رونق۔ خوبصورتی لہ خوشبودار پہل لہ پندہا لہ بھاری بوجہ لہ اونٹ کے میرا
 پہل جیسا چہرہ لہ اونٹ یا گھڑا۔ لہ تیکہ۔ لہ گھڑا۔ لہ پود۔ لہ ضرب مار لہ سفید بال
 لہ نہایت ٹھنڈا۔

گے دل بر فتن گرایش کند
 مرا برف بارید بر پیر ز آغ
 عتاب عروساں در آمد بگوش
 سراز لہو و چہید و گشت از سماں
 بدقت چین گنج بہتر ز کاخ
 تماثلے پروانہ چندان بود
 چو از شمع خالی کنی خسانہ را
 بر روز جوانی و نوزادگی،،
 کنون کے یہ غم شادمانی کتم
 چو بوسیدہ چویے کہ در گنج باغ
 شب انروز کرے کہ تا بد ز دور
 اگر درے در خود انفرایشے
 بہ آسودگی عمر تو کر دے
 چو روز جوانی بہ پایان رسید
 بہ تدبیر آنم کہ سرچون آنم

گے خواب را سرستایش کند
 نشاید چو بلبل تماشائے باغ
 صراحی تھی گشت و ساقی خموش
 کہ نزدیک شد کوچکہ را دو آغ
 کہ دوران کند دستبازی فرخ
 کہ شمع شب انروز خندانک د
 نہ بینی و گرفتش پروانہ را
 ز دم لاف پیری و افتادگی
 بہ پیرانہ سرچون جوانی کتم
 نرور زندہ باشد بشب چون چراغ
 زبے نوریے شب زند لاف نور
 طلب کر دے جائے آسایشے
 جہاں را بشادی گرد و گردے
 پیدہ دم از مشرق آمد پید
 چگونہ پئے از کار بیرون کتم

لہ رغبت لہ تہ لہ عوشاد لہ برف سے مراد سفید بال۔ لہ کوے کا پر لینے کالے بال۔
 لہ کیل کو د لہ گاتاہ رخصت سے دست درازی۔ نظم لہ بکی فیضی لہ تری۔ لہ گردی۔
 رہن۔ لہ علی الصبح۔ نور کا تڑکا۔ لہ کہ کو بکھ روانہ ہوں۔ لہ قدم۔

سرے کو مترا وار باشد بہ تاج
 ازان پیش کاین ہفت پر کارتیز
 در آرام بہ ہرزخمہ دست خویش
 بہ مہرہ دستبازی کتم
 چو ہوار گیلیم ازین پل گذشت
 درین راہ خوابیدہ چون بست
 بیاد آورے تازہ کبک مری
 گینا بتی از خاکم ایچخت
 ہمہ خاک فرش مرا بردہ باد
 نہی دست بر شو تہ خاک من
 نشانی تو بر من سر شیکے ز دور
 دعلے تو بر ہر چہ دار و شتاب
 درو دم رسائی رسانم درود
 مرا زندہ پندار چوں خویشتن
 بدان خالی از ہم نشینی مرا

سرین گاہ او مشک باشد نہ عالج
 کند خط عمر مرا ریز ریز
 نگہ دارم آوازہ بہت خویش
 بہ دانانہ خود چارہ سازی کتم
 یہ گیلان ندارم سر باز گشت
 نیارو کے یاد کا نیجا کے است
 کہ چوں برس خاک من بگذری
 سرین سودہ بالیں فرور بخیت
 نہ کردہ زمین ہیچ ہم ہمہ پیاہ
 بیاد آری از گوہر پاک من
 نشانم من از آسمان بر تو نور
 من آین کتم تا شود مستجاب
 بیانی بیایم گنبد فرود
 من آیم بجان گر تو آئی بہ تن
 کہ نیم ترا گرنہ بینی مرا

لہ کچی۔ لہ مشک کے مانند سیاہ۔ لہ ہامی دانت۔ لہ یعنی سفید۔ لہ تیزی سے گردش کرنا اسے
 آسمان سے مضراب۔ جہاں ہر تم کی نظم سے مراد ہے۔ لہ بے کسی۔ لہ گہڑا نہ گیا۔ یعنی گھاس۔
 لہ دکن کوپر کا حصہ۔ بالیں یعنی سرمانہ۔ لہ خاک کا تودہ یعنی قبر۔ لہ قبول

لب از خضه چند خامش کن
 چنانجا رسی می در افکن بجام
 چه پنداری لے نضر فرخنده پی
 از آن می همه بے خودی خواستم
 مراساتی از وعده این ولایت
 و گرنه بیزرد که تا بوده ام
 گرانے شدم ہنر گر آلودہ کام
 بیاساتی از سر بن خواب را
 مے کو چو آب زلال آمدہ است
 نہ آن مے کہ آمد بہ مذہب حرام

فروختگان را فراموش کن
 سیرے خواب گاہ نظامی حرام
 کہ از مے مراہت مقصود مے
 وزان بے خودی مجلس آراستم
 صبر از خرابی مے از خودیست
 بے مے و امن لب نیا لودہ ام
 حلال شد ایر نظامی حرام
 مے ناب وہ عاشق ناب را
 بہر چار مذہب حلال مدہ است
 مے کا صل مذہب بدوشد تمام

گفتار در نصیحت

ولایتا بزرگی نیاری بدست
 بزرگیت باید درین دسترس
 سخن تانہ پرسند لب بستہ وار

بجائے بزرگان نباید نشدت
 بیا و بزرگان بر آور نفس
 گہر آشکنی تیشہ آہستہ وار

لے میا ہوا یعنی مرده۔ لے شراب مے مراد یا دھابے۔ لے قبر۔ لے مبارک قوم۔ لے مٹی۔ لے جو چیزیں کہ تھانے
 حلال کی ہیں۔ وہ سب نفاہی کے لے حرام ہو جائیں۔ لے نہادن مصدقہ امر یعنی رکہ دے یا دور کر۔ لے خواب غفلت
 لے خالص۔ صادق۔ لے تھرا ہوا پانی۔ لے اہل سنت کے چار فرتے۔ لے بکہ وہ شراب جس سے مذہب
 کی پر مضبوط ہو جاتی ہے یعنی ذکر اللہ لے ہنر۔ فن لے موتی یعنی عمدہ بات۔

نہ پر سیدہ ہر کو سخن یاد کرد
 بہ بے دیدہ تموان نمودن پر مرغ
 چو در خورد گویندہ ناید جواب
 سخن گفتن انگہ بود سو و مند
 دہن را بہ شمار ہر دو وقتن
 چہ میگویم لے نایوشندہ مرد
 چہ دانی کہ من خود چہ فن میں نرم
 متاع گراں مایہ دارم بے
 متاع گراں مایہ کا سد مباد
 خریدارم در چوں صدف دیدہ و خوت
 مرا با چنین گو بہر ارجمند
 نیوشندہ خواہم از روزگار
 بکا دم من الماس از کان خویش
 زمانہ چسپس پیشہما بروہد
 ولے کو کہ بے جان خراشے بود

ہمہ گفتہ خوشی بر باد کرد
 کہ جز دیدہ را دل نخواہد بی باغ
 سخن یادہ گفتن نباشد صواب
 کزان گفتہ آوازہ گرد و بلند
 بہ از گفتن و گفتہ را سوختن
 ترا گوش بر قصہ خواب و خورد
 دل بر در خویشتن مے ز نم
 نیارم برون تا نخواہد کہ
 و گر باد جزو عیب حاسد مباد
 بدین کا شہی در نشایند فرخت
 ہے حاجت آید بہ گو بہر پسند
 کہ گویم بدور از آموزگار
 کنم بستہ با جان او جان خویش
 یکے در ستانہ یکے در دھد
 کندے کہ بے دور باشی بود

لے آنکہ والا یعنی مینا۔ لے مناسب۔ موافق لے یہودہ۔ لے بیخ لے اپنے دروازہ پر ڈھول بجا رہا ہوں
 یعنی خود تھائی یا خود ستائی کر رہا ہوں لے نہ مانگے۔ لے کہنا۔
 لے بیدری لے میں قیمت۔ لے دو شاخہ۔

<p>اگر نخل خرما نباشد بلند مگر مار بگنج ازین اجاشت بشخصه توان پاس راه داشتن ازین خواهی خوش کان سر شربت وگر هر روان کین کم بسته اند بدان تاگریزند طفلان راه برای که خواهم شدن زنت کش پهنی خوش آموده شد گوهرم چو از بهر کس دوری سفتن است ز چندین سخن گو سخن یا دوار سخن چون گرفت استقامت بن منم سر و پیرایه بارغ سخن فلک وار دور از فوسس همه چو بر طیس در جنگ هر بد گمان چو زهره درم در شمار و نهم</p>	<p>ز تاراج هر طفل یا بد گزند که تاراج کان گنج ناید بدست به خاکتر آتش نگهداشتن بے رخنه در کار و کشت نیت به خوسه بد از رهنان رسته اند چو زبگی چرا گشت باید سیاه ره آوردن بس بود خوسه خوش بدین زیتیم هم برین بگذرم مردی هم از بهر خود گفتن است سخن را منم در جهان یا دگار اقامت کند تا قیامت بن بخدمت کم بسته چون سرو بن سرا بدو پای بوس همه کمان دارم ویرندارم کمان وے چوں دهم بے تر از و هم</p>
--	--

اله اسوج سے۔ لے وقت لے کار و بار لے مقرر کرینالا۔ مسافر۔ لے تو شہ لے رگ۔ لے راستی لے قیام لے باقی
لے ملامت لے سردار لے وہ تیار چھ لے آسان پڑا جیکو ختری ہی کہتے ہیں۔ ہندی میں یہ سبت کہتے ہیں
لے برج تیس جو آسان پر توان برج ہے۔ اور جگامک برجیں جو۔ ہندی میں دہنش اس کہتے ہیں لے ایک ستیہ کا نام
جیکو تاری میں ناہد اور ہندی میں شکر کہتے ہیں۔ لے برج میزان سے ہندی میں لگا اس کہتے ہیں اور جگامک نہر ہے۔

<p>مخندم براندوہ کس برق دار یہ ہر خار چوں گل صلائے زخم مگر آتش این دل سوختہ چو دریا خندم دشمن عیب شے بجو اہندگان بختم آن مال و گنج نمایم جو گوئد م آرم بجائے پس و پیش چوں آفتاب کمیت پس بیچ پنتے چناں بگذرم زید گوے بدگفتہ پنهان کم نگویم بد اندیش را نیز بد بدین نیکی آزند بر من سرود وزین حال گریز گردان شوم شوم بر درم ریز خود در فشان نہے آلتی و امناندم یہ گنج ز شاہان گیتی درین غارت زراف</p>	<p>کہ از برق من بر من افتد شمار یہ ہر زخم چوں لے نوائے زخم کہ از خار خوردن شد افرودنتہ نہ چوں آئینہ و ورت عیب جوئے کہ از باز دادن نیایم یہ رنج نہ چوں جو فرودشان گندم نہ فرغم فراوان فریب ندکیت کہ در پیش رویش نجالت برم یہ پاداش نیکی پریشان کنم کز ان گفتمہ با شتم بلانیش خود زینکان واز نیکنا مان درود زیارتکہ نیک مردان شوم کنم سرکشی لیک با سر کشان بہمان باد واز باد ترسد ترنج کر ابو چون من حلیف نہ گرفت</p>
---	---

لے چکاری۔ لے مدد۔ آفت۔ لے کاتے کہلے۔ لے مراد مسیت برداشت کرنی۔ لے چاہا زد غایا ز لوگ۔
لے سلوک نہیں کرتا۔ لے بدلہ کہ برکت۔ دعا۔ سلام سے موتی کہہ رہے والا یعنی عمدتہم بتایا لا۔
لے بے سامانی لے گمرا۔ لے تاور۔

کہ دیدست بریج رنگین گلے
 زہر دانے دفتر آراستہ
 پذیرمت از ہرنے روشنی
 شکر دانم از ہر لب ایگنختن
 کسے راکہ در گریہ آرم چو آب
 بدستم وراز دولت خوش عنان
 تو اتم در زہد بر دوختن
 ولیکن در سختی من از گوشہ رت
 چلچول پہل گشت خلوت ہزار
 پہ ہنگام سبیل آشکارا شدن
 ہماں بہ کہ با این چنین باد سخت
 بخوگم شوم خلق را رہنمائے
 سرم ہیچید از کفستن و تاختن
 جزیں کز سخن بشگفانم گلے
 اگر بہ ز خود گبائے دیدے

زن عالی آواز تر بلبے
 بہر نکتہ خامہ خواستہ
 جداگانہ از ہرنے یک نفی
 گلابے زہر دیدہ رختن
 بخندانمش باز چوں آفتاب
 طبریز چہنیں شد طبر خون چنان
 بہیزم آمدن مجلس افر وختن
 زجاگہ پنجم شوینج سست
 بہیزم آمدن دُور باشد زکار
 نشاید زرے تا بخارا شدن
 برون ناورم چون گل از گوشہ رت
 ہمایوں ز کم دیدن آمدہائے
 ز دامنم وگر چارہ ساختن
 بر آن گل زخم نالہ چوں بلبے
 گل سُرخ یا ز روز و پیدے

لہ فی تلمی کہ ضرورت ہوتی تہ ہمارت کامل۔ تہ بڑا سے مراد ہستی تہ عرق گلاب طلب آتہ خوش عنان
 یعنی گلام کو ماننے والا کہوڑا۔ دو بیت خوش عنان سے مراد خوش نصیبی ہے۔ وہ مصری یعنی ہنسی تہ سُرخ منزل
 یعنی سخن کے آتو تہ تا قابل عمل تہ مبارک۔ وہ نقد رنگیں تہ گلاب کا پیدائشی بڑا بڑا عالم یا شاعر تہ سخن
 پہل سے مراد خوشی پیدا کرنے والی نظم تہ زرد پہل سے مراد غمناک نظم۔

چوازلان خود خورد باید کباب
 نشینم چو میسرخ در گوشہ
 طالت گرفت از من ایام را
 در خانہ را چوں پہر بلبلند
 ندانم کہ دوران چسان مے رود
 یکے مژدہ شخصم بگردی روان
 بصد رنج دل یک نفس مینرم
 ندانم کہ کیجان و بہ تن
 ز مہر کسان روے بر تانم
 بر عاشقان کز بدی بد شوم
 گرم نیت روزی ز مہر کسان
 در حاجت از خلق بر بستہ بہ
 مرا کاشکے کہ بودے آن سترس
 درین منزل خاکی از بیم خون
 بیہیں حال منزل کنی چون بود

چہ گردم بدریوزہ چن آفتاب
 دہم گوش را از دہن تو شہ
 پہنچ ارم بروم آرام را
 ز دم بر جهان فضل و بر خلق بند
 چہ نیکو چہ بد در جہان مے رود
 نہ از کاروائے نہ از کاروان
 بدان تا چشم ہر جس مے زخم
 مرادوست تر دارو از خوشستن
 کس خوش را خوشستن یا نتم
 ہماں بہ کہ معشوق خود خو شوم
 خدایت ز راق و روزی رسان
 ز در یوزہ ہر درے رستہ بہ
 کہ نگذارے حاجت کس بہ کس
 نیارم ہر از خطا فرمان برون
 کہ زندایے منزل خون بود

لہ بیک تہ بہشت یعنی خلوت۔ تہ روح۔ زندہ۔ تہ گندہ گھڑیاں۔ تہ دیوگار۔ تہ اگر مراد یعنی بیکر۔
 تہ قدرت تہ خنری یعنی ہلاکت تہ وہ دائرہ جو جا دو گراپنے چاروں طرف کھینچ لیتے ہیں۔ تاکہ جاسکے
 محفوظ رہیں۔ تہ منزل کسب سفر۔

در خلق از گل برانندوده ام
 پہل روز خود را گرفتیم ز نام
 چو در چار بالش ندیدم درنگ
 ہزار آن سرین بر سخن پروردے
 زہر جو کہ انداختم در خراس
 ترو خشک از اشک و زخا میں
 تن ایں جا بہ پرت جوین ساختن
 بہ بازی نہ بر نم جہان را بہ سر
 نہ خضم شبے شاد بر بسترے
 ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زن است
 تقاضا لے آن شبے چون آیدش
 بدین و لفسیر بی تنہاے بکر
 سخن گفتن و بکر جان گفتن است
 بہ دودے سفالینہ را سفتہ گیر
 بیندیش زان دشتہاے فرخ
 چو بر سکہ شاہ زرے زنی

دریں رہ بدین دولت آسودہ ام
 کاویم از پہل روز گردو تمام
 نشستم دریں چار دیوارنگ
 کہ بر سازد از ہر جوے جوہرے
 و بی باز دوام بہ گوہر شناس
 یہ کہگل درانندودہ دیوار من
 دل آں جا بگنجینہ پر دافتن
 کہ شعلے و گر بوز جز خواب و خور
 کہ نکشادم آن شب و آتش درے
 کہ مریم صفت بکر و آبتن است
 کہ از سنگ و آہن بروں آیدش
 بسختی تو ان زادن از راہ فرس
 نہ ہر کس سزاے سخن گفتن است
 سرودے بگر ما بہ در گفتہ گیر
 کز آوازہ گرد و گلو شاخ شاخ
 چناں زن کہ گر خشکند نشکنی

لہ پتے پاتے کے لئے لوگوں کا دروازہ بند کر دیا یعنی کسی اپنے پاس نہیں لے دیتا۔ کاویم یعنی چھڑا لٹوی۔ لہ آرم
 کڑی۔ لہ تمام۔ لہ بڑی کچا لہ کار۔ لہ سدا آتش زن یعنی جھماق اور ایک خاص قسم کے زندے کو بھی کہتے
 ہیں جو قفس کے نام سے مشہور ہے۔ لہ ضرورت۔ لہ ٹھیکری۔ لہ مکڑے مکڑے لہ تیرا دل نہ ٹوٹ جائے
 یا تو شرمندہ نہ رہی تو اگر بادشاہ کی تعریف میں نظم کہہ رہا تو ایسی کہہ کہ اگر کچھ غلطی ہی ہو تو تجھ کو شرمندہ پہنانا پڑے۔

انتخاب

شاہنامہ فردوسی

مردن کیر کاوس و برتخت نشستن کنخیر و

چو پالمینی گشت کاوس بخت
 چنین گفت کاے برتر روزگار
 ز تو یا ختم فردا و زند و بخت
 نکر دی کے را چون بہرہ مند
 ز تو خواستم تا کے نامور
 ہمیرہ بدیدم جہان میں خویش
 جہا بخوے بانسہ و بند و خرد
 چو سالم سہ پخاہ بر سر گذشت

ہمہ را ز دلش یزدان بگفت
 تو باشی بہر نیکی آموزگار
 بزرگی و گردی و پیہم و بخت
 زنج و ز تخت و ز نام بلیتد
 بچین سیاوش بہر بند و فکر
 کجا کین من کرد چون کین خویش
 ز شاہان گیتی ہے بگذرد
 سر سوسے شکیں چو کافر گشت

لہ دبیر۔ لہ اورنگ یعنی تخت شاہی۔ لہ تاج۔
 لہ پوتا۔ لہ بڑا کہے۔ لہ سیاہ۔

ہمان سر دنا زندہ شد چون کمان
 بے بر نیامد بریں روزگار
 جہاندار کنخیر و آسدر گاہ
 از ایرانیان صد کہ بڈ بچے
 ہمہ جاہما شان کبود سیاہ
 ز بہر ستودانیش کاخ بلند
 بپردند پس پایگاران شاہ
 برو نختہ عود و کافور و مشک
 نہادند زیر اندر ش تخت عاج
 چو برگشت کنخسر و از پیش تخت
 کسے نیز کاوس کے رانید
 چین است رسم سرائے پنج
 نہ دانگدز یا پد از جنگ مرگ
 اگر شاہ با شتم و گرز اردشت
 بشادی نشین و ہمہ کام جوے

ندارم گر ان گرسرا پد زمان
 کز و نام ماند از جہان یادگار
 نشست از بر تیرہ خاک سیاہ
 پیادہ بر قند بے دنگ و بوٹے
 دو ہفتہ بیو زند یا سوگ شاہ
 بگردند بالائے او وہ کند
 و بیقے و دیباے رومی سیاہ
 تیش را بدودر بہ بستند خشک
 بسر بڑ مشک وز کافور تاج
 در خواب گے را بہ بستند تخت
 ز کین وز آوزد گاہ آر مید
 ثانی دو و جاودانی مرنج
 نہ جنگ آوران زین جہان و ترگ
 نہائیں ز خاک است بالین تخت
 اگر کام دل یافتی نام جوے

لے میدہ تد لے ختم ہو جائے۔ لے تخت لے مشہور۔ لے زیب و زینت۔ لے ماتم۔ لے تبر۔ لے نوکر جا کر۔
 لے ایک تم کار نشی کیڑا۔ لے ایک خوشبودار چیز ہے اگر کہتے ہیں۔
 لے میدان جنگ لے خود۔ لے کمان لے بتر۔

چنان دان کہ گیتی ترا دین رت
 چہل روز سوگ نیا داشت شاہ
 چہل و یکم روز بر تخت عاج
 سپاہ انجمن شد بدر گاہ شاہ
 بشادی برو آفسرین خواندند

زمین بستر و گور پیرا ہن رت
 ز شادی شدہ دوروز تاج و گاہ
 بسر بہر نہادان دل انروز تاج
 روان و بزرگان زرین کماہ
 بر آن تلج بر گوہر افشا مندند

برداشتن کنخسر و دل از جہان و دیرینا نہ بستن بروے

کسان و نیایش کردن پیش یزدان

پر اندیشہ شد مایہ در جان شاہ
 ہے گفت ہر جائے آبا دیوم
 ہم از خاوران تا در بانخت
 سراسر ز بدخواہ کردم تہی
 جہان از بد اندیش بے بیم گشت
 زیر دان ہمہ آرزو یا نستم

از ان ایزدی کاروان دستگاہ
 زمہندوز چین اندرون تا بروم
 ز کوہ و بیابان و از خشک و تیر
 مرا گشت فرمان و تخت می
 فراوان مرا روز بر سر گذشت
 و گردل ہمہ سوے کین یا نستم

لے داوا۔ لے تانا۔ لے عقلمند لوگ۔ لے کچھڑی۔ در بار۔
 لے ویرانہ لے خاواں۔ لے سرحد شرق میں ایک صوبہ کا نام۔ لے باختر۔ لے سرحد مغرب میں ایک صوبہ کا نام
 لے بادشاہت۔

روانم نیاید کہ آرد منی،
 شوم بکش بچو ضحاک و جم
 زیکسوز کاوس دارم نژاد
 چو کاوس و چوں جاد و افراسیاب
 بہ زردان شوم ناگہاں ناسپاس
 زمین بگسلد سرہ ایزدی
 وزان پس بران تیرگی بگذرم
 بہ گیتی بماند زمین نام بد
 تہ گرد و این روے و رنگ خان
 ہنر گم شود ناسپاسی بجائے
 گرفت کے تاج و تخت مرا
 زمین ماندہ نام ہدی یادگار
 من کنوں چو کین پدیر خواستم
 بکشم کے را کہ بالیت کشت
 آیا دو دیرانہ جائے مناند

۱۔ غرور۔ ۲۔ شیطان طریقہ۔ ۳۔ کردار۔ عمل۔ ۴۔ نما کر کیا جاویں۔

۵۔ سب۔ ۶۔ غرور کہ کجی مٹی ٹیڑھا ہن یعنی بد مٹی۔

۷۔ تاج ۸۔ عاقبت۔ ۹۔ فرمان۔

بزرگان گیتی مرا کہتہ اسراند
 سپاسم ز زردان کہ او دافسر
 کنوں آن بہ آید کہ من راہ جھے
 مگر ہم بدین خوبی اندر نہسان
 روانم بران جائے نیرکان برد
 نیاید کے زمین فزون نام و کام
 شنیدیم و دیدیم راز جہان
 کشتا و رز باشد و گرتا جو ر
 بسالار زویت بفسر بود شاہ
 سبک باز گردان بہ نیکو سخن
 چو این گفتہ شد سوے باغ آفرمان
 ز بہر پرستش سر و تن بشت
 بہ پوشید پس بسامہ نو پدید
 بیاد خرامان بجائے نماز
 چنین گفت کاسے برتر از جان پاک
 اگر چند با تخت و با انسر اند
 بدین گردش اختر و پائے و پر
 شوم پیش زردان پر از آبروے
 فرستندہ کامگار جہان
 کہ این تاج و تخت کنی بگذرد
 بزرگی و خوبی و آرام جسم
 بدو نیک را آشکار و نہسان
 سر انجام بر مرگ باشد گذر
 کہ ہر کس کہ آید بدیں بارگاہ
 ہمہ مرمی جوے و تندی کن
 خردشان بیاد کشا وہ میان
 بشع خرو راہ زردان بجزرت
 نیایش کنان رقت و دل پر امید
 ہے گفت باد او پاک راز
 بر آئندہ آتش و باد و خاک

۱۔ ماتحت۔ ۲۔ گردش اختر سے مراد خوش نصیبی ۳۔ قدرت و اختیار۔

۴۔ سپہ سالاروں کا دار و فہ۔ ۵۔ داد و درینے متفق یعنی خدا۔

۶۔ سپہ سالار۔

نگهدار چندین خسرو دوده مرا
 ترا تا بیا شتم نیایشش کنم،
 بیامرز کرده گناه مرا
 بگردان ز جانم بد روزگار
 بدان تا چون کوس و ضحاک جهم
 چه بر من به بند و در راستی
 بگردان زمین دیورا و دستگاه
 روانم بدان جاے نیرکان سان
 شب و روز یک هفت بر پا بود
 سر هفت را گشت خسر و توان
 به شتم ز جاے پریش برقت
 همه پهلوانان ایران سپاه
 ازان نامداران روز نبرد

هم اندیشه تیک و بدو مرا
 از بس که بیها فزایش کنم
 ز کوی بکش دستگاه مرا
 همان چاره دیو آموزگار
 نگیرد هوا بر روانم ستم
 ای به نیر و شود کوی و کاستی
 بدان تا انداز در وانم تباہ
 نگهدار بر من همین داستان
 تن آنجا و جانش دگر جائے بود
 بجائے پریش نبودش توان
 بر تخت شاهی خرامید لغت
 شگفتی فرود انداز کار شاه
 ہے هر یکے دیگر اندیشه کرد

پژدهش سران ایران از بستن درین خانه از کین سرو
 چو بر تخت شد نامور شهریار | بیامد بدزگاه سالار یار

له جبک زنده رہوں - له عاجزی - پریش - له خواہش نقصانی - له بے ایمانی - جھوٹا کمزور
 ضعیف تہ بلوی سے - له لڑائی - نہ چہ بداروں کا وار و غم -

بفرمود تا پرده برداشتند
 بر رفتند یاد دست کرده بکش
 چو طوس و چو گودرز و گیو دیو
 چونید و ش چون زنگه شادوان
 چو دیدند بر دند پیش نماز
 کہ شاہا دلیر اسر اسرورا
 از آنکہ کہ تیردان جهان آفرید
 چو تو شاه نہ نشست بر تخت علاج
 فرازندہ جوشن وزین اسپ
 نترسی ز رنج و نہ نازی بہ گنج
 همه پهلوانان ترا بستہ ایم
 همه دشمنان را سپردی بنجاک
 بہر کشورے لشکر و گنج توت
 ندانیم کاندیشہ شہریار
 ترا زین جهان روز بر خورد دست

سہ را بدر گاہ بگذاشتند
 بزرگان اسپانگن و شیر نش
 چو گرگین و بیزن چو ہام شیر
 فرہیز و گسہتم و نام اوران
 ازان پس ہمہ بر کشاوند راز
 جہاندار و پرہمتر ان مہترا
 فلک بر کشید وزین گسترید
 فروغ از تو گیر دہمہ مژدہ ماج
 فرزندہ فرخ آدر کشد
 بگیتی ز تخت فرودان ست رنج
 مسرا سر بدیدار تو زندہ ایم
 بہ گیتی نہماند کس ترس و باک
 بجائے کہ بے بر نمی رنج توت
 چرا تیرہ گشت اندرین روزگار
 نہ ہنگام تیار و پڑ مردن است

له آئیگا اجازت دیدی - له کش مجاہد و سینہ - له مانند کہ تہایت آویس سلام فرود یعنی رونق - له مہرے مراد
 نگین شہابی - له ایک آتشکہ کا نام ہے - له دین کردیا - له جبکہ تکلیف اٹھانے کا پہل جانا ہے - جسے جس بگ
 قدم رکھتا ہے اسکو اپنے قبضے میں کر لیتا ہے - له غم - رنج -

گر از ما پھیزے میا زرد شاہ
بگوید بجاتا دلش خوش کنیم
وگر دشمنے وارد اندر نہاں
ہمے تا جداران کہ بودند شاہ
کہ تا سر ستانند یا سر دہند
نہانی کہ دارد بگوید بسا

پاسخ کینخسرو بہ سران ایران

وز آزار او ہست مارا گناہ
پرا ز خون رخ و دل بر آتش کینم
بگوید ہمیشہ ہر یار جہان
برین داشتند آج سخت و کلاہ
چو ترگ دلیران بسر بر نہند
ہمے چارہ آن بگوید بسا

چنین داد پاسخ گرانمایہ شاہ
یہ گیتی ز دشمن مرانیت رخ
نہ آزار وارم ز کار سپاہ
ز دشمن چو کین پدر خواستم
یہ گیتی پئے خاک تیرہ نمائد
شما تیغہا در نیام آورید
بجلے خروش کمان نائے چنگ

کہ اے پہلوانان جویندہ راہ
نشد نیز جائے پر اگندہ گنج
نہ اندر شما ہست مرد گناہ
بدا دو بدین گیتی آراستم
کہ مہر نیکین مرا بر نحو امتد
بر آئین شمشیر جام آورید
بمانزید با بادہ و بوبے و رنگ

لہ تیکو نازن کرینوالے کاچرہ لہو لہان کر دیں وراس کا کیکہ آگ پر ہون ڈالیں لہ قدر۔ وقت لہ راہ راست
پر پلنے والا۔ لہ قدم لہ جہاں میری بادشاہی مہر نہ پڑھی گئی ہو جہاں میری اطاعت نہ کی گئی
ہو۔ لہ میان لہ بجلے لہ ناچ رنگ لہ عیش و عشرت۔

کہ ماہر چہ یار ت برسا ختم
بہ یک ہفتہ بر پیش زردان پالے
کے آرزو دارم اندر نہان
یکویم کشادہ چو پاسخ دہید
شما پیش یزدان ستائش کنید
کہ او داد بر نیک و بد دست گاہ
وز ان پس ہمہ شاد کامی کنید
بدانید کاین چہ سرخ ناپا انداز
ہمے پرورد پیرد بر ناہم
ہمہ پہلوانان ز نزدیک شاہ
بسالار بار آتزمان گفت شاہ
کے را مدد یار در پیش من
بیامد بجلے پرستش بشب
ہمے گفت کائے برتر از برتری
تو باشی مینو مرا رہنماے

ز دشمن جہان را پیردا ختم
بودم پراندیش و نیک لے
ہمے خواہم از کردگار جہان
پر پاسخ مرا روز فرخ دہید
بدین کام و شادی نیایش کنید
ستائش مرا اورا کہ ہمہ در راہ
زید ہاروان بے گمانی کنید
نہ پروردہ داند نہ پروردگار
ازودا و بنیم و ہم زوستم
برون آمدند از عثمان دل تباہ
کہ بتئیں پس پردہ بار گاہ
ز بیگانگان مردم و خویش من
بدا داد ردا زندہ بکشا و سب
فزائندہ پاکی و بہت سہری
چون بگذرم زین پنہی مراے

لہ رہبری کی یارہ راست بنائی۔ لہ تہایت نم۔
لہ پرورش کرینوالا خدا۔ لہ بہشت۔
لہ عارضی دنیا۔

بگڑی دلم ہیج ناتانستہ رووان جاے روئن لان نیاتہ

رزم لشکر سکندر بالشکر فور ہندی و کتہ شدن فور بد سکندر و نشانیدن سکندر سورگ ارتخت او

چو اسکندر آمد بہ نذر دیک نور
خروش آمد و گرد زرم از دور
بارپ و نبت آتش اندر زوند
از آتش بر افر و نخت تفت سیاہ
چو پیلان دیدند از ایشان گریز
چو خرطوط ہما نشان بر آتش گرفت
ہمہ لشکر ہند گشتند با تر
سکندر پس لشکر بدگان
ہے تا ہوا میلگون شد بہنگ

بید این سپہ آن سپہ راز دور
برفتند گردان پر خاش جوئے
ہمہ لشکر فور بر سر زدند
بچینید از ان کاہنیں بد سپاہ
برفتند بالشکر از جاے تیز
بماندند از ان پہیلبانان شگفت
ہمان ژندہ پیلان گردون فراز
ہے تا نخت بر سان با و دمان
سپہ را نما ندان زمان جلے جنگ

جہان جوئے بار و میان ہم گروہ
طلایہ فرستاد ہر سپہ پراہ
چو پیداشد آن شو شہ تاج شید
بر آندم نمر و شیدن گا و دم
سپہ با سپہ کایر ساختند
سکندر بیاید میان دو صف
سوارے فرستاد نذر دیک نور
کہ آمد سکندر بہ پیش سپاہ
سخن گوید و گفت تو بشنود
چو بشنید زو فور ہندی برقت
سکندر بد و گفت کائے نامدار
ہے دالم و تو مغز مردم خورد
دو مرد یکم ہر دو دلیر و جوان
چرا بہر لشکر ہے کشتن است
میانما یہ بندیم و جنگ آوریم

فرود آمد اندر میان دو کوہ
ہمیداشت لشکر دشمن بگاہ
جہان شد بر سان بلور سفید
دم نامے سر عین و روینہ خم
سانما با بر اندر افسرا خند
یکے تیغ رومی گرفتہ بکف
کہ اورا بخواند بگوید ز دور
بیدار جوید ہے با تو راہ
اگر داد گوئی بدان بگر دو
بہ پیش سپاہ آملاز قلب تفت
دو لشکر شکتہ شد از کارزار
ہے نعل ارپ استخوان بپیرد
سخن گوئے و با مغز دو پہلوان
و گرزندہ از زرم بر کشتن است
چو باید کہ کشور بچنگ آوریم

لہ ہر اول تلہ نوک - ہرا - تلہ آفتاب تلہ گل - تلہ نفیری - تلہ سرنار تلہ کلنے کا شکاری نقارہ
تلہ لڑنے لگی - تلہ فوج کے بیچ کا حصہ تلہ درندے اور چرتے۔
تلہ روتہ تہا ہے۔

لہ میرادل بڑا کیلنگال دھڑے یا امل ہو۔ تلہ لڑائی کا تماش کر نیلے بہادر لوگ۔ تلہ نعت سبحی باروت
یا سٹی کاتیل تلہ در ہم بر ہم کر دیا۔ تلہ سوند۔ تلہ پس پا ہو گیا۔
تلہ مت تلہ مانند۔ تلہ زور سے ملتی ہوئی۔

زما چوں کے گشت سپر و زنجب
 زرومی نغمہ چو بستنید غور
 تن خویش را دید بازور شیر
 سکندر سوارے بسان قلم
 بدو گفت این است آیین و راه
 دو خنجر گرفتند هر دو بخت
 سکندر چو دید آن تن سل مست
 با و زوزا و ماند اندر شکفت
 ہے گشت یا و با ورد گاه
 دل فور پر درو شد تران خروش
 سکندر چو باد اندر آواز گرد
 برید بال و سر و گردنش
 سرشکر روم شد با سمان
 کے کوس بودش ز چرم ہنر
 برآمد دم بوق و اولے کوس

بدو ماند این لشکر و تاج تخت
 خریدار شد رزم اورا بسور
 کے بارہ چوں از دہائے پزیر
 سلحے سبک باد پائے فرم
 بگردیم یک باد گربے سپاہ
 بگشتند چندے میان دو وصف
 کے کوہ زیر از دہائے بدست
 غمی شد دل از جان و تن برگرفت
 خروشی بر آمد ز پشت سپاہ
 بدان سو کشیدش دل چشم و گوش
 بز و نیز تیغے بر آن را دمرد
 زبالا بجاک اندر آمدنش
 برقتند گردان ہم اندر زمان
 کہ آوازا و برگزشتے ترا بر
 زمین آہستین شد ہوا آہوش

لے خوشکے لے گھوڑا۔ لے شہ۔ لے از دہائی صورت کا گرز۔
 لے آدروچی میدان جنگ لے شیر۔
 لے گل۔ لے سیاہ۔

بران ہم نشان ہندوان رزم جو
 خروش آمد از دشت کلمے استان
 سر فور ہندی بجاک اندر است
 شمارا کنوں از پے حدیت جنگ
 سکندر شمارا پخان شد کہ فور
 برقتند گردان ہندوستان
 سر فور دیدند پرتون و خاک
 خروشی بر آمد ز لشکر ہزار
 پر از درد نزدیک قیصر شدند
 سکندر سلج گران باز داد
 چنین گفت گر فور ہندی ہمرد
 نوازش کنین من بانسز دل کنم
 پیشم سر اسر ہر گنج او
 ہمہ ہندوان را تو بگر کنم
 وزان جایگہ شد بر تخت فور

بہ تنگی بروے اندر آوردہ روے
 سرمایہ سر ز ہندوستان
 تن پہلو ارش بجاک اندر است
 چنین رزم شمشیر و چندین نگ
 از وجہت باید کنوں رزم و سور
 برین برگشتند ہمدستان
 تنش کردہ یکسر بہ شمشیر چاک
 فرورختند آلت کار زار
 اپانالہ و خاک بر سر شدند
 بخوبی زہر گونہ آواز داد
 شمارا بنم دل نیاید سپرد
 ز دل تان غم و ترس بیرون کنم
 حرام است بر لشکر منج او
 بگو شتم کہ با بخت و انفسر کنم
 پیما ز درود ماتم پرا زین و سور

لے بہت نزدیک ہوا اس کا مقابلہ کرنے کے لے ملک لے آہی میا۔ لے خوشی لے متفق لے ہتیار لے ہر تم
 کا نیک سلوک کرینکا وعدہ کیا۔
 لے اسکا پوشش کا نتیجہ یعنی زمین دولت فقیرہ۔

چنین است رسے پنہی سراسے
 بجز ہرچہ داری منہ باز پس
 بے بود بر تخت قیصر دو ماہ
 یکے باگتر بود ناش سیرگ
 سر تخت شاہی بدو داد و گفت
 بد بخش و بجز ہرچہ آید نراز
 کہ گاہے سکندر بود گاہے نور

درم داد و دینار شکرش را
 بیار است آن جملہ کشورش را



اقتباس از

مُنْتَحَبَاتُ اشْعَا

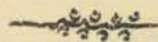
آقائے رشیدی اسمعیلی

(یکے از معروف ترین شعرائے دور جدید ایران)

نوبهار

خوشا نوبهاران بگاہ غروب	کہ ہامون بدلیج است و کہسار خوب
نیم آن چنان بگنزد و در چین	کہ مہر پر بچہ گان در قلوب
ز استادی باد ہای شمال	ز تر دوستی ابر ہای جنوب

لہ نیاز مآثر لہ جنگل لہ تار - عمدہ خوشنما - لہ محبت - لہ جمع قلب بخی دل -
 لہ چالاک - ہوشیاری - ہنرمندی -



لہ قائم لہ تو تکلیف اٹھاتا ہے کسی دوسرے کی ساری چیزوں کو چھوڑ جائے۔ لہ عالی نسب۔

چو طاقوس شکر ہر خارہ سنگ
گئی ابر را باد گوید پاش

چو طوطی شد اندام ہر پارہ چوب
گئی باد را ابر گوید بروب

چمن شد چو پاکیزہ روی حبیب
نہ ہنگام سید رست از منج گل
بر آراست لشکر گل و ابر و باد
زند آبتبار از بر کو ہمار
بدشت اندرون ہر کہ دار و گذار

ہوا چون شفا بخش قول طہیب
ہمی گلبن از دور سازد بہیب
بتا راج صبر و قمار شکیب
چو آموزگار می بہ کو دک نہیب
ز سبزہ نداند فر از ان شیب

بگم کن بر آن نیزہ آفتاب
تو گوئی یکے جدول مستقیم
فلک چوں کتاب رست این خطا نور
سر کہہ چوں روزگار شیب
فرورفتہ ہر بر کہہ در سایہ

گذر کردہ صد جاز قلب سحاب
درا وزرشتا بندہ بر جای آب
الف چوب ز ریتہ اندر کتاب
دل دشت چون آرزوی شباب
چو خندان عروسی بدیہای خواب

عجب دارم از کو ہسازن عجب ق
زہر سوئی غرندہ ابری سیاہ
دل ابر تار یک وز خندہ برق
اگر بنگری سوے قوس تیز
مگر خوازہ بستہ است چرخ بلند
بہ یک جای روز و بیگلی شب
گشا دہ چو زنگی بہ پر خاش لب
بود طور سینا و آیات رب
بے رشتہ بینی ز رنگین تصب
بہ تشریف این روزگار طرب

بہارا درینا کہ پایا نہ ،،،
درینا کہ چوں روزگار شباب
دلا خرمے کن در این خرمے
غنیمت شمر عمر در نو بہار
گمانت کہ جا دیدی اما درین
درینا کہ پیوستہ با ما نہ
یک امر وز ہستی و فرودانہ
کم از خاک و از سنگ خارانہ
کہ تو نیز ہموارہ بر جشانہ
بر آئی کہ پایائے امانہ ،،

آئینہ نیال

چہ خوش باشد بروی آب دیدن
بہ بیداری چنان خاطر فرہید
برو رقصیدن مہتاب دیدن
کہ شام وصل یاران خواب دیدن

لہ گرجے والا تہ آجکل یران میں کشا دہ اور کشا دہ دونوں لفظ استعمال میں تہ خدا کی نشانیوں یعنی وہ خدا کی نشانیوں
جو کہ ہر پر حضرت موسیٰ کو نظر آیا تھا۔ تہ تاکا گاہ وہ کلوی کی طرح چکی ہے آدمی کے خیر مقدم کہ اسے کہڑی کی جاتی
ہو تہ قائم رہنے والا تہ قائم۔ تہ رفیق بہنے والا۔

لہ سخت پتھر تہ دوست۔ معشوق ماند یعنی شا بہت رکھتا ہے۔ تہ خوف۔ دہشت تہ نہر
تہ پلا یا تہ تالاب چشمہ۔

نیم آید از او پر چین شود آب
بزد و قمر صحرای گوی سحاب
درم گردد چو روزه جنبی
که ناگاهش بر انگیزند از خواب

پسری بر زمین گسترده بینی
ز بادش چهره پر چین کرده بینی
جمال لعلبان آسمان را
کسی بینی پرده که در پرده بینی

درخت و کوه و ابرو ماه و انجم
در این آینه که پدید آید گم
تو گوی رنگریزان طبیعت
جهان را همی شو بند در خم

صدای لطمه امواج آرام
که بر ساحل رسد از صبح تا شام
چو بانگ سیلی یاران طناب
بروئے گو نه عشاق ناکام

بجنید بید را در آب سایه
چو طفله خفته در آغوش دایه
بود این سایه را آن لطف انحال
که در گفتار شیریتان کنایه

له کیا - له پاره کی گیند - درم معنی ترش و غصه میں - له آسمان کی گولیاں یعنی تارے له ظاہر
له تہیڑا - له جمع موج یعنی لہر - له گود شہ اشارہ

چون آگ بر جہد در آب ماہی
ز صیرت بخود از جابجاست خواہی
گمانت عکس ماہ از معجز باد
روان گرفت و شد در آب راہی

نہی آں خروشان غولک مرست
دو دیدہ دوختہ ہر ماہ پورست
چون آگہ انگند در آب خود را
تو پنداری کہ افتہ چیز زورت

بہ ہنگام شناد و پایش از پس
از و گوئے جدا ماند چو دو نخس
دو چشم چون دو سر و اریہ غلطان
ہی لغزند بر این سطح المس

گئی گترہ تن گاہی فشرده
زمانے زندہ گاہی ہچو مردہ
دے بر موہا پویان و پران
دے خود را بہر موج سپردہ

الا امی صفحہ پاک بہشتی
توئے غماز ہر خوبی و زشتی
ز عنصر ہا چنین پیکر نیاید
مگر از گوہر جاہتا سرشتی

له روح - جان - له میندک - له عینہ - ششامتی تیرنا له تکا - له ہموار و صاف - له چغوزر کہو کہ پانی
میں ہر چیز کا عکس نظر آتے ہوئے عریضورت ہو یا بد صورت .

بیا بیا است خمیده عکس کهسار
بسر اندر تو برده ریش اشجار
نیمت گرد و امان پاک کرده
پهرت رنگ خود بخشیده هموار

خوشا برگی که بر سطح تو پوید
خوش آن ماهی که اعماق تو جوید
خنگ سنگی که لبهای تو پوسد
خنگ بادی که گیسوی تو پوید

طیاره

ای طایر تند سیر زیبا
کت ز آهن و روی استخوانت
وقیت بر این زمین مکالت
گاهیت بنزد ابر ما و ا

چون سیل کنی بسوی افلاک
بال و پر تو به جنبش آید
پاوسر تو بگردش آید
لخته بخش می چو مار بر خاک

زمین مشق تننت شود توانا
در مسرکه هوا شکاف
زیرا که حرا هوای صافی
مانع بود از صعود بالا

له تیره پا و ل چو منی که له جڑا. له جمع شجر معنی درخت له کساں. ویسای. له جمع عن معنی کله
له کانساه پناه قیلم گاه. له تور نکستاپ. له یلند مونا. اونچا چڑا بنا.

بر دشمن خود مناسر آئے
بر پشت هوا سوار گردی
آسوده زهر فشار گردی
وز آب و هوا سبک تر آئی

چون دور شوی مسافتی چند
پنهان شوی از همه خلایق
از خاک گسیخته عسلیق
با ابر مطیّر بسته پیوند

طیاره چو از تو بر ترم من
زیرا ننم آدمی و تو چسبند
چون بر نشوم به چرخ من نیز
پرواز کنان ز بخش تن؟

من چونکه شدم ز گفته خاموش
طیاره که می نمود از دور
در تندی و کوچکی جو زنبور
گفتا که جواب خویش بنیش

زان روز که بر هوا شدم چسبند
من یا نتم این هوا گشائے
تو گر بهوأت غالب آئی
آید فلک است چو خاک در زیر

له تمند. کاسیاب. له دبا و جبر. علم. له تعلقات له بر سنه والا. له محس میخی مید خاز له غاب
له اپتی حواہشات نفسانی پر سنه زمین.

چاره ابلهی

ابلهی پرسید هنگام خسی از بانوی خویش
 کیست ابله در جهان چویت ابله نشانی
 زن بنمید و بگفت ابله کسی باشد که خویش
 از قضا آن پس زن گفت این سخن بهر مرد
 مرد خویش بگرفت چو دید از یک بدست
 ساعتی چوید از این غم که چرا ابله شد بدست
 پیش در دست پریشان کرد هر سوئی نظر
 بر زبان شمع سوزان سو دو نخته باز داشت
 آنچه از آتش هوی و پیچید و سوخت
 ریش رفت و بهر ابله یاد گاری دو گن داشت
 زن شنید آن بوی شد آسید سوزیدیک سی
 لب گفتی کرد و خندان غمین شد چون که یانت
 کای بلای جان دل ز چشم چون دوی خویش
 چون تواند کرد ابله از وی آهوی خویش
 از بدی خویش دارد بر رخ نیکوی خویش
 شد بے کاری برون ز راحت مشکوی خویش
 هست افزون شد غمی در دم کشید برو خویش
 پس بر آن شد تا بچوید در زمان روی خویش
 تالی که شمع فروزان دید در کیسوی خویش
 آنچه از یک قبضه فروزان است بر روی خویش
 که نجالت نرسد با گرفتیش روی خویش
 بر رخ خاکستر و اندر زان پیش بوی خویش
 هر طرف جوید ابله چندان چون هوی خویش
 راست مانند کدو سده ساد روی شوئی خویش

له بیوی - له عیب له یک مٹی کی برابر له مذاق - دگی - سات سبھی سخن له گهر - مکان له اپنی توری
 چرا ہالی - له فوراً له شد له اس کا گھر له سو گھی - له پریشان گھبرائی ہوئی -
 له بغیر از ہی موچھ والا -

کای از میرت مرگشتان گزیدی شمتاک گاه ز خنده گرفت دست بر پہلوی خویش
 گفت بخرد که شوی از ریش سبالت سوختن گاوریشا ز ما بیاید سوخت خلق و هوی خویش

ہفتاد و ساگی را بین و زانات تا گور شاعر ہندی

در و باد بر آن شاعر بلند مقام
 گزید کہ شعر امفخر ادب تا گور
 یگانہ ہر درخشان مشرق کز تو ریش
 چو آفتاب ز آفاق مشرق تابان
 نماز گوشہ اندر ہمہ بسیط زمین
 ز لقمہ ہای دلا ویز و کتہ ہای لطیف
 کند پدید ز لفظ ہدیہ و معنی لغز
 معانی اندر لفظش چو عالم ملکوت
 تزلزلہ ہای دل انگیز او بصر زوری
 کہ وہیالہ فخر و بدو بنا زو تمام
 کہ کشور سخن از وی گرفت نظم و قوہم
 ز دودہ گشت جہان سخن ز زنگ ظلم
 دزد گرفت جہان جملہ روشنائی و ام
 کہ صیت فصلش نہ نهاد اندر آنجا گام
 ہمیر ساند جان را از آسمان پیغام
 بخاطر اندر آثار روح در اجسام
 کہ نیست آنجا اندیتہ از فشار و زحام
 ہزار خاطر آشفته را کند آرام

له موچھ - له روشن - صاف صاف له خوب بیان - اوصاف - له پائیداری - مضبوطی - له جمع ظلمت یعنی
 اندھیرا له قمر کہ قمرش - له شہرت له دلچسپ نلہ نادر له فرشتہ کی دنیا - له آتیس از بیستیس -
 ز مہم ز رحمت کی جمع ہو -

مهر و روی که ز بحر کلام چهره شده است
 ز رای روشن او بهره میسر و یکسان
 ای اخلاصه ذوق و کمال دانش هند
 به اینجای چنان قدر تو به نشانند
 نه چو دل زگر شعر اشعر های دلکش تو
 که هر چه گوئی پندارت و حکمت اخلاص
 ز داروی سخنت جان در دمنده بشیر
 ترا از جایزه های نوبل که بگریفتی
 که پیش همت تو کان گوهر تابان
 بنام شعر ترا شاید از سپهر بلند
 بخش هفتاد و از عمر تو بیایست
 چو راه دور مرزین طواف دار و باز
 پرپیری اندر طبیعت جوان نیرومند
 دل کشید ز آثار فکر روشن تو

بشرق و غرب بین بر قلوب برافهام
 ز دوده فکر خواص نموده طبع عوام
 که چو تو پویند ز یاد ز ما در ایام
 که در قلم و سعدی و کثرت خیام
 شکایت شب هجارت و وصف حلم بدام
 ز بهر صلح تو صفا و ز بهر امن سلام
 نجات یا بد از آسید محنت آلام
 اگر هزار بگیر می هنوز نیت تمام
 چنان خیره نماید که کان سنگ زخام
 بیفکند مه و خورشید و ز سپهر و بهرام
 که سوتی هندا ز ایران بستی احرام
 بدین تصدیقه فرستم ترا در دو و سلام
 دل تو زرم و جان با دمهبط الهام
 بسان طبع تو شادان و خرم و پادشاه

سینه چینی

له جمع نهم یعنی سیمه - له بجا هوار پست - له واه واه - له بیا - خیام سے عمر خیام ملودی چکی یا عیادت نیت
 مشهور - له شراب له نیکی له صدقہ لی - له جمع الم یعنی حکایت یا روح له نوبل صاحب کامقرر کیا ہوا -
 انعام جو دنیا میں سب سے اچھی نغم کو دیا جاتا ہے - له سنگ مرمر - له ایک تیارہ کا نام ہے جو عربی میں مرمر اور ہندی میں سنگل
 کہتے ہیں له زیارت کرتا - له پکر گانا - زیارت - له اترنے کی جگہ - له قد ایک طرف سے کسی بات کی له خوش آراستہ

رنجنا

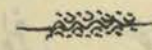
رنج با آموزگار ان دلند
 کو دک اول چو نکه دیدہ برگشود
 ہچو آب صافے اندر کہ
 پس بہر رنجی ز حسیب زنی کرد یاد
 اولین بارشس چو سنگی با بخت
 پس چو انکشتش شد از آتش نگار
 چشم را بتناخت از زاری چشم
 موی را شناخت تا از شانہ
 تاز بے شیر می نشد نالان شبے
 او ندانستی کہ در هر سینه
 کز غم و از کینہ گرد و تیرہ قام
 گشت روزی پیش مادر تندخوی
 سرخ شد چون آتشی رخسار اش

ہر کسے را نختن منزند
 آمیزہ ادراک او بے رنگ بود
 نہ در او تشویشی و نہ حسرت کہ
 تا چنن شد در ہمہ کار و ستاد
 گشت واقف کہ مراد را پائی است
 نیک آگشت کہ ہست انگشت دار
 لذت خفتن ز بیداری چشم
 زونشد بر کندہ از بن دانہ
 لذت میری ندانست آن صبے
 ہرست عضوے صاف چو آئینہ
 وز دگر گویش با شد تلب نام
 مادرش ز دنا گمان با گئی بروی
 خون چو اش آمد از آن میخارہ اش

له رنجنا یعنی بھگت یا سختی - له بھم - برکہ - تالاب له بقراری له حرکت له ہر ایک بھگت یا کوشش کے نزدیک
 کوئی بات سیکھ لی - له خوبی واقف له ایک بال له بچہ - له دل له تیز مزاج - یہ مادری وقت ہو تک گفتا
 له طامت لمن لمن -

ناگمان در سینه زیر پیرهن
 نام پر سید و بگفتند نشانی است
 بچنین بسیار چیز آرد بدست
 در دورنج و گرم و تیمار و حزن
 جسمه باشد مرد بان آگهی
 بس که ماعمر گرامی سوز ختم
 بر قدم کز مرد بان بالا شدیم
 آگی از دست و پا و چشم و گوش
 آگی از مهر و کین و جود و آرز
 که بما داوند بے خون جگر
 عشق را آنروز به شناسی در دست
 تا نبینی در دل خود نیش عشق
 بچنین تا دیده هارامنگری
 در دهر چه چیزت بدان چیز است راه

چیز کی جنبند و دید آن ممتحن
 ای بسا مردم که از دل غافل است
 لیک با هر کسب رنجی تو اتم است
 غصه اندوه و آسیب و محن
 کی توی بے رنجی قدم بالا مانی
 تا شتراری ز آگی اند و ختم
 از دل و از دیده خون بالا شدیم
 آگی از خوب و زشت و نیش و نوش
 آگی از کفر و دین و رنج و ناز
 دانشی گر طالبی خوبی بخور
 که از ویس رنج و غم نبی نخت
 که سمر طاعت کنی غم پیش عشق
 تا کشتان از روزن غم بنگری
 چیز خواهی پیشتر در وی بخواه



له مصیبت زده - له حاصل کرنا بہان ہنردن سے مراد ہوتی ہے دو چوڑ وال پچولیں سے ایک تہ مصیبت
 ہے جمع محنت یعنی مصیبت تہ زینہ - تہ خون کو صاف کر نیوالا - یعنی مصیبت دور کرنے والا - تہ شہد
 تہ خون پسینہ کر لینے شقت اہا شگری بھلے شگری ہی جی نہیں دیکھے گا -
 تہ غور سے تہ شوق -

وزرش

بیاتاتن خود نداریم خوار
 تن ماچو کاخی است بریل گاہ
 چو بنیان او گشت نا استوار
 بکاخ اندرون ہوش و مزہنگ و رای
 اگر کاخ راست بنیان کنیم
 چو ویران دلزلان بود خاند
 بکا و رکہ در زرمستی کند
 بیاتاکہ تن را بہ نیر و کنیم
 چو از تن بہ پیریت نیر و بکارت
 سراز فکر روشن دل از رای پاک
 ہمہ روزشادان تر از روز پیش
 نگویم کہ سودی در این زندگیست

بر آریم از جان سستی دمار
 براوسیل غرندہ انگندہ راہ
 نیار و بریل جوشان تفرار
 چو خانہ خدایان گزیدند جای
 تن ساکن خانہ لزان کنیم
 نجومید در او مرد کا شاند
 سوارش چہ سودار کہ ہستی کند
 زورزش روانرا بی آہو کنیم
 بماند ترارای و گفت راست
 نگر دو تھی تا بر فہ ہلاک
 نہ دل نا امید و نہ خاطر پریش
 کہ نزدیک من بانہودن یکیت

له کمزور - ضعیف تہ کمزوری تہ ہلاکت - تہ گھر کے مالک
 تہ گھر - مکان تہ تیز رفتار گھوڑا -
 تہ بغیر عیب والا - تہ پریشان -

ولیکن دور وزی کہ درین جهان
 چرازار با شیم و بیجان دست
 همان بہ کہ شادان و امیدوار
 جهان چصیت آئینہ سال ما
 بروی اندر شگر بخندیم شاد
 و گریش او مو یہ کر دیم سر
 از این پیش مردان فرخندہ پی
 ولیکن مے ارشادمانی دہد
 یکے جوش در خون و شور ی بسر
 چور وزی دو ماند لب ز جام دور
 ہماں بہ کہ از چشمہ زندگی
 زوندش بخور ایم نیروی جان

بیدارو

بہ صحرائی گلی رست و بہ نر مرد
 کہ فصلی سخت بود و خشکسالی

لہ دبا۔ لہ گول تہ کیا ہو المیا خط یا کاغذ لہ رات لہ دن لہ عکس ڈالا گیا۔ لہ م روزا شروع کریں
 لہ روتی ہوئی آکھ۔ لہ جس طرح سے۔ لہ پکڑ۔
 لہ دروسر لہ پریشان۔

ہوا از خشک مغزی ہجو دودی
 غبار آلودہ گیتی چون مصافے
 تہ باریدی برا و گریان سجائی
 قدش کوتاہ شدہ چوں طفلی
 ہمہ رگش ز بی آبی جو فلسفی
 نشستہ منتظر شاید کہ ابری
 برآمد از افاق ابری سہ نام
 تہ مغزش چو شخص مالداری
 بغریدی ز کبر و تیرہ رگے
 چنان کار دیہ سوی شہر بندہ
 چو دید آن ابر را گل ناگ برداشت
 شیند این تالہ ابر و روی تریافت
 کجا جسم آورد بالاشینہ
 نمی بینی چو درویشی ہنسالہ
 سوی مرزد گر آداز آن رشت

زمین از سخت روی چون استغالی
 دم آغشته افق ہجو قتالے
 نہ بگنڈشتی برا و باد شمالے
 رخس پر چین شدہ چوں روی لالی
 ہمہ شاخس ز باریکے چو نالی
 برا و ریزد بلطف اشک لالی
 بشرتش بالی آو در غرب بالی
 سہ رویں چو مرد بد نفسالی
 چو شیری در پی پریان غزالی
 بہ نحو ت قرض نانے کوتوالی
 کہ رحمی بر ضعیفی تیرہ حسالی
 کہ اورازان سخن آمد ملالی
 بہ سختی دیدہ صف النعالی
 چسان خندد برا و صاحب حلالی
 کہ بد سیراب باغی بی مثالی

لہ ٹھیکری۔ ٹھیکارتن۔ لہ میدان جنگ۔ لہ خون آلودہ لہ قتل ہوئی جگہ لہ چہری لہ بڑھیا لہ پائی یا
 پیرہ لہ نسل۔ نمی لہ شفاف۔ صاف لہ ایک بازو۔ لہ پریشان دماغ۔ لہ غرور لہ بد مزاجی لہ ہرن
 کارو۔ کارو لہ قیدی لہ کیا۔ لہ صیبت زدہ۔ لہ جوتوں میں بیٹھے والی یعنی حقیر۔ لہ بے نظیر۔ لاتانی

در آن جاری ز هر سو جو بیاری
 از آن بالندہ ہر جانب نہالی
 پھرش کردہ ہر روزی نگاری
 نیش دادہ ہر ساعت صفالی
 فرو بارید سیلابی بر آن بلغ
 کہ بودا دراز شا دابی کمالی
 بگرد آن گل ز بی آبی بصحرا
 بماند آن ابر نادان را وہالی



انتخاب

پیام مشرق

نتیجہ افکار علامہ سید الطریق محمد اقبال مرحوم و معقول

گلِ بخشین

مہنوز ہم نفس در چین نمی بینم
 بہاری رسد و من گلِ بخشینم
 یہ آج جو نگرم خویش را نظارہ کنم
 باین بہانہ مگر روئے دیگرے یتیم
 بخامدہ کہ خط زندگی رقم زدہ است
 نوشتہ اند پیامے بر برگِ گیسلم
 دلم بہ دوش و نگاہم بہ عبرت امروز
 شہید جلوہ فرما و تازہ آئینم
 ز تیرہ خاک دیدم قبائے گل بتم
 و گرنہ اختر و آماندہ ز پر ویشم

لہ رحمت کیا گیا۔ مہ بخشا گیا۔ مہ ساتھی۔ مہ کہا ہوا۔ مہ پرویں ایک ستاروں کے مجمع کا نام ہے جو تہایت روشن ہے۔

لہ آگے والا۔ مہ بودا مہ نقش مہ میل۔ معانی۔ مہ عذاب۔

دعا

اے کہ از سخاۃ فطرت بجام ریختی ز آتش صہبائے من بگرد این دنیا مرا
 عشق را سرمایہ ساز از گری فیروزان شعلہ بیباک گرداں خاک سینتے مرا
 چوں بمیرم از غبارین چسرخ لاله ساز
 تازہ کن دلغ مرا سوزاں بصحرای مرا

ہلالِ عید

نتوان چشم شوق رسیدے ہلالِ عید از صد نگہ براہ تو دامنہ ما وہ اند
 بر خود نظر کش از تخی دامنہ مرغ در سینہ تو ماہ تمامے نما وہ اند

تسخیرِ فطرت

(۱) سیلاو آدم

نعرہ زد عشق کہ خویش جگے پیدا شد حسن از رید کہ صاحب نظر ہے پیدا شد

لہ غمرا بخاند - لہ قدرت بیچر - لہ اگوری شراب - لہ بوتل - لہ سینہ نینہ دل - کو سینا وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ
 کو خدا کا نور نظر آیا تھا - سوزاں بجائے سوز کے استعمال کیا ہے - صحرا سے مراد صحرائے محشر ہے - لہ مغلی - تنگدستی لہ پیدائش
 لہ عاشق صادق - لہ حقیقت کو بچھنے والا - فراستنا س -

فطرت آشفست کہ از خاک این مجبور خود گئے، خود شکنے، خود نگرے پیدا شد
 خجبرے رفت ز گردوں پر بہستانِ ازل خدر لے پروگیاں پر وہ در پیدا شد
 آرزو خجبر از خویش با غیشِ حیات چشم واکر دو جہانِ دگرے پیدا شد
 زندگی گفت کہ در خاک تپیدم ہم عمر
 تا ازیں گنبدِ دیرینہ درئے پیدا شد

(۲) انکارِ ابلیس

تو رچی نادان نیم، سجدہ با دم برم! او یہ نہاد است خاک من بہ تزلزل آدم!
 می تپد از سوز من، خونِ رگ کاینات من یہ دو صر صرم ہن بغیر تندر م
 رابطہ سالکات، ضابطہ اہبات سوزم و سازے دکم، آتش سینا گرم
 ساتھ خویش را در خنکم ریز ریزر تاز غبار کہن، پس بگر تو آدم
 از زو من موجہ پرتخ سکوں پانڈیر نقش گر روزگار تا ب تب چہ ہم
 پیکر انجم ز تو، گردش انجم زمین جاں بجاں اندم، زندگی مضمرا م
 تو بہ بدن جاں دی، شو بجان کن ہم تو بہ سکوں رہ زنی، من تپش رہ ہم
 من ز تنگ مایگاں گدیہ نکر دم سجود قاہر ہے دوزخم، داوڑ ہے محشر م

لہ بے اعتبار - لہ خود غرض - لہ عابو - لہ انکار - لہ خودیں - لہ ہوشیار رہو - لہ خدا کے مقرب فرشتے
 شہ پرانا گنبد - یعنی آسمان سے ایک موتی یعنی لایق شخص - لہ فرشتہ - لہ سرشت - لہ آگ - لہ تخلیقا
 دہ صر صر یعنی تیز بہا کی رفتار لہ بھلی کی کوک - رابطہ تعلق - لہ جمع سالم یعنی کامل - لہ جمع ام یعنی مان
 چاروں عناصر مراد ہے - لہ بوتل بنامیوالا - لہ زوبینے سمندر لہ ہمیشہ گردش کر تو والا - آسمان
 لہ پوشیدہ - لہ مغلیں - غریب - کم مرتبہ -

آدم خالی نہاد، دل نظر کلم سواد
زاودر غوش تو پیر شود در برم

(۳) اغوائے آدم

زندگی سوز و ساز، یہ سکون دوام	فاختہ شاہیں شود، از پیش زیر دوام
یہج نیاید تو غیر بچود نیش از	خیز چو سر و بلندے بعمل نرم گام
کوثر و سیم برد، از تو نشاط عمل	گیر زمینے تاک بادہ آئینہ فام
زشت و نکورادہ و ہم خداوند تست	لذت کردار گیر، گام بہر جوئے کام
خیز کہ بجا نمت مملکت تازہ	چشم جہاں بین کشا، بہر تماشای خرام
قطرہ بے پایہ، گوہر تابندہ شو	از سرگردوں ہیفت، گیر بدریا مقام
تیغ درختندہ، جان بھلے گسل	چو خود در آنا، آئے بروں ز نیام
بازوئے شاہیں کشا خون زوں بریز	مرگ بود با زرا، زین نذر گنام

تو نہ شناسی ہنوز شوق بیری ذوق
چیت حیات دوام؛ سو حقن تا تمام

نہ پست ہمت۔ نہ ناخاندہ۔ بے تمیز۔ نہ بہکانا۔ نہ تڑپ۔ نہ مایوسی کے ساتھ عبادت کہ بہشت
کے دو چتروں کے نام نہ اچھوکیا۔ بل۔ نہ چکور۔ نہ گہر نلا۔

(۴) آدم از بہشت بیرون آمدہ می گوید

چہ خوش است زندگی را ہمہ سوز و ساز کن	دل کہ دوست صحرا بہ نغمے گدا از کردن
ز نفس مے کشادن بہ نضای گلستان	رہ آسمان نوردن بہ ستارہ راز کردن
بگذازلے پنہاں بہ نیاز ہائے پیدا	نظرے اد اشنا سے بھریم ناز کردن
گے جز کی ندین بہ بچوم لالہ زارے	گے خائشین ن راز گل امیتا ز کردن

(۵) صبح قیامت

(آدم در حضور باری)

از دل فرخنی شمع جہان ضریر	اے کہ ز خورشید تو کو کب جاں مستنیر
تیشہ من آورد از جگر خارہ شیر	رنجیت ہنر ہائے من بجز بیک نائے آب
عقل کلاک زمین بہر جہاں روگیر	زہرہ گرفتار من، ماہ پرستار من
بستہ جادوئے من قرہ و مہر منیر	من بز میں در شدم ہن بھلکت شدم

لہ ذوق پشوق لہ حیلہ۔
لہ سخن لہ فہم۔ لہ روشی لہ مخنی والا۔
لہ ادب۔ لہ آبنائے۔ لہ روشن۔

گر چه فسوس مرا بر دوزخ و صواب
 از عظم در گذر عذر گنا هم پذیر
 رام بود جہاں تا نہ فسوس خوریم
 جز بکنند نیازنا ز تہ گرد و اسیر
 تا شود از آہ گرم این بت تنگیں گداز
 بستن ز تازا را بود مرا ناگریز

عقل بدام آورد نظر ت چالاک را
 اہر من شعلہ زاد سجده کند خاک را

بوتے گل

حوریں بکنج گلشن جنت پیید و گفت
 مارا کے زانسیئے گردوں خیر نداد
 ناید بفرہم من سحر و شام و زو و شب
 عقلم رہو دین کہ بگیند مژد و زاد
 گردید مین بگہشت از شاخ گل مید
 پائیں چنین بعالم فراد و دی تہاد
 واکر دستم و غنچہ شد و تخذہ زوشن
 گل گشت برگ گ شد و بزین قنات
 زان نازنین کہ بند ز پائش کشادہ اند
 آپے است یادگار کہ بوتام دادہ اند

نوائے وقت

خورشید بہ دامنم، انجم بہ گریبانم
 درین نگری ایچم، در خود نگری جانم
 در شہر و بیابانم در کاخ و شبستانم
 من در دم و در ماتم، من عیش فروانم
 من تیغ جہاں سوزم من چشمہ رحمانم
 چنگیزی و تیموری، شتے زغبازین
 ہنگامہ انفرنگی، ایک جتہ شہرازمین
 انسان و جہاں و از نقش و نگارین
 خون جگر مردان، سامان بہارین
 من آتش سوزانم، من روضہ رضوانم
 آسودہ و سیارم، ایں طرفہ تماشاہیں
 پنہال بضمیر من، صد عالم رعناہیں
 در بادہ امر و زم، کیفیت فرادہیں
 صد کوب غلطاں ہیں، صد گنبد تھراہیں
 من کسوت انسانم، پیرا ہن یزدانم
 تقدیر فسون من، تدبیر فسون تو
 تو عاشق لیلکے، ہن مشت جنین تو
 چوں بیخ رواں پاکم، از چین و چوگن تو
 تو لزلہ درون من، من راز درون تو
 از جان تو پیدا یم، در جان تو پنہانم

۱۔ جمع نجم یعنی ستارہ ۲۔ علاج ۳۔ آیات۔

۴۔ ملک اور پوہ کا باشندہ۔ ۵۔ بارغ بہشت۔ ۶۔ بیکر فیوالا۔
 ۷۔ نش۔ ۸۔ خوشبو۔ ۹۔ کل کا گزرا ہوا دن۔

۱۰۔ میری غلطی معاف کر۔ ۱۱۔ جینے دے وہ تاکا جو ہند و لپنگے اور کمین ڈالتے ہیں۔ ۱۲۔ شیطان لکھ بقرار
 ہوئی۔ ۱۳۔ خوشبو۔ ۱۴۔ کل کا گزرا ہوا دن۔

من رہرو تو منزل من مزاج و وصل
 آوارہ آب و گل! دریا بتمام دل
 تو ساز صد آہنگے، تو گرمی این مصل
 گنجیدہ بجایے میں قلم بے ساحل
 از موج بلند تو سر بر زوہ طوفانم

حیات جاوید

گماں میر کہ بیایاں رسید کا رخاں
 چمن خوش است لیکن چون چمن توں دست
 ہزار بادۂ ناخوردہ در رنگتاک است
 قبلے زندگیش از دم صبا چاک است
 اگر ز مریحیات آگہی مجھے دگیر
 مے کہ از خلش غار از رو پاک است
 بخود عزیزیدہ محکم چو کہ ہمارا نی
 چو خس مزی کہ ہوا تیز و شعلہ بیباک است

افکار انجم

شنیدم کہ کہے با کہے گفت * کہ در بحر ایم و پیدا سا علی نیت
 سفر اندر شتر ما نہادند * مے این کارواں را منتر لیت

لے کیت - لے سینکرا دل فقے والا باہ لے رونق - لے مادہ پرستی - لے ظاہر ہوا تہ ستارہ
 - گیر یعنی مت مان -

(۲)
 اگر انجم ہانتے کہ بود است
 ازین دیرینہ تا ہیما، چہ سود است
 گرفتار کند روزگاریم
 خوشا آنکس کہ محروم وجود است

(۳)
 کس این بار گراں را بر تابد
 ز بود ما نبود جسا و دال پہ
 فضائے نیلگو نم خوش نیاید
 ز آتش پستی آں خاکدال پہ

(۴)
 تنگ انساں کہ جانش بہ قرار است
 سوار را ہوار روزگار است
 قبلے زندگی بر فاقش راست
 کہ اولو آفرین و تازہ کار است

نسیم صبح

ز روی بجز و سر کہ ہساری ایم
 و ہم یہ غمزوہ طائر پیام فصل بہار
 و لیک نمی شناسم کہ از کجا خیزم
 تہ نشیمن او سیم یا سمن ریزم

لے نیلے رنگ کا میدان لے آسمان لے زمین
 لے خوش نصیب
 لے گوندا -

پہ سبزہ عظیم و بر شاخ لالی پیچم
 خمیدہ تالشود شاخ اور گردن
 کہ رنگ و پوز مسامات و بر انگیزم
 بہ برگ لاله و گل نرم رنگ و نرم
 جو شاعر نے زغم عشق در خروش آید
 نفس نفس بہ تو آہائے او در آ میزم

پند باز با سچہ خوش

تو دانی کہ بازاں زیک جو ہر اند	دل شیر داند و مشت پر اند
نکوشی وہ و پختہ تدبیر باش	جسور و غیور و کلاں گیر باش
میامیز با کبک و تو رنگ و سدا	نگر ایں کہ داری ہوائے شکار
چہ قومے فرو مایہ تر سناک!	کند پاک متقار خود را بخاک!
شد آن باشہ نچہ نچہ سیر خوش	کہ گیر وز صید خود آئین و کیش
بساشکرہ افتادہ بر روئے خاک	شد از صحبت دانہ چیناں ہلاک
نگہ دار خود را و خور سندی	دلیر و درشت و تمنوسندی
تن نرم و نازک بہ تہو گزار	رگ سخت چوں شاخ آہو بیار

لہ خوبصورتی لہ نباتات اور حیوانات کے جسم بہ بہت چھوٹے چھوٹے سوراخ لہ رنگ نغسے لہ دیر
 اور غیرت والا لہ عالی بہت لہ جنگی مرغ لہ کویں۔ لہ خواہش لہ شکار لہ ایک چھوٹا سا پرنہ
 جکو لہ کہتے ہیں لہ ہرن کا رنگ۔

نصیب جہاں آنچه از خرمی است
 چہ خوش گفت فرزند خود را عقاب
 بر سنگینی و محنت و پڑد می است
 مجو انجن مثل آہو و میش
 چینی یاد دارم ز بازان پیر
 کنکاشے نگیر یکم در باغ و کشت
 ز روئے زمین دانہ چینی نظارت
 نچیبے کہ پا بر زمین سودہ است
 پئے شاہ بازاں بساط است سنگ
 تو از زرد چشمان صحراستی
 جوانے اسیلے کہ در روز جنگ
 بہ پرواز تو سطوت نوریان
 بہ چرخ گردندہ کوز پشت،

ز دست کے طعمہ خود میگیر
 نکو باش و پند نکویاں پذیر

لہ سفید گی۔ لہ بہت لہ جوانیدن مصدر سے نائل ہونا لہ باب ۱۰۷۔ لہ گو نسا۔ لہ کتاہ
 میدان لہ کینہ۔ لہ شکار یا فخر لہ طینت۔ سرشت لہ جلی لہ جہد بہ لہ فرشتے لہ کافوری
 باز کا تم کا ایک سفید رنگ لہ رہی زندہ لہ کیرا یعنی بہت بہت۔

کبر و ناز

یخ جوئے کوہ راز رہ کبر و ناز گفت
 گستاخ می سرائی و بیباک میروی
 شایان دو دو مان کستانیاں تہ
 گردنہ نہفت شدہ غلطندہ بجاک!
 گفت آسجہ چنین سخن دل شکن گئے
 ما راز مویہ تو شود تلخ روزگار
 ہر سال شیخ دیدہ و آوارہ تر زیار
 خود را گئے دختر کبر کو ہزار
 راہ دگر بگیر و برو سئے مرغزار
 بر خشتین مناز و نہال منی مکار
 من می روم کہ در خیر این دو دو مان نیم
 تو خویش راز مہ در خشتال نگاہ دار

لالہ

آل شعلہ ام کہ صبح ازل کنا عشق
 افروزوں ترم ز مہر و بہر ذہن زخم
 پیش از نمود بلبس و پروانہ می تمید
 گردوں شہر ز خویش ز تاب من آفرید

لہ رونا لہ آفت - مصیبت - لہ پھلا برس لہ خاندان
 لہ گریہ لالا - لہ پودار
 لہ غرور - لہ چنگاری

در سینه چمن چو نفس کردم آشیال
 سوزم ر بود و گفت ای کز برم بالیت
 در تنگنای شاخ بے بیج قباب خورد
 ششم براہ من گہر آبدار رنجیت
 یلیل ز گل شنید کہ سوزم ر بودہ اند
 واکر وہ سینه منرت خورشید می کشم
 آیا بود کہ باز برانگیختہ و اشم

قطرہ آب

مرا معنی تازہ مدعا ست
 اگر گفتہ را باز گویم رواست

تیکے قطرہ باران ز ابرے چکید
 کہ جائے کہ دریا ست من کیتم
 و لیکن ز دریا بر آمد خروشن
 نخل شد چو پہنائے دریا بدید
 گرا و بہت احتقا کہ من نیستم
 ز شرم تنک ماگی رو پوش

لہ سانس کے مانند - لہ ذرا - لہ مقصد -
 لہ کشادگی - لہ سمندر تہ خدا کی تم
 لہ مغلی تنگدستی

تماشا کے شام و سحر دیدہ
چمن دیدہ، دولت دور دیدہ
پر برگ گیا ہے، بدوشِ سحاب
درختی از پر تو آفتاب
گے ہم تشنہ کا مانِ رُخ
گے محرم سیدہ چاکانِ باغ
گے خفتہ در خاک طاق گداز
گے خفتہ در خاک جے سوز و سنا
ز مویج سبک سیر من زادہ
ز من زادہ در من افتادہ
ییا سائے در خلوت سید نام
چو جوہر درخش اندر آئین نام
گہر شد در آغوشِ تلام بزی
فرداں ترا ز ماہ و انجم بزی

مخاورہ مابین خدا و انسان

خدا

جمال رازیک آب و گل آفریدم
تو ایلان و تاتار و زنگ آفریدی
من از خاک پولو لاد تاب آفریدم
تو شمیر و تیر و قنق آفریدی
تیر آفریدی نہال چمن را
تقص ساختی طائر نغمہ زن را

لے میدان اور گھاٹی لے چمک لے پیالے ملن واسے۔ لے چراگہ۔ لے باغ کے کٹھے ہوئے پہول۔
لے تیز رفتار لے گنگو۔ بات چیت۔ لے درمیان
لے بندوق لے کہاڑا۔

انسان

تو شب آفریدی چراغ آفریدم
سفال آفریدی ایباغ آفریدم
بیاباں و کہسار و راغ آفریدی
خیاباں و گلزار و باغ آفریدم
من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم
من آنم کہ از زہر نوشینہ سازم

اگر خواہی حیات اندر خطر زری

غزلے یا غولے در دہل گفت
ازیں پس در حرم گیرم کُناے
بصحر صید بندان در کین اند
بکام آہوال بصرے نہ شامے
اماں ز منتہ صیاد خواہم
وے ز اندیشہ با آزاد خواہم
رفیقش گفت لے یار خرد مند
اگر خواہی حیات اندر خطر زری
دما دم خویشتن را بر فسان کن
ز تیغ پاک گوہر تیز تر زری

لے شہراب کا پیالہ۔ لے رویش۔ کیا ری۔ لے آپ حیات۔ لے کعبہ۔

لے تھکاری۔

لے سان۔ چا تو دنیوہ تیز کرنے کا پتھر۔

نظر تاب و توان را امتحان است
عیار ممکنات جسم و جان است

بھکان عمل

ہست ایس بیکدہ دعوت عالم است اینجا
حرفاں راز کہ بریکادہ صورت است ہنوز
نشہ از حال بگیرند و گدشتند ز قال
مادریں رہ نفس دہر ہر انداختہ ایم
اے کہ تو پائیں غلط کردہ خودی داری
ماکہ اندر طلب از خانہ بروں تاختہ ایم

قسمت بادہ باندا زہ جام است اینجا
از لجام پھیلاست و کلام است اینجا
نکتہ فلسفہ در دہتہ جام است اینجا
آفتاب سحر اولب بام است اینجا
آنچہ پیش تو سکون است خرام است اینجا
علم را جاں بیدیم و عمل ساختہ ایم



لہ را اضافت کا فائدہ دیتا ہے یعنی نظر امتحان تاب و توان است۔ لہ کوئی۔ لہ حصہ لہ آواز۔
لہ مدہوشی۔ بیخ دی۔ لہ گویائی لہ تپہٹ۔ لہ لکان لہ جو شخص تیرا راستہ بہوں گیا ہے لہ ہم نے
علم میں جان پھونکدی یا اولدی۔

شاہانہ کلام معجز نظام

شہنشاہ اقلیم فصاحت و بلاغت اعلیٰ حضرت نظام
خسر و دکن خسدا اللہ ملکہ و حشمہ

آفتاب اس زجریدہ منادی بھرمت خاص از جانب جناب مستطاب

حضرت خواجہ حسن نظامی
غزل

بیخ حدیث نگر چشم تمنائی را
جلوہ حیرت زدہ کرناست تماشائی را
بہم مخلوق شفا یافت ز جام درمان
غایت نیست بگردست میحالی را

لہ خدا کی سلطنت اور شان کو ہمیشہ قائم رکھے۔
لہ اخبار سے عمدہ۔ پاک۔
لہ علاج۔ لہ کوئی حد۔

این سنگ و دو که ز قزین شده گویند
 سحر و نفول که بلا هست برائے انظار
 شیوه عقل نباشد که بود این عثمان
 بهر خانه شکر مسره دلائی را
 زینت شیل بود دیده بیستانی را
 بیرون از آب شدن باقی دریائی را

دیگر

در قفس مرغ عجب سینه فکار بنیم
 گویند بهر خدا اینکه سیاحت کجا
 آمد فصل بهاری به چه ایام سعید
 نسیم انعبیت که تندر برفته گفت
 نغیس گفت است که محل تہ وبالاز قدم
 آمد عید نیم کرد همه ساز درست
 اینچه طفل است که مدفون شد در بنام عثمان
 رنگ گلهاست که هم پیلے خارے بنیم
 از تپ بجز به تن سوز و شرارے بنیم
 نزد اشنا که اشجار انا رے بنیم
 زیر جامه تو نگر خفته چه مارے بنیم
 اینچه وزن است سر دوش که بارے بنیم
 اینچه مضراب که هر لوط به تارے بنیم
 ضووه مسجد من شمع مزارے بنیم

دیگر

خاک گشم خسته جان ناتوان کیتم
 ریزه چنیم زله بر دارے ز خون کیتم

له دوله و صوب. له شطرنج کا وزیر. له بادشاہت یعنی جو بادشاہت کرنا چاہے اُسے گھر میں نہیں
 بیٹھا چاہیے له جمع نفر له سلائی. له خوش نصیب له جمع نہر له جمع شجر یعنی درخت له نہر
 اعمی یعنی زہر بلا سائب. له مجنون کا اصلی نام له وابستہ لہ اولہ یعنی ذوق والا له عبات تاجا له مقبرہ له کہانے کے
 گھر کے مقبرے اٹھانے والا۔

این عقان آید از اطراف چین گوش من
 درست نازک می تراشد صورت زریا بگر
 صورت قانن ہم دگر آہنگ بلبل را بگر
 می کشم جاروب عثمان در جفا زبال جان
 بال و پر بر باد از مرغ تپان کیتم
 آذرے گوید کہ از سنگ بتان کیتم
 مست نغمہ این چنین من از عقان کیتم
 بندہ در گاہ ہستم ہم ز شان کیتم

دیگر

لاجرم بوائے سخن ہستم و گلزار نیم
 فطرت نایہ اعلیٰ کہ کشد وزن گران
 کن معاف از کرم این طرز معیشت را ہد
 اے صبا کن تو نظر سوئے سخن وقت ہرام
 حرف صدقے بہ بان مدہ گوید عثمان
 روح کیتم دگرے ساغر گلزار نیم
 بہر اجناس شنگ ہیں کہ خریدار نیم
 بہر اس جتہ دوستار طلبگار نیم
 صورت غنچہ دگل ہستم و من خار نیم
 بر قلب یک صفات ہست گے بار نیم

دیگر

نظر بہ کن کہ بہ شانے نشہ شاہن رت
 تو مبارک مسعود را ہد از ستم
 چہ ضرورتشان بہ فلک ہیں کہ پورین آت
 مدار ز زندگی ہم بر شراب رنگین است

له ترا پتا ہوا۔ له حضرت ابراہیم کے والد کا نام چوتھیں بنا یا کرتے تھے۔ له آواز نغمہ۔ له ایک قسم کا باجہ شہ نغمہ
 له بازو۔ له کم قدر چیزیں۔ له لبادہ له روشنی دلانے والا۔
 له کعبے نزدیک ایک کتوں کا نام ہے۔

ہمہ طیر کہ مسخوار از نگاہش گشت
ترانہ سنج عنابدل بہ دوش باد صبا
مرو بہ مسلک کج باد دارے عثمان

خمار ز گرس شہلا چہ ہم آگین است
بدست شلخ گل امر و ز جام زین است
چرخ راہ ہدایت کہ جاوہ دین است

دیگر

چہ رہ عشق بگر فسق کہ پائے کردہ
گر چہ مایوس شدم از نظر لطف طیب
خاک این تیرب و بطحا کہ چہ اکیر شدہ
در دل بیل شیدا کہ ترنم امی کرد
بہ نجات آمدہ از بہر تلمانی عثمان

نہین مظلوم بگفت رنگ خنکے کردہ
ایچہ تشخیص سیا کہ شفا کے کردہ
در حق جان و دلم کارے دوائے کردہ
بگفت غنچہ و گل ہیں کہ چہ جاؤ کردہ
در ہمہ عمر فراموش کہ فضلے کردہ

دیگر

ہست آسان بہر خرم قطرہ مہبائند
این فغان عندی لب بہت بشنو و چین
دستے چیزیت بنگر بہر شہ ہم ضرور

نیت آسان کیف پیش مستی میناشدن
سخت گل بہر سین نر بہت گلہائند
طرف کوزہ را محال است ایس گے دریا بند

لہ جادو کیا گیا۔ تلہ سیاہی مان گرس کا پہول ہے آکھونے تشبیہ میں تلہ کندھا تلہ راستہ تلہ تنگ راستہ
تلہ سر تلہ منہدی۔ تلہ محبت ہوگی۔ تلہ کویہ کے نزدیک دو جگہوں کے نام تلہ گانا تلہ ادا نہیں کے
تلہ نشہ۔ تلہ پاکیزگی۔ تلہ گجائش۔

مسخی کب ز ابدان تو خون احمر از جگر
نیت ہر بادہ کہ آرو کیف عثمان در دلم

ہر تین لعل یمن کے ممکنش خارا شین
جز بہ آوان غدیرے پڑہن جہا شین

دیگر

خاکہ گفت است کہ بر لوح نوشتن سہل است
سخت مشکل کہ شود پیش نگاہ مخمور
گر چہ بیدار شود ز گرس شہلا بہ چین
طعنہ عشق مزق بر رخ بیل گل گفت
ہر چہ مرقوم شدہ گشت حروف محکم
موسم عشرتے آید بہ زمان موعود
توجہ دانی کہ چہ در ولایت بہ ہر آ عثمان

جام سے نیز کہ بزر ہد شستن سہل است
ساغر بادہ کہ در دست گرفتن سہل است
بہرہ گوید کہ نہ در خواب بہت سہل است
تھنہ درد و محبت کہ بہ گفتن سہل است
گر چہ در سینہ و دل را بہت سہل است
باد نور و زہرہ گلہا کہ رقتن سہل است
این بجا نیت کہ بہ نوشتن سہل است

دیگر

در چین میں بہ ریح غنچہ گل تر خندید
پارہ پارہ چو شدہ دامن نسرین دین

جوش کروا دست خے نیز سے تر خندید
دیدہ این نقش چہ شمشاد و صنوبر خندید

تلہ سرخ تلہ وقت موسم موقع۔ تلہ غدیر یعنی تالاب۔ غدیر نم۔ مکہ و مدینہ کے بیچ میں ایک خاص تالاب
ہے جسکی نزدیک حضرت علی کے رسول اللہ کا جائش مقرر ہونے کے موقع پر عبود غدیر منائی گئی تھی لیکن سوائے
اسکے کہ عبود غدیر کے موقع پر منہ مکہ پہر ہونے کے لیے کسی جگہ نہ ہوتا ہونے کے لیے۔ ان موقع یعنی وقت مقررہ تلہ صحیح نہیں آ
تلہ سیوتی۔ تلہ چیل۔

این شمیمست که آید ز بهار کا کل
منفعل گشت چه گویم تو یا قوت مذا
دید آں مشک سخن عین زعفران خرید
دید آں رنگ لبش لاله احمر خرید
پیش آئے کہ ہمہ منصب برتر خرید
بین تو عثمان چه تفاوت بہ بیان ہر

نظم در توصیف مضمون راجہ بہادر بیک سلطانین طبع شدہ

گفت این باد صبا از پائے قرن شکل است
از نش و احوال آری نتیجہ ذوق جہت
چشم بیدار است این یا عالم غیر از تعاش
قدحے باید بہ دستے تاکہ بر سنگے زند
تا نباشد کیف موتی از سنے پاک و صفا
قسمت فرخ صیبرے می نور و حشرت
کار ہر کس نیرت عثمان اینکہ ہم اور ہر د
گفت این سوزن بجز در ہا کہ سخن شکل است
بر ملا این راز نہماں نیز گفتن شکل است
گفت غفلت تا کجا در خواب خفتن شکل است
پیش آپ نہر جامہ را کہ شستن شکل است
بر رخ خم جام صہبا رنگستن شکل است
ہیکہ گوید صاف برون کہ سخن شکل است
جز ہما نبائی کہ بر تنخے نشتن شکل است

لہ نہایت خوشبودار۔ لہ شرمندہ لہ بگہا ہوا یا قوت یعنی سرخ شراب۔

لہ سلطنت کا دایاں ہاتھ۔ لہ ایک ہی طریقے سے

لہ دو طرفہ لہ چٹائی لہ بادشاہ۔

دیگر

بدان کہ دارا مارت و دواع ساختت
میان دورت عدو گل است فرق کینم
نہ فیل و اشترے آئند در مقام خطہ
مخا و جنگ عجب گشتہ مورچہ بندی
تغوی بگوش تو عثمان مکملے گوید
تخت جاہ و گر طبل ہم نواختنت
مخال ہرت کہ این امر کے شناختنت
کجاست مرہ کہ با یزید ہم نہ باختنت
سپر چہ گفتمہ بجز اس ہم کہ تاختنت
طلائے خالصے در پوتہ ہم گداختنت

دیگر

بین تو بروش صبا ساغر گنارے رفت
این چه نیرنگ زمانہ کہ غلش کرد ستم
الامان ستم ہلا ہل کہ نفوذے کرد
لے نہت این چه نویدے کہ گوئیم بر بید
گردش جام کہ کرد است چہ رقصے عثمان
قدم محل لبلی است کہ با بارے رفت
در دل غنچہ و گہاست کہ ہم خارے رفت
زیر جامہ تو نگر خفتہ عجب مارے رفت
ہم اعدا کہ یہ روشدہ در نائے رفت
کیف دقتی سے تند بہر مارے رفت

شہادت

لہ گھر۔ لہ مرتبہ جنت۔ لہ سامنا۔ مقابل۔ ٹکس بھی چونہ پکارتی والا۔ لہ کھٹالی۔ لہ پھین

لہ مذاہجائے۔ لہ نہر قاتل۔ لہ اثر۔ لہ خوشخبری

لہ آگ مراد آتش۔ لہ دوزخ۔ لہ باہری۔ لہ نفیری۔

دیگر

ہمہ لبیل کہ در عشقے خیال است
ہمہ گما کہ بر مژدہ نہال است
نفیس است این لیلیف وہم رقیقے
تو صہبائے بخیر آب زلال است
دماغ شیخ را چاہے چو تر کرد
تغیر شد نہ بیج اور ابجال است
زبان سوسن از ادگفتہ
گل عہر نگر تو با جمال است

رموز مسئلہ عثمان دقیق اند
عہد تشریح وان مرحال است

جمہ حقوق تالیف بحق مولف محفوظ ہیں کوئی صاحب
بغیر اجازت فرہنگ یا شرح بنانے کا قصد نہ کریں

کتاب بغیر دستخط قلمی مولف مال مسروقہ تصور کیجاوے گی۔

دستخط مولف۔

Anand Nath Tiwari

لے ہندی نقطہ ہے جسکے معنی خوش و خرم ہیں لے وہ بالکل ہوش و حواس میں نہیں ہر لے بے فائدہ۔

مردمان که در این دیار است
در این دیار که در این دیار است
در این دیار که در این دیار است
در این دیار که در این دیار است
در این دیار که در این دیار است

در این دیار که در این دیار است
در این دیار که در این دیار است

در این دیار که در این دیار است

در این دیار که در این دیار است

در این دیار که در این دیار است